لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامی جنتری

۲۰۱۸ء

Imami Jantri

2018

محمدؐ

علیؑ

حسنؑ

حسینؑ

زین العابدینؑ

محمد باقرؑ

جعفر صادقؑ

موسیٰ کاظمؑ

علی رضاؑ

محمد تقیؑ

علی نقیؑ

حسن عسکریؑ

مہدیؑ

فاطمہ زہراؑ

عباس بک ایجنسی رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ (انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

امام علی علیہ السلام

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

امام حسن علیہ السلام

امام حسین علیہ السلام

امام زین العابدین علیہ السلام

امام محمد باقر علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

امام علی رضا علیہ السلام

امام محمد تقی علیہ السلام

امام علی نقی علیہ السلام

امام حسن عسکری علیہ السلام

امام مہدی علیہ السلام

امامی

جنتری

2018

تو اپنے ایک جام پر نازاں ہے ساقیہ
چودہ پلانے والے ہیں پرواہ ہے مجھ کو کیا

بتائے دیتا ہوں تجھے میخانوں کا پتہ
بطحا و کاظمین و خراساں و سامرہ

خرشید مدعا میرا برج شرف میں ہے
ایک کربلا میں ایک میرا ساقی نجف میں ہے

اجراء: ۲۰۰۶ء	مرتبہ: سید علی عباس طباطبائی	۲۰۱۸ء

ناشر: عباس بک ایجنسی رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ۔۳ (ہندوستان)

موبائل: 9369444864, 941502990

E-mail:abbasbookagency@yahoo.com

web. : www.abbasbookagency.com

امامی جنتری
۲۰۱۸ء

امامی جنتری ۲۰۱۸ء

مرتبہ الحاج سید علی عباس طباطبائی

کتابت سید محمد عباس رضوی

کورڈزائن توصیف احمد دہلی

پریس ناردن آفسٹ پریس لکھنؤ

صفحات ۱۴۴

اجراء ۱۴ سو سالہ جشن حضرت عباسؑ

کے موقع پر شعبان ۱۴۲۶ھ

ناشر عباس بک ایجنسی، رستم نگر لکھنؤ

ہدیہ -/۷۵ روپئے اندرون ملک

ملنے کا پتہ

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ۔ ۳

موبائل 9369444864, 9415102990

E-mail

abbasbookagency@yahoo.com

فہرست مضامین

مضمون	مضمون نگار	صفحہ
اوّل ماہ کی نماز۔ حمد باری تعالیٰ	ڈاکٹر پیکر جعفری صاحب	۳
علیؑ حق کے ساتھ ہیں۔۔۔	سید علی عباس طباطبائی	۴
نوروز و اعمال نوروز	تقویم نوروز و اعمال نوروز	۹
سورج گہن اور چاند گہن، اوقات نماز کا نقشہ لکھنؤ دوسرے شہروں میں فرق		۱۱
کلنڈر جنوری تا دسمبر ۲۰۰۹ء اوقات نماز و کیفیت ماہ (ادارہ)		۱۲
امیر المؤمنین حضرت علیؑ کا اخلاص۔۔	رہبر معظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای	۲۴
غدیر سے سانحۂ کربلا تک	ڈاکٹر دھرمندر ناتھ	۳۰
جہاد حسینیؑ کی اسباب	ڈاکٹر ابراہیم آیتی	۳۷
حائری حسینی پر حاضری اور۔۔۔	ڈاکٹر عبد الجواد کلید پردار (عراق)	۵۰
امام مہدیؑ فاطمہ زہراؑ کی اولاد ہیں	ڈاکٹر پیکر جعفری صاحب	۵۴
سبزیاں اور میوہ جات کے فوائد	امام جعفر صادق علیہ السلام	۵۶
روحانی علاج	امام جعفر صادق علیہ السلام	۵۹
خطباتِ نماز جمعہ۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب مرتبہ سید علی عباس طباطبائی		۶۳
مذہب اسلامیہ میں منابع حدیث	ترجمہ سید تلمیذ حسنین رضوی	۶۸
اودھ میں لکھنؤ کی عزاداری	ڈاکٹر دھرمندر ناتھ	۷۶
واجب اور مستحب طولانی تشہد	سید علی عباس طباطبائی	۷۹
تشہد میں ولایت علیؑ سے کو گواہی۔	سید علی عباس طباطبائی	۹۷
غلو کیا ہے؟ غالی کون ہے؟	الحاج علامہ محمد بشیر انصاری	۱۰۶
ولایت علیؑ کا اقرار غلو نہیں ہے۔	سید محمد محسن جعفری	۱۱۶
علمائے سوء کی شناخت بکلام معصومؑ	الحاج علامہ محمد بشیر انصاری	۱۲۰
شعائر حسینیؑ زنجیر اور قمہ کا ماتم۔	فقیہ اہلبیتؑ وحید خراسانی دام ظلہ العالی	۱۲۳
ورم زائدہ Appendicitis	ڈاکٹر مظہر حسین صاحب	۱۲۷
اشتہارات: جامعہ عالیہ، کاروان نور، جامعہ رضویہ وغیرہ		۱۲۹
آیات شفاء	مرزا حیدر عباس مرحوم	۱۳۳
فہرست کتب	عباس بک ایجنسی ہندی اردو	۱۳۵

نماز اوّل ماہ

روایت ہے کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھیں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تیس بار سورۂ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ انا انزلنا پڑھے۔ بعد نماز حسب حیثیت کچھ صدقہ دے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ م بِالْعِبَادِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

ترجمہ: اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے زمین میں کوئی ایسا چلنے والا نہیں مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے جو اسکی قیامگاہ اور مقام حرکت کو جانتا ہے۔ یہ سب کتاب مبین میں ہے۔ اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے اور اگر تجھے ضرر پہنچائے تو اسے ٹالنے والا کوئی نہیں سوائے اسکے اور اگر وہ تیرے لئے بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس کا رد کرنے والا کوئی نہیں اسکے فضل سے اس کے بندوں تک پہنچتا ہے جو وہ چاہے وہ غفور الرحیم ہے۔ اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے بہت جلد اللہ تعالیٰ سختی کے بعد فراغت وآسانی دیگا، جو اللہ چاہتا ہے (اس کے لئے) اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں ہمیں اللہ کافی ہے جو بہترین کارساز ہے میں اپنا معاملہ اللہ کو سونپتا ہوں بیشک اللہ بندوں کا خوب دیکھنے والا ہے کوئی معبود نہیں سوائے تیرے تو ایک ہے۔ میں ہی ظالموں (گنہگاروں) میں سے ہوں اے پروردگار تو نے جو کچھ بھلائی مجھ پر نازل کی اس کا میں محتاج تھا اے پروردگار مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر مالک ہے۔

○○○

ترے ذکر میں ہے سکونِ دل تیری یاد ہی میں نجات ہے

"حمدِ باری تعالیٰ" ڈاکٹر پیکر جعفری اترولو

تری دی ہوئی یہ حیات ہے ترے ہاتھ ہی میں ممات ہے
مرا کام ہے تری بندگی بس اسی میں مجھ کو نجات ہے
یہ ملا کے جسم و روح سے تو نے ایک پیکر عطا کیا
یہ کرم کا تیرے ثبوت ہے تری دی ہوئی یہ ذکات ہے
میں کسی کے کام جو آسکوں میں کسی کا غم جو سمیٹ لوں
تجھے اس طرح میں جو خوش کروں یہی میرا نقدِ حیات ہے
یہ قدم قدم پہ نوازشیں، تری لمحہ لمحہ عنایتیں
ادا کر سکے تیرا شکر جو کہاں دہر میں کوئی ذات ہے
شب و روز کی جو ہیں محفلیں، ہے سکوت اور کہیں مجلسیں
یہی زندگی کا ہے زمزمہ یہی تازگئ حیات ہے
یہ حیات و موت کے سلسلے جو بتا رہے ہیں نفس نفس
نہ یہاں کسی کو دوام ہے نہ یہاں کسی کو ثبات ہے
جو ہیں پتوں پتوں پہ سبزیاں جو گلِ بند کی ہیں سُرخیاں
ہیں نظر کی تیری یہ جنبشیں یہ ترے اشارے کی بات ہے
یہ جو تتلیوں کے پروں پہ ہیں یہ نقوش و رنگ چڑھے کہاں۔
نہ تو برش ہے نہ ظروفِ رنگ نہ قلم وہاں نہ دوات ہے
جو فضا میں اُڑتے پرندے ہیں جو ہیں جنگلوں میں درندگاں
یہ کرشمہ تیرے ظہور کا، ترے اختیار کی بات ہے
یہ سمندروں کی کشادگی ار انھیں کی لہروں میں مچھلیاں
انھیں مچھلیوں نے بتایا کہ تہہ آب بھی تو حیات ہے
کہیں زلزلے سے ہے زلزلہ تو سُونامی کا وہیں قہر سا
یہ غضب کا تیرے ہے رُخ کوئی یہ سمجھ میں آنے کی بات ہے
کبھی بادِ صبح کی مستیاں، کہیں کہکشاؤں کی بستیاں
کبھی آفتاب کہے کے دن، تو قمر بتائے کہ رات ہے
ہیں جو پربتوں کی بلندیاں جو فلک کو چھوتی سی چوٹیاں
یہ شکوہ کی ہیں نشانیاں یہ ترے غرور کی بات ہے
جو خدا ہے تو، وہ خدا ہے تو تجھے بھولے پیکر بے خبر
ترے ذکر میں ہے سکونِ دل تری یاد ہی میں نجات ہے

شاہی یونانی شفاخانہ۔ چوک، لکھنؤ

علیؑ حق کے ساتھ ہیں اور حق علیؑ کے ساتھ ہے

سید علی عباس طباطبائی

صدیوں سے دنیا کے دانشور قرآنی آیات کو سمجھنے کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔اور وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ قرآن کی نورانیت میں اضافہ ہی ہوتا رہا ہے نیز اس کے عمیق سے عمیق تر مفاہیم ظاہر ہوتے رہے ہیں۔امیر المومنینؑ کی شخصیت کا بھی یہی حال ہے کیونکہ علیؑ کی ولادت کے بعد چودہ صدیاں گزر چکی ہیں لیکن ہر دور کے انسانوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ گویا علیؑ نے ان کے ساتھ زندگی گزاری ہے اور آپؑ کی باتیں ان کے دور سے مربوط ہیں۔ہر عصر کے لوگوں نے علیؑ کو اپنے دور سے مربوط سمجھا ہے اور آپ کی ولادت کو زمانے کی رفتار سے بہت پہلے گردانا ہے۔آج کا دور ہمارا دور ہے اور ہم بھی یہی سمجھتے ہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ بعد والی نسلیں علیؑ کو زیادہ بہتر انداز میں پہچانیں گی اور آپؑ سے بہتر مانوس ہوں گی۔

امیر المومنینؑ دنیا کی ان نادر شخصیات میں سے ایک ہیں جنہوں نے دنیا کو انگشت بدنداں کر دیا ہے۔چودہ صدیوں سے دنیا بھر کے دانشور اور نابغہ روزگار اذہان مولا علیؑ کی شخصیت مختلف جہات کو دیکھ کر حیرت زدہ ہیں۔وہ آپ کی شخصیت کے بحر بیکراں کی گہرائیوں میں جس قدر دور تک چلے جاتے ہیں اسی قدر ان کی حیرت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

امیر المومنینؑ وہ ہستی ہیں۔

جس کی طہارت و پاکیزگی کی گواہی خداوند متعال نے یوں دی ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○(الاحزاب ۳۳)

"ترجمہ: ماسوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہل بیتؑ (نبوت) وہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھے۔اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔

جسے خدا نے رسول خدا کی جان کے نام سے یاد کیا ہے۔

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ (آل عمران،۶۱)

پس ان (نصاریٰ) سے کہدے: آؤ کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ نیز ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں کو رحمت خداوندی سے دور قرار دیں۔

۳۔جس کی محبت و مودت کو اللہ نے اپنے رسولؐ کی رسالت کا اجر قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (شوریٰ ۲۲)

کہدے: میں تم لوگوں سے کوئی اجر رسالت طلب نہیں کرتا سوائے میرے اہل بیت کی مودت کے۔

۴۔جس کی ولایت کو اللہ نے تکمیل دین کا موجب قرار دیا ہے۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ○ (سورۂ مائدہ آیت ۳)

جس کی ولایت کی تبلیغ نہ کرنے کی صورت میں رسول کی تبلیغ رسالت رائیگاں محسوب ہوتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ط وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ط وَاللهُ

یَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِط اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ○

''اے رسول! تیرے رب کی طرف سے تجھ پر جو (حکم) نازل ہوا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دے۔ اگر تو اسے نہ پہنچائے تو گویا تو نے تبلیغ رسالت ہی نہیں کی۔ اللہ تجھے لوگوں کے (ممکنہ شر) سے بچائے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۶۔ جس کی ولایت قبول کرنے کا لوگوں کو حکم دیا گیا ہے:

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ رٰکِعُوۡنَ○

تم لوگوں کا سرپرست اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ ایمان لانے والے ہیں جو قائم نماز کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکات دیتے ہیں۔

۷۔ جس کی راتیں اللہ کے حضور نماز اور سجدے میں گزرتی تھیں نیز جس کا دل خوف ورجاء کی آماجگاہ تھا۔ آپؑ رات کو مختصر سا آرام فرماتے تھے نیز آدھی رات اور سحر کے وقت اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے اور خلوت میں خدا کے حضور استغفار ومناجات میں مشغول رہتے تھے۔

اَمَّنۡ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَۃَ وَیَرۡجُوۡا رَحۡمَۃَ رَبِّہٖط (سورہ زُمر آیت ۹)

''وہ رات کو مصروف عبادت رہتا ہے اور سجدہ وقیام کی حالت میں آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید رکھتا ہے''

کَانُوۡا قَلِیۡلًا مِّنَ الَّیۡلِ مَا یَھۡجَعُوۡنَ○ وَبِالۡاَسۡحَارِ ھُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ○ (الذاریات آیت ۱۸۔۱۷)

وہ رات کو تھوڑی دیر کے لئے سوتے تھے اور صبح کے وقت استغفار کیا کرتے تھے۔

۸۔ جس نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان طبق اخلاص میں سجا کر اللہ کی راہ میں پیش کی تھی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَہُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِط وَاللّٰہُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ○ (سورہ البقرہ آیت ۲۰۷)

''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کا سودا کرتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔''

۹۔ جو اللہ کے ساتھ عہد وپیمان کو دل سے نبھاتا تھا اور شہادت کا منتظر رہتا تھا۔

مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیۡہِج فَمِنۡھُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ صلے وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا (سورۂ احزاب آیت ۲۳)

مومنین میں سے بعض نے اللہ کے ساتھ اپنا عہد نبھالیا۔ سو ان میں سے کچھ اپنے وعدے کو آخر تک پہنچایا (شہید ہوئے) اور کچھ منتظر ہیں۔ انہوں نے اپنے عہد وپیمان میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

۱۰۔ جس نے زندگی بھر محروموں کی مدد، بے نواؤں پر توجہ، بیچاروں سے ہمدردی اور یتیموں کی دادرسی کی خاطر زمانے کی سختیاں جھیلیں نیز اپنے گھرانے کی معیت میں کئی دن کا بھوک برداشت کیا۔

وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا○ اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡہِ اللّٰہِ لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُکُوۡرًا○ (سورہ دھر آیت ۹۔۸)

''وہ کھانے کی رغبت کے باوجود مسکین، یتیم، اور اسیر کو کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف خدا کی خاطر کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے کسی صلے یا تشکر کی خواہش نہیں رکھتے''

جو دینوی، مالی اور مادی وسائل کو تقرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ سمجھتا تھا۔ وہ حکمتِ نبوی کے سرچشمے سے سیراب ہونے کے لئے آیت نجویٰ پر عمل کرنے والا واحد شخص تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْآ اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰاكُمْ صَدَقَةً ط ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (سورہ المجادلہ آیت ۱۲)

''اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو (خصوصی گفتگو کرنا چاہو) تو سرگوشی سے پہلے صدقہ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے اگر تمہیں یہ میسر نہ تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت رحم والا ہے۔''

يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ○ ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً○ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ○ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (سورہ فجر آیت ۳۰۔۲۷)

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف اس حالت میں پلٹ جاؤ کہ تو اس سے اور وہ تجھ سے راضی ہو۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جو نفس مطمئنہ کا مالک تھا اور عالم رضا میں راضی (اللہ سے خوش) اور رمرضی اللہ کے ہاں پسندیدہ تھا۔

علاوہ ازیں قرآن کی سینکڑوں دیگر آیات بھی امیر المومنینؑ کی تابناک شخصیت کا تعارف پیش کرتی ہیں۔ جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔ (علیؑ کا راستہ جلد دوم)

علی علیہ السلام اور حق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (سورۂ کہف: آیت ۲۹)

''اور آپ کہہ دیں کہ تمہارے رب کی خاطر سے حق آ گیا ، پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے وہ کفر اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَنْ يُّتَّبَعَ (سورۂ یونس: آیت ۳۵)

''کیا وہ جو حق کی ہدایت کرتا ہے وہ اس امر کا زیادہ مستحق ہے کہ اُس کی اتباع کی جائے''

حضرت ابوذر غفاریؓ سے لوگوں کے اختلاف کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے لئے اللہ کی کتاب اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی پیروی ضروری ہے۔ میں نے رسولِ خداؐ کی زبان مبارک سے یہ سنا:

عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ وَعَلٰى لِسَانِهٖ يَدُوْرُ حَيْثُ مَادَارَ عَلِيٌّ

''علی حق کے ساتھ ہے اور حق اُس کے ساتھ ہے اور اُس کی زبان پر ہے، حق اُدھر پھرتا ہے جس طرف علیؑ پھرتا ہے۔''

حضرت محمدؓ بن ابی بکر نے روز جمعہ اپنی بہن عائشہ پر سلام کیا لیکن آپ سے عائشہ نے گفتگو نہ کی۔ اس وقت محمد بن ابی بکر نے کہا کہ میں آپ کو اس خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کیا تو نے خود اپنی زبان سے مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے ساتھ رہنا۔ میں نے رسولِ خداؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا:

''حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے''

اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔''

عائشہ نے کہا: یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں'

عائشہ نے کہا: جی ہاں، میں نے پیغمبر اکرمؐ سے یہ بات سنی تھی

اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے:

''اس کے لئے تباہی ہے، جو میری معرفت سے جاہل رہے اور میرے حق کو نہ پہچانے۔ آگاہ رہو، میرا حق ہی اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق میرا حق ہے'' (علیؑ ولادت سے شہادت تک آیۃ اللہ محمد کاظم قزوینی ص ۲۱۸، ۲۱۹)

آج کل بعض حضرات حق کے مقابلہ پر کھڑے ہو رہے ہیں اور اپنی تقریروں سے علماء کو امام سے بھی زیادہ درجہ دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں ان کو نہیں معلوم کہ عالم کا رتبہ اپنی

جگہ پر ہے اور امام کا مقام اپنی جگہ پر ہے۔کہاں آفتاب کہاں ذرّہ: ایک ذرہ کا مقابلہ آفتاب سے کیا جائے۔

ببانگ دہل ایک کذاب کہہ رہا ہے کہ ہم نے ولایت کے متبادل نظام ڈھونڈ لیا ، ہم نے ولایت کے متبادل راستے ڈھونڈ لئے ، ہم نے متبادل اولیاء تلاش کر لئے ، پھر کہتا ہے ''آج آپ کے دو ولی ہیں ایک وہ ولی ہے جس کا نام زبان سے ادا کرتے ہو اور ایک وہ ولی ہے جس کو اپنی زندگی کا اختیار دے رکھا ہے'' پھر کہتا ہے ، قرآن ولی اس کو نہیں کہتا جس کے قصیدے پڑھے جائیں ، قرآن ولی اس کو نہیں کہتا جس کی نعتیں پڑھی جائیں ، قرآن ولی اس کو نہیں کہتا جس کی مجلسیں برپا کی جائیں ، قرآن ولی اس کو کہتا ہے جسے اللہ نے امت کا اختیار دے دیا ہے۔

اے کذاب اپنی حد میں رہو مرتبہ امامت کو اتنا ہلکا مت سمجھو آج دنیا امام سے خالی نہیں ہے امام پردۂ غیب میں ہیں۔ کیوں انکے حق پر ڈاکہ ڈال رہے ہو؟ کیوں انکی ولایت پر ظلم کر رہے ہو؟ کیوں حق کو باطل سے ملا رہے ہو؟ تمہارا وجود ختم ہو جائے گا۔تمہارا نام ونشان باقی نہیں رہے گا ، تم پر ہمیشہ لعنت پڑتی رہے گی۔ ''ہوش میں آؤ کفر نہ کرو''

اللہ نے قرآن میں ولی کسے کہا ہے؟ (سورۂ مائدہ آیت ۵۵)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه، وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰاكِعُوْنَ

بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اسکا رسولؐ اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں جبکہ وہ رکوع کی حالت میں ہوتے ہیں۔

کلمہ حصر کے ساتھ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بس تمہارا ولی اللہ اور اسکا رسولؐ ہے اور جس کی یہ مذکورہ صفت بیان کی جا رہی ہے صاحبانِ ایمان میں سے نماز قائم کرنے والے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے عامہّ اور خاصّہ نے اور جمہور مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔جبکہ آپ نے حالتِ رکوع میں ایک سائل کو انگھوٹھی عطا فرمائی۔

لاؤ ایسے ولی کو پیش کرو ایسے ولی کو اگر تمہارے پاس ہو جو نماز میں حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والا ہو نہیں پیش کر سکتے ہو تم کسی ایسے ولی کو جس نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ہو سوائے علیؑ کے۔

یہی وہ علیؑ ہیں جن کا قصیدہ پڑھا جاتا ہے۔

اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

یہی وہ علیؑ ہیں جن کے ذکر سے مجلسوں کو زینت دی جاتی ہے ۔

یہی وہ علیؑ ہیں جن کے بیٹے کی یاد میں مجلسیں برپا کی جاتی ہیں۔

یہی وہ علی ہیں جن کی ولایت کا اعلان اللہ نے قرآن میں کیا ہے ، اے کذاب ! علیؑ کو چھوڑ کر جسے دل چاہے اپنا ولی بنا لے جس راستے کو چاہے اسکا انتخاب کر لے جن کو چاہے اولیاء مان لے لیکن وہ قرآن کے بتائے ہوئے ولی کے مقابلے میں نہیں آسکتا فقیہ ، فقیہ ہے اور امام ، امام ہے امام آگے چلتا ہے اور راہنمائی کرتا ہے اور فقیہ کا کام ہے اصل امام کے پیچھے رہنا۔

امام اور فقیہ میں واضح فرق یہ ہے کہ ولایتِ فقیہ کو احکام کے اجراء اور معاشرہ کی خیر خواہی کے لئے جو مراتب اور اختیارات ملے ہیں وہ اس کی اپنی سعی وکوشش کی وجہ سے ہیں یعنی وہ امامؑ کی روایت کے مطابق صائناً لنفسہ'' ہے ''حافظاً لدینہ'' ہے ''مخالفاً لھواہ'' ہے اور مطیعاً لامر مولاہ'' ہے تو یہ اس کی اپنی کوشش کی بنا پر ہے اس نے مولا کی اطاعت کرتے ہوئے نفس کو دبایا ہے ، دین کا محافظ ہوا ہے ، ہوائے نفس سے دوری کی ہے مگر ائمہ طاہرین علیہم السلام کے لئے ان امور کا سوچنا بھی گناہ ہے اور جہاں تک مراتب واختیارات کی بات ہے وہ ائمہ طاہرین علیہم السلام من جانب اللہ عطا ہوئے ہیں۔فقیہ روایات واحادیث نیز قرآن سے دلیلوں کے تحت مسائل کو استنباط کر کے اخذ کرتا ہے جبکہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کا علم علم الٰہی اور وہبی ہوتا ہے

انکے اقوال کی روشنی میں فقیہ فتویٰ دیتا ہے۔

غَیبت کے زمانہ میں علماء کی ولایت تشریعی یعنی اعتباری ہے لہٰذا اگر کسی بھی وقت ائمہ طاہرین علیہم السلام کی طرف سے بتائے گئے شرائط سے مجتہد یا ولی فقیہ انحراف کرے گا وہ خود بخود معزول ہو جائے گا جبکہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کی ولایت تکوینی اور من جانب اللہ ہے ولی فقیہ کے حدود و اختیارات حالات کی ناسازگاری کی بنا پر محدود ہوتے ہیں اور جہاں جہاں حکومت، اسلامی ہوگی اور اس کے اختیارات کو لوگ قبول کریں گے وہاں تک اس کے حدود و اختیارات ہوں گے جیسا کہ آجکل ہے۔

ایران میں یہ مسئلہ رائج ہے اور حکوت ولائی ہے نیز لبنان وغیرہ میں یا پھر جو ولایت فقیہ کے قائل ہیں ان پر ولی فقیہ کے احکام نافذ ہیں مگر جو لوگ نہیں مانتے یا پھر حدود سے باہر ہیں ان پر ولی فقیہ کا حکم بظاہر نافذ نہیں ہے مگر ائمہ کی ولایت عالمی اور بغیر حدود و قیود کے ہے اسے سب کو قبول کرنا ہی ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

شارع؛ شریعت میں امر غیر مسلم میں دخل کا اختیار رکھتے ہیں جبکہ مراجع کرام یا ولی فقیہ صرف احکام کے اجراء کا حق رکھتے ہیں، شریعت میں دخل کا حق نہیں رکھتے۔

حجۃ الاسلام علامہ الطاف حسین کلاچی تحریر فرماتے ہیں ''اصول مذہب کے اعتبار سے ہر امام محافظ شریعت ہوتا ہے اور رسالتؐ کے ساتھ امامت کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ جب رسالت تبلیغ و شریعت کا کام مکمل کر دے اور وحی تشریعی کا سلسلہ موقوف ہو جائے تو کوئی شخص رہے جو اس شریعت کی محافظت کرے تا کہ یہ قانونِ اسلام اپنی واقعی شکل میں باقی رہے۔

ظاہری صورت میں شریعت امت کے علماء کے ذریعے بھی باقی رہ سکتی ہے لیکن احکامِ واقعیہ کے تحفّظ کے لئے امامت کی ضرورت ہے اس لئے کہ علمائے امت احکامِ واقعیہ سے باخبر نہیں ہوتے ہیں اُنکا مطالعہ لوحِ محفوظ سے متعلّق نہیں ہوتا ہے وہ صرف کتاب وسنّت کا مطالعہ کرتے ہیں اور بقدرِ فہم احکامِ شریعت کا استنباط کر لیتے ہیں اور اسی لئے اُن کے فتاویٰ میں اختلاف ہوتا ہے اور اُن کے مسائل الگ الگ ہوتے ہیں لیکن امام احکامِ واقعیہ کا مبلغ ہوتا ہے، وہ آغوشِ مادر سے لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے اُس کے احکام میں تعدد، اختلاف اور تضاد نہیں ہوتا۔ آئمہ طاہرینؑ سب محافظِ شریعت تھے۔'' (اور آج بھی ایک امامؑ پردۂ غیب میں ہے۔) (انسائیکلو پیڈیا امام حسینؑ جلد اول)

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ علماء کا کیا مرتبہ ہے اور اُن کے اختیارات کی نوعیت کیا ہے۔ اور امامؑ کی عظمت اور بلندی اور انکے اختیارات کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔ بس ہم قرآنی آیت کریمہ کے ساتھ اپنے مضمون کو تمام کرتے ہیں: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (سورۂ مائدہ آیت ۱۵، ۱۶)

''یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشن کتاب آگئی ہے۔ اللہ اسکے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو اس کی رضا مندی کی پیروی کرتے ہیں سلامتی کے راستے دکھا دیتا ہے۔ اور انکو اپنے حکم سے (کفر کی تارکی سے) ایمان کے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انکی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

بس ہم اللہ سے یہی دعا کرتے ہیں ہمیں سیدھے راستے پر قائم رکھے جو علیؑ کا راستہ ہے۔ جو اللہ تک پہونچا تا ہے اور اللہ و رسولؐ کی خوشنودی کا سبب ہے اور اگر ہم اس راستہ کو چھوڑ دیں تو پھر ہم اللہ کے غضب کے مستحق بن جائیں گے اور ایسی حالت میں خسارہ اٹھانے والوں میں شمار ہوگا۔

اے اللہ! امامِ عصرؑ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ آمین۔

والسّلام

سید علی عباس طباطبائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

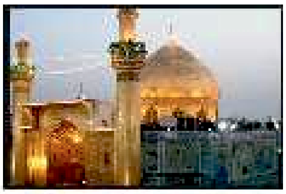

نوروز عالم افروز

۲۰۱۸ء ۱۴۳۹ھ

بفضل خالق کون ومکان ومکین

بطفیل رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بتصدیق چہاردہ معصومین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین بحساب منجمین امسال

۲۰/مارچ، ۲۰۱۸ء

بروز منگل

۲/رجب المرجب، ۱۴۳۹ھ

تحویل آفتاب برج حمل میں برافق لکھنؤ شب میں ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر ہوگا، وقت تحویل آفتاب مولائے کائنات علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی نذر دلوائیں۔سواری اور رنگ کا تعلق اسلامی نظریہ کے مطابق نہیں ہے۔دن کے تعلق سے رنگ سُرخ ہے

آداب وعمالِ نوروز

آفتاب کا برج حمل میں تحویل کا وقت نوروز کا دن کہا جاتا ہے۔اس وقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔اس دن اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ پاک صاف رہے۔روزہ رکھنا،غُسل کرنا، پاک صاف کپڑے پہنا،خشبولگانا سنت ہے۔

روایتوں میں آیا ہے کہ اس وقت ۳۶۹ مرتبہ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھیں اور کم سے کم ۳۶۶ مرتبہ یہ ضروری پڑھیں یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا مُدَبِّرَ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ یَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰی اَحْسَنِ الْحَالِ ج ونوروز کے دن یہ دعائیں پاک پانی پر پڑھیں جو اس کو پیئے اور گھر کے چاروں کونوں میں چھڑک دے اس سال تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔نماز ظہر وعصر سے فارغ ہوکر چار رکعت نماز پڑھے۔یہ نماز دو دو رکعت کرکے ادا کی جائے اور اس کی نیت یوں کریں کہ نماز پڑھتا ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللہِ پھر اَللہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع کرے۔پہلی رکعت میں بعد سورۂ حمد دس مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ دوسری رکعت میں بعد حمد دس بار سورۂ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور تشہد وسلام کے بعد یہ دو رکعت نماز تمام ہوئی۔

اس کے بعد پھر دو رکعت نماز کی نیت کرے جس کی پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد دس بار سورۃ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ اور اب دوسری رکعت میں بعد سورۂ حمد دس دس مرتبہ قرآن کی آخری دو سورتیں سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر تشہد وسلام پر نماز تمام کرے اور آخر میں سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ
اَنْبِیَآئِكَ وَ رُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ بَارِكْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِكَ
وَ صَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِھِمْ وَ اَجْسَادِھِمْ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ
لَنَا فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا الَّذِیْ فَضَّلْتَهٗ وَ کَرَّمْتَهٗ وَ شَرَّفْتَهٗ وَ عَظَّمْتَ خَطَرَهٗ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ حَتّٰی لَآ اَشْکُرَ اَحَداً غَیْرَكَ وَ وَسِّعْ
عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔ اَللّٰھُمَّ مَا غَابَ عَنِّیْ فَلَا یَغِیْبَنَّ
عَنِّیْ عَوْنُكَ وَ حِفْظُكَ وَ مَا فَقَدْتُ مِنْ شَیْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِیْ عَوْنُكَ عَلَیْهِ
حَتّٰی لَآ اَتَکَلَّفَ مَا لَآ اَحْتَاجُ اِلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔

حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ھفت سلام

سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ، سَلٰمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ، سَلٰمٌ
عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ، سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰی اٰلِ یٰسِیْنَ،
سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ

مشہور ہے کہ جو شخص یہ سات سلام نوروز کے دن مشک وزعفران سے چینی کے برتن میں لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر پیئے تو وہ سال بھر تک درد، رنج اور جانوروں کے زہر سے محفوظ رہے گا۔
اور مرقوم ہے کہ تحویل کے وقت مشک وزعفران سے یہ نقش اپنے پاس رکھیں یا پئیں الاٍ ۱۱۱۹۱۱۱الاٍ ۱۱۱ھ یحطے

تلاوت سورہائے قرآن روز نوروز

بروایت حضرت علی علیہ السلام جو کہ روز نوروز یہ سات سورہ پڑھے تا سال آئندہ تمام آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔
سورۂ بنی اسرائیل، سورہ نور، سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ المعارج، سورہ اعلیٰ

نقش روز

تحویل آفتاب کے وقت کسی پاک جگہ باطہارت گلاب زعفران سے اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں تو تمام سال جملہ امراض و بلیات غم وصدمات سے محفوظ رہیں گے دشمن مقہور ہوگا۔ مقاصد پورے ہونگے نہایت مجرب اور راز سربستہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

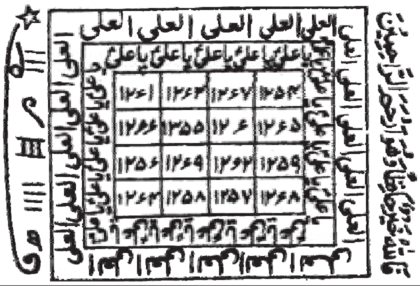

ھدایات برائے دائمی جنتری

یہ جنتری خاص لکھنؤ کے واسطے ہے۔ دیگر مقامات کے لئے ہر نماز میں لکھنوی وقت کے مطابق چند منٹ گھٹا، یا بڑھا لینا چاہئے۔ یہ اوقات دائمی اوقات الصلوٰۃ (مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی) سے ماخوذ ہیں جو اس جنتری کے ہر مہینہ کے کالم میں درج ہیں

ان جگھوں کا وقت لکھنؤ سے پہلے ہے

جگہ کا نام	منٹ	جگہ کا نام	منٹ
الٰہ آباد	5	رائے بریلی	4
اعظم گڑھ	9	سلطان پور	5
آرا	16	سارن	15
بہرائچ	5	غازی پور	11
بلیا	13	فیض آباد	5
بنارس	8	کلکتہ	31
بستی	8	کھیری	1
پرتاپ گڑھ	5	گیا	16
پورنیہ	27	گورکھپور	10
پٹنہ	18	گونڈا	5
جونپور	8	مرزاپور	7
چھپرا	16	مظفر پور	18
چمپارن	15	موتی ہار	16
دربھنگہ	20	رانچی	18
دھن باد	22	☆☆☆	

ان جگھوں کا وقت لکھنؤ کے بعد ہے

جگہ کا نام	منٹ	جگہ کا نام	منٹ
آگرہ	12	سیتاپور	1
اٹاوہ	8	سرینگر	35
احمد آباد	23	شاہجہاں پور	4
اورنگ آباد	9	علی گڑھ	12
اجمیر	21	غازی آباد	14
بریلی	6	فتح پور	3
بدایوں	6	کانپور	3
ممبئی	44	میرٹھ	13
پیلی بھیت	5	مظفرنگر	13
پونہ	25	مراد آباد	9
جھانسی	10	مدراس	3
حیدرآباد	10	منسوری	12
دہلی	15	نینی تال	6
دہرادون	12	ناگپور	16
رامپور	8	ہردوئی	4
سہارنپور	16	حمیر پور	4

سورج گھن ۲۰۱۸ء

۱۳/ جولائی ۲۰۱۸ء صبح ۸/ بجکر ۴۹ منٹ

۱۱/ اگست، ۲۰۱۸ء دوپہر ۲/ بجکر ۵۹ من

چاند گھن ۲۰۱۸ء

۳۱/ جنوری، ۲۰۱۸ء شام ۵/ بجکر ۴۳ منٹ پر شروع رات ۸/ بجے کر ۴۱ منٹ پر ختم

۲۷/ جولائی، ۲۰۱۸ء رات ۱۱/ بجکر ۴۳ منٹ پر شروع رات ۳ بجکر ۳۹ منٹ پر ختم

نوٹ: روئے زمین پر جہاں بھی سورج گہن یا چاند گہن لگے وہاں مومنین پر نماز آیات دو رکعت پڑھنا واجب ہوتی ہے مندرجہ بالا وقت (Time) ہندوستان کے وقت (Time) کے مطابق دیا گیا ہے۔

کیفیت

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

۳۱ یوم	جنوری ۲۰۱۸ء	ربیع الثانی، جمادی الاول ۱۴۳۹ھ	تاریخ ہائے سعد و نحس	کیفیت	ختم سحر	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب افطار
پیر	۱	۱۳	بد	کوفہ میں قیام مختارؒ	۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۱۰	۵:۳۶
منگل	۲	۱۴	نیک	نحس اصغر	۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۱۰	۵:۳۷
بدھ	۳	۱۵	نیک		۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۱۱	۵:۳۸
جمعرات	۴	۱۶	بد		۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۱۱	۵:۳۸
جمعہ	۵	۱۷	نیک		۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۲	۵:۳۹
ہفتہ	۶	۱۸	نیک		۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۲	۵:۴۰
اتوار	۷	۱۹	نیک		۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۳	۵:۴۱
پیر	۸	۲۰	میانہ		۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۳	۵:۴۱
منگل	۹	۲۱	بد		۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۳	۵:۴۲
بدھ	۱۰	۲۲	نیک		۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۴	۵:۴۳
جمعرات	۱۱	۲۳	نیک		۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۴	۵:۴۴
جمعہ	۱۲	۲۴	بد	نحس اصغر	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۴	۵:۴۴
ہفتہ	۱۳	۲۵	بد	نحس اصغر	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۴	۵:۴۵
اتوار	۱۴	۲۶	نیک	مکر شنکرانت	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۴	۵:۴۶
پیر	۱۵	۲۷	نیک		۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۶	۵:۴۷
منگل	۱۶	۲۸	بد	نحس اکبر، مرگ معتمد عباسی، ۲۷۹ھ	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۶	۵:۴۸
بدھ	۱۷	۲۹	نیک		۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۶	۵:۴۸
جمعرات	۱۸	۳۰	نیک	رویت ہلال	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۷	۵:۴۹
جمعہ	۱۹	جمادی اول	نیک	مرگ ہارون رشید عباسی ۱۹۳ھ	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۷	۵:۵۰
ہفتہ	۲۰	۲	نیک		۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۷	۵:۵۱
اتوار	۲۱	۳	بد	نحس اکبر	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۸	۵:۵۱
پیر	۲۲	۴	نیک	بسنت پنچمی	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۸	۵:۵۲
منگل	۲۳	۵	بد	نحس اکبر	۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۸	۵:۵۳
بدھ	۲۴	۶	نیک		۵:۲۰	۵:۳۵	۱۲:۱۸	۵:۵۴
جمعرات	۲۵	۷	نیک	جنگ موتہ ۸ھ	۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۹	۵:۵۵
جمعہ	۲۶	۸	نیک	یوم جمہوریہ	۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۹	۵:۵۵
ہفتہ	۲۷	۹	بد	نحس اکبر	۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۹	۵:۵۶
اتوار	۲۸	۱۰	بد	نحس اکبر	۵:۱۹	۵:۳۴	۱۲:۱۹	۵:۵۷
پیر	۲۹	۱۱	بد		۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۱۹	۵:۵۸
منگل	۳۰	۱۲	نیک		۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۲۰	۵:۵۹
بدھ	۳۱	۱۳	بد	احتمال شہادت جناب فاطمہ زہراؑ ۱۱ھ، چاند گہن	۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۲۰	۵:۵۹

قمر در عقرب: (قمر در عقرب ۱۱/جنوری سے ۱۳/جنوری تک ختم)

قمر در عقرب	۲۸ ایام	فروری ۲۰۱۸ء	جمادی الاول/جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ	تاریخ ہائے سعد و نحس	کیفیت	ترک سحر	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب و افطار
	جمعرات	۱	۱۴	بد		۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۲۰	۶:۰۰
	جمعہ	۲	۱۵	نیک	ولادت حضرت امام زین العابدینؑ ۳۸ھ، فتح بصرہ	۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۲۰	۶:۰۱
	ہفتہ	۳	۱۶	بد	نحس اصغر	۵:۱۷	۵:۳۲	۱۲:۲۰	۶:۰۲
	اتوار	۴	۱۷	نیک		۵:۱۷	۵:۳۲	۱۲:۲۰	۶:۰۲
	پیر	۵	۱۸	نیک		۵:۱۷	۵:۳۲	۱۲:۲۰	۶:۰۳
	منگل	۶	۱۹	نیک		۵:۱۶	۵:۳۱	۱۲:۲۰	۶:۰۴
	بدھ	۷	۲۰	نیک		۵:۱۶	۵:۳۱	۱۲:۲۰	۶:۰۵
(قمر در عقرب) ۸/فروری سے شروع ۱۰/فروری تک ختم	جمعرات	۸	۲۱	بد	نحس اصغر	۵:۱۵	۵:۳۰	۱۲:۲۱	۶:۰۵
	جمعہ	۹	۲۲	نیک		۵:۱۵	۵:۳۰	۱۲:۲۱	۶:۰۶
	ہفتہ	۱۰	۲۳	نیک		۵:۱۴	۵:۲۹	۱۲:۲۱	۶:۰۷
	اتوار	۱۱	۲۴	بد	نحس اکبر	۵:۱۴	۵:۲۹	۱۲:۲۱	۶:۰۷
	پیر	۱۲	۲۵	بد	نحس اصغر، وفات حضرت ابراہیمؑ	۵:۱۳	۵:۲۸	۱۲:۲۱	۶:۰۸
	منگل	۱۳	۲۶	نیک		۵:۱۲	۵:۲۷	۱۲:۲۱	۶:۰۸
	بدھ	۱۴	۲۷	نیک		۵:۱۲	۵:۲۷	۱۲:۲۱	۶:۱۰
	جمعرات	۱۵	۲۸	بد	نحس اکبر	۵:۱۱	۵:۲۶	۱۲:۲۰	۶:۱۰
	جمعہ	۱۶	۲۹	نیک		۵:۱۱	۵:۲۶	۱۲:۲۰	۶:۱۱
	ہفتہ	۱۷	۳۰	نیک	رویت ہلال	۵:۱۰	۵:۲۵	۱۲:۲۰	۶:۱۲
	اتوار	۱۸	جمادی الثانی	بد		۵:۰۹	۵:۲۴	۱۲:۲۰	۶:۱۲
	پیر	۱۹	۲	نیک		۵:۰۸	۵:۲۳	۱۲:۲۰	۶:۱۳
	منگل	۲۰	۳	بد	شہادت سیدہ عالم فاطمہؑ ۱۱ھ	۵:۰۸	۵:۲۳	۱۲:۲۰	۶:۱۴
	بدھ	۲۱	۴	نیک		۵:۰۷	۵:۲۲	۱۲:۲۰	۶:۱۴
	جمعرات	۲۲	۵	بد	نحس اصغر	۵:۰۶	۵:۲۱	۱۲:۲۰	۶:۱۵
	جمعہ	۲۳	۶	نیک	بروایتے وفات حضرت زینب کبریٰؑ ۶۴ھ	۵:۰۵	۵:۲۰	۱۲:۲۰	۶:۱۵
	ہفتہ	۲۴	۷	بد		۵:۰۵	۵:۲۰	۱۲:۲۰	۶:۱۶
	اتوار	۲۵	۸	نیک		۵:۰۴	۵:۱۹	۱۲:۱۹	۶:۱۷
	پیر	۲۶	۹	نیک		۵:۰۴	۵:۱۸	۱۲:۱۹	۶:۱۷
	منگل	۲۷	۱۰	نیک	جنگ فتح جنگ جمل،	۵:۰۲	۵:۱۷	۱۲:۱۹	۶:۱۸
	بدھ	۲۸	۱۱	بد	نحس اصغر	۵:۰۲	۵:۱۷	۱۲:۱۹	۶:۱۸

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی — اوقات نماز بافق لکھنؤ

دائمی نقشہ اوقات نماز افق لکھنؤ کے مطابق اور مختلف رصد گاہوں اور معتبر علماء کے نظریات پر مبنی ہے ترک سحر میں ۱۵ منٹ کی احتیاط رکھی گئی ہے۔ نماز کے جو اوقات لکھے گئے ہیں اس میں بھی اگر چند منٹ کی احتیاط کر لی جائے تو وقت کا یقین رہے گا۔ (ادیب الہندی) از مطبوعہ

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

قمر در عقرب	۳۱ یوم	مارچ ۲۰۱۸ء	جمادی الثانی / رجب ۱۴۳۹ھ	تاریخ کے سعد و نحس	کیفیت	ختم سحر	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب / افطار
(قمر در عقرب ۷/ مارچ سے شروع ۹/ مارچ تک ختم)	جمعرات	۱	۱۲	بد	نحس اصغر، وفات حضرت ام البنینؑ،	۵:۰۰	۵:۱۵	۱۲:۱۹	۶:۱۹
	جمعہ	۲	۱۳	بد	ہولی	۴:۵۹	۵:۱۴	۱۲:۱۹	۶:۲۰
	ہفتہ	۳	۱۴	بد		۴:۵۸	۵:۱۳	۱۲:۱۸	۶:۲۰
	اتوار	۴	۱۵	بد	عبداللہ ابن زبیر قتل ۷۳ھ	۴:۵۷	۵:۱۲	۱۲:۱۸	۶:۲۱
	پیر	۵	۱۶	بد	نحس اصغر	۴:۵۶	۵:۱۱	۱۲:۱۸	۶:۲۱
	منگل	۶	۱۷	نیک		۴:۵۵	۵:۱۰	۱۲:۱۸	۶:۲۲
	بدھ	۷	۱۸	نیک	شہادت شہید ثالث آگرہ، ۱۰۱۹ھ،	۴:۵۴	۵:۰۹	۱۲:۱۷	۶:۲۲
	جمعرات	۸	۱۹	نیک		۴:۵۳	۵:۰۸	۱۲:۱۷	۶:۲۳
	جمعہ	۹	۲۰	نیک	روز ولادت باسعادت حضرت فاطمہ زہراؑ خاتون جنت ۵ بعثت	۴:۵۲	۵:۰۷	۱۲:۱۷	۶:۲۴
	ہفتہ	۱۰	۲۱	بد		۴:۵۱	۵:۰۶	۱۲:۱۷	۶:۲۴
	اتوار	۱۱	۲۲	نیک	خلیفہ اول کا انتقال ہوا ۱۳ھ دسترخوان امام حسنؑ	۴:۵۰	۵:۰۵	۱۲:۱۶	۶:۲۵
	پیر	۱۲	۲۳	نیک		۴:۴۹	۵:۰۴	۱۲:۱۶	۶:۲۵
	منگل	۱۳	۲۴	بد		۴:۴۸	۵:۰۳	۱۲:۱۶	۶:۲۶
	بدھ	۱۴	۲۵	بد		۴:۴۷	۵:۰۲	۱۲:۱۶	۶:۲۶
	جمعرات	۱۵	۲۶	نیک		۴:۴۶	۵:۰۱	۱۲:۱۵	۶:۲۷
	جمعہ	۱۶	۲۷	نیک		۴:۴۵	۵:۰۰	۱۲:۱۵	۶:۲۷
	ہفتہ	۱۷	۲۸	نیک		۴:۴۴	۴:۵۹	۱۲:۱۵	۶:۲۸
	اتوار	۱۸	۲۹	نیک	رویت ہلال، نوراترہ	۴:۴۲	۴:۵۷	۱۲:۱۵	۶:۲۸
	پیر	۱۹	رجب	نیک	ولادت امام محمد باقرؑ ۵۷ھ نوحؑ کشتی پر سوار ہوئے	۴:۴۱	۴:۵۶	۱۲:۱۴	۶:۲۹
	منگل	۲۰	۲	نیک		۴:۴۰	۴:۵۵	۱۲:۱۴	۶:۲۹
	بدھ	۲۱	۳	بد	شہادت امام علی نقی علیہ السلام ۲۵۴ھ	۴:۳۹	۴:۵۴	۱۲:۱۴	۶:۳۰
	جمعرات	۲۲	۴	نیک		۴:۳۸	۴:۵۳	۱۲:۱۳	۶:۳۰
	جمعہ	۲۳	۵	نیک	ولادت امام علی نقی علیہ السلام ۲۱۴ھ	۴:۳۷	۴:۵۲	۱۲:۱۳	۶:۳۱
	ہفتہ	۲۴	۶	بد		۴:۳۵	۴:۵۰	۱۲:۱۳	۶:۳۱
	اتوار	۲۵	۷	نیک		۴:۳۴	۴:۴۹	۱۲:۱۲	۶:۳۲
	پیر	۲۶	۸	نیک		۴:۳۳	۴:۴۸	۱۲:۱۲	۶:۳۲
	منگل	۲۷	۹	نیک		۴:۳۲	۴:۴۷	۱۲:۱۲	۶:۳۳
	بدھ	۲۸	۱۰	نیک	ولادت امام محمد تقی علیہ السلام ۱۹۵ھ	۴:۳۱	۴:۴۶	۱۲:۱۲	۶:۳۳
	جمعرات	۲۹	۱۱	بد	بقول ولادت حضرت علی اصغرؑ ۶۰ھ،	۴:۲۹	۴:۴۴	۱۲:۱۱	۶:۳۴
	جمعہ	۳۰	۱۲	بد	نحس اکبر، گڈ فرائی ڈے، مہاویر جینتی	۴:۲۸	۴:۴۳	۱۲:۱۱	۶:۳۴
	ہفتہ	۳۱	۱۳	نیک	عید عظیم خانہ کعبہ میں ولادت امیر المومنینؑ ۳۰ عام الفیل	۴:۲۷	۴:۴۲	۱۲:۱۱	۶:۳۵

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

قمر در عقرب	ایام	اپریل ۲۰۱۸ء	رجبؔ/شعبان ۱۴۳۹ھ	تاریخ ہائے سعد و نحس	کیفیت	طلوع فجر	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب/افطار
(قمر در عقرب ۱۳/اپریل سے شروع ۱۵/اپریل تک ختم)	اتوار	۱	۱۴	نیک		۴:۲۶	۴:۴۱	۱۲:۱۰	۶:۳۵
	پیر	۲	۱۵	نیک	یوم عمل ام داؤدتحویل قبلہ آنحضرتؐ شعب ابیطالبؑ سے باہر آئے	۴:۲۴	۴:۳۹	۱۲:۱۰	۶:۳۶
	منگل	۳	۱۶	بد	نحس اصغر	۴:۲۳	۴:۳۸	۱۲:۱۰	۶:۳۷
	بدھ	۴	۱۷	نیک	ولادت حضرت ابراہیمؑ فرزند رسولخداؐ	۴:۲۲	۴:۳۷	۱۲:۰۹	۶:۳۷
	جمعرات	۵	۱۸	بد	نحس اصغر	۴:۲۱	۴:۳۶	۱۲:۰۹	۶:۳۸
	جمعہ	۶	۱۹	نیک		۴:۱۹	۴:۳۴	۱۲:۰۹	۶:۳۸
	ہفتہ	۷	۲۰	نیک		۴:۱۸	۴:۳۳	۱۲:۰۹	۶:۳۹
	اتوار	۸	۲۱	بد		۴:۱۷	۴:۳۲	۱۲:۰۸	۶:۳۹
	پیر	۹	۲۲	نیک	نذر امام جعفر صادقؑ معاویہ ہلاک ہوا ۶۰ھ	۴:۱۶	۴:۳۱	۱۲:۰۸	۶:۴۰
	منگل	۱۰	۲۳	بد	خوارج نے امام حسنؑ کو زخمی کیا	۴:۱۵	۴:۳۰	۱۲:۰۸	۶:۴۰
	بدھ	۱۱	۲۴	نیک	جنگ خیبر فتح ہوئی جعفر طیار حبشہ سے آئے ۷ھ	۴:۱۳	۴:۲۸	۱۲:۰۷	۶:۴۱
	جمعرات	۱۲	۲۵	بد	شہادت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۱۸۳ھ	۴:۱۲	۴:۲۷	۱۲:۰۷	۶:۴۱
	جمعہ	۱۳	۲۶	بد	وفات ابوطالبؑ ۱۰/بعثت ولید نے امام حسینؑ سے بیعت طلب کی	۴:۱۱	۴:۲۶	۱۲:۰۷	۶:۴۲
	ہفتہ	۱۴	۲۷	نیک	شب معراج، یوم عید، بعثت حضرت خاتم الانبیاء، امبیڈکر جینتی	۴:۱۰	۴:۲۵	۱۲:۰۶	۶:۴۲
	اتوار	۱۵	۲۸	بد	بروایت شیخ مفیدؒ مدینہ سے امام حسینؑ کا سفر غربت ۶۰ھ	۴:۰۸	۴:۲۳	۱۲:۰۶	۶:۴۳
	پیر	۱۶	۲۹	نیک		۴:۰۷	۴:۲۲	۱۲:۰۶	۶:۴۳
	منگل	۱۷	۳۰	نیک	رویت ہلال	۴:۰۶	۴:۲۱	۱۲:۰۶	۶:۴۳
	بدھ	۱۸	شعبان	نیک	ولادت حضرت زینب کبریٰؑ	۴:۰۵	۴:۲۰	۱۲:۰۶	۶:۴۴
	جمعرات	۱۹	۲	نیک	ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے ۲ھ	۴:۰۴	۴:۱۹	۱۲:۰۶	۶:۴۴
	جمعہ	۲۰	۳	نیک	ولادت امام حسینؑ ۴ھ	۴:۰۳	۴:۱۸	۱۲:۰۵	۶:۴۵
	ہفتہ	۲۱	۴	نیک	ولادت حضرت عباسؑ علمدار لشکر حسینیؑ	۴:۰۲	۴:۱۷	۱۲:۰۵	۶:۴۵
	اتوار	۲۲	۵	بد		۴:۰۰	۴:۱۵	۱۲:۰۵	۶:۴۶
	پیر	۲۳	۶	نیک		۳:۵۹	۴:۱۴	۱۲:۰۵	۶:۴۶
	منگل	۲۴	۷	نیک	ولادت حضرت قاسمؑ ابن امام حسنؑ	۳:۵۸	۴:۱۳	۱۲:۰۵	۶:۴۷
	بدھ	۲۵	۸	نیک		۳:۵۷	۴:۱۲	۱۲:۰۴	۶:۴۸
	جمعرات	۲۶	۹	نیک		۳:۵۶	۴:۱۱	۱۲:۰۴	۶:۴۸
	جمعہ	۲۷	۱۰	نیک		۳:۵۴	۴:۰۹	۱۲:۰۴	۶:۴۹
	ہفتہ	۲۸	۱۱	نیک	ولادت حضرت علی اکبرؑ ۴۳ھ	۳:۵۳	۴:۰۸	۱۲:۰۴	۶:۴۹
	اتوار	۲۹	۱۲	نیک	بدھ جینتی	۳:۵۲	۴:۰۷	۱۲:۰۴	۶:۵۰
	پیر	۳۰	۱۳	بد	نحس اصغر	۳:۵۱	۴:۰۶	۱۲:۰۴	۶:۵۰

روایات کی دلیل سے سعد و نحس وجود رکھتے ہیں لیکن روایات میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ صدقہ دے تاکہ نحوست برطرف ہو۔ (سید محمد شیرازی)

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

قمر در عقرب	۳۱ یوم	مئی ۲۰۱۸ء	شعبان/رمضان ۱۴۳۹ھ	تاریخ ہائے سعد ونحس	کیفیت	ختم سحر	نماز صبح	نماز ظہر	نماز مغرب/افطار
(قمر در عقرب) یکم مئی سے شروع ۳ مئی ختم	منگل	۱	۱۴	نیک	شب برأت، مزدور دوس، میلہ مہاویر جی	۳:۵۰	۴:۰۵	۱۲:۰۳	۶:۵۲
	بدھ	۲	۱۵	نیک	ولادت باسعادت امام عصرؑ ۲۵۵ھ	۳:۴۹	۴:۰۴	۱۲:۰۳	۶:۵۲
	جمعرات	۳	۱۶	بد	نحس اصغر	۳:۴۸	۴:۰۳	۱۲:۰۳	۶:۵۳
	جمعہ	۴	۱۷	نیک	محفل درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ	۳:۴۷	۴:۰۲	۱۲:۰۳	۶:۵۳
	ہفتہ	۵	۱۸	نیک		۳:۴۶	۴:۰۱	۱۲:۰۳	۶:۵۴
	اتوار	۶	۱۹	نیک		۳:۴۵	۴:۰۰	۱۲:۰۳	۶:۵۴
	پیر	۷	۲۰	بد	نحس اکبر	۳:۴۴	۳:۵۹	۱۲:۰۳	۶:۵۵
	منگل	۸	۲۱	بد	نحس اصغر	۳:۴۳	۳:۵۸	۱۲:۰۳	۶:۵۶
	بدھ	۹	۲۲	نیک		۳:۴۲	۳:۵۷	۱۲:۰۳	۶:۵۶
	جمعرات	۱۰	۲۳	نیک		۳:۴۲	۳:۵۷	۱۲:۰۳	۶:۵۷
	جمعہ	۱۱	۲۴	بد	نحس اصغر	۳:۴۱	۳:۵۶	۱۲:۰۳	۶:۵۷
	ہفتہ	۱۲	۲۵	بد	نحس اصغر	۳:۴۰	۳:۵۵	۱۲:۰۳	۶:۵۸
	اتوار	۱۳	۲۶	بد	نحس اصغر	۳:۳۹	۳:۵۴	۱۲:۰۳	۶:۵۸
	پیر	۱۴	۲۷	نیک		۳:۳۸	۳:۵۳	۱۲:۰۳	۶:۵۹
	منگل	۱۵	۲۸	نیک		۳:۳۷	۳:۵۲	۱۲:۰۳	۷:۰۰
	بدھ	۱۶	۲۹	نیک	رویت ہلال	۳:۳۷	۳:۵۲	۱۲:۰۳	۷:۰۰
	جمعرات	۱۷	رمضان	نیک	نزول صحیفۂ ابراہیمؑ، روز ولی عہدی امام رضاؑ	۳:۳۶	۳:۵۱	۱۲:۰۳	۷:۰۱
	جمعہ	۱۸	۲	نیک		۳:۳۵	۳:۵۰	۱۲:۰۳	۷:۰۱
	ہفتہ	۱۹	۳	بد	نحس اصغر	۳:۳۴	۳:۴۹	۱۲:۰۳	۷:۰۲
	اتوار	۲۰	۴	نیک		۳:۳۴	۳:۴۹	۱۲:۰۳	۷:۰۲
	پیر	۲۱	۵	نیک		۳:۳۳	۳:۴۸	۱۲:۰۳	۷:۰۳
	منگل	۲۲	۶	نیک	مامون نے امام رضاؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اور سکیہ جاری ہوا	۳:۳۲	۳:۴۷	۱۲:۰۳	۷:۰۳
	بدھ	۲۳	۷	نیک	امام علی رضاؑ کے نام وثیقہ ولی عہدی تحریر ہوا	۳:۳۲	۳:۴۷	۱۲:۰۳	۷:۰۴
(قمر در عقرب) ۲۸ مئی سے شروع ۳۰ مئی ختم	جمعرات	۲۴	۸	نیک		۳:۳۱	۳:۴۶	۱۲:۰۳	۷:۰۵
	جمعہ	۲۵	۹	نیک		۳:۳۱	۳:۴۶	۱۲:۰۳	۷:۰۵
	ہفتہ	۲۶	۱۰	بد	وفات ام المومنین جناب خدیجۃ الکبریٰؑ ۱۰ ربعثت	۳:۳۰	۳:۴۵	۱۲:۰۳	۷:۰۶
	اتوار	۲۷	۱۱	نیک		۳:۳۰	۳:۴۵	۱۲:۰۳	۷:۰۶
	پیر	۲۸	۱۲	نیک	نزول انجیل آنحضرتؐ نے اصحاب میں مواخات فرمائی	۳:۲۹	۳:۴۴	۱۲:۰۴	۷:۰۷
	منگل	۲۹	۱۳	بد		۳:۲۹	۳:۴۴	۱۲:۰۴	۷:۰۷
	بدھ	۳۰	۱۴	نیک	نحس اصغر	۳:۲۸	۳:۴۳	۱۲:۰۴	۷:۰۸
	جمعرات	۳۱	۱۵	نیک	ولادت باسعادت امام حسن علیہ السلام ۳ھ	۳:۲۸	۳:۴۳	۱۲:۰۴	۷:۰۸

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

کیفیت

۳۰ یوم	جون ۲۰۱۸ء	رمضان / شوال ۱۴۳۹ھ	تاریخہائے سعد و نحس	کیفیت	ختم سحر	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب افطار
جمعہ	۱	۱۶	بد		۳:۲۸	۳:۴۳	۱۲:۰۴	۷:۰۹
ہفتہ	۲	۱۷	نیک	جنگ بدر ۲ھ، وفات عائشہ ۵۸ھ	۳:۲۷	۳:۴۲	۱۲:۰۴	۷:۰۹
اتوار	۳	۱۸	نیک		۳:۲۷	۳:۴۲	۱۲:۰۴	۷:۱۰
پیر	۴	۱۹	بد	ضربت لگی حضرت علیؑ بدست ابن ملجم ملعون	۳:۲۷	۳:۴۲	۱۲:۰۵	۷:۱۰
منگل	۵	۲۰	بد	زبور کا نزول ہوا	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۵	۷:۱۰
بدھ	۶	۲۱	بد	شہادت حضرت علیؑ ۴۰ھ	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۵	۷:۱۱
جمعرات	۷	۲۲	نیک	نزول قرآن مجید شب قدر۔	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۵	۷:۱۱
جمعہ	۸	۲۳	نیک	جمعۃ الوداع۔ یوم القدس	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۵	۷:۱۲
ہفتہ	۹	۲۴	بد	نحس اصغر بقول نحس اکبر	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۵	۷:۱۲
اتوار	۱۰	۲۵	بد		۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۶	۷:۱۳
پیر	۱۱	۲۶	نیک		۳:۲۵	۳:۴۰	۱۲:۰۶	۷:۱۳
منگل	۱۲	۲۷	نیک		۳:۲۵	۳:۴۰	۱۲:۰۶	۷:۱۳
بدھ	۱۳	۲۸	نیک		۳:۲۵	۳:۴۰	۱۲:۰۶	۷:۱۴
جمعرات	۱۴	۲۹	نیک	جنگ حنین ۹ھ،	۳:۲۵	۳:۴۰	۱۲:۰۷	۷:۱۴
جمعہ	۱۵	۳۰	نیک	رویت ہلال	۳:۲۵	۳:۴۰	۱۲:۰۷	۷:۱۵
ہفتہ	۱۶	شوال	نیک	عید الفطر	۳:۲۵	۳:۴۰	۱۲:۰۷	۷:۱۵
اتوار	۱۷	۲	بد	جنگ خندق ۵ھ	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۷	۷:۱۵
پیر	۱۸	۳	بد	نحس اصغر	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۷	۷:۱۵
منگل	۱۹	۴	نیک		۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۷	۷:۱۵
بدھ	۲۰	۵	بد	متوکل قتل ہوا ۲۴۷ھ	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۸	۷:۱۶
جمعرات	۲۱	۶	بد		۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۸	۷:۱۶
جمعہ	۲۲	۷	نیک		۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۸	۷:۱۶
ہفتہ	۲۳	۸	بد	انہدام جنت البقیع ۱۳۴۴ھ تعمیر نو کا پُرزور مطالبہ کیجئے،	۳:۲۶	۳:۴۱	۱۲:۰۸	۷:۱۶
اتوار	۲۴	۹	نیک		۳:۲۷	۳:۴۲	۱۲:۰۹	۷:۱۷
پیر	۲۵ ●	۱۰	نیک	پیغمبر اسلامؐ سے عقد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ	۳:۲۷	۳:۴۲	۱۲:۰۹	۷:۱۷
منگل	۲۶ ●	۱۱	نیک		۳:۲۸	۳:۴۳	۱۲:۰۹	۷:۱۷
بدھ	۲۷ ●	۱۲	نیک		۳:۲۸	۳:۴۳	۱۲:۰۹	۷:۱۷
جمعرات	۲۸	۱۳	بد	نحس اصغر	۳:۲۸	۳:۴۳	۱۲:۱۰	۷:۱۷
جمعہ	۲۹	۱۴	نیک	معجزہ شق القمر	۳:۲۹	۳:۴۴	۱۲:۱۰	۷:۱۷
ہفتہ	۳۰	۱۵	بد	جنگ احد، شہادت حمزہؑ، شہادت امام جعفر صادقؑ ۱۴۸ھ	۳:۲۹	۳:۴۴	۱۲:۱۰	۷:۱۷

قمر در عقرب: (قمر در عقرب ۲۵/جون سے شروع ۲۷/جون تک ختم)

من تزوج و القمر فی العقرب لم یر الحسنیٰ (ترجمہ) جو قمر در عقرب میں شادی کرے وہ کوئی نیکی نہیں دیکھے گا (امام صادقؑ)

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

قمر در عقرب	۳۱ ایام	جولائی ۲۰۱۸ء	شوال / ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ	تاریخ کے سعد و نحس	کیفیت	آخرِ سحر	نمازِ فجر	نمازِ ظہر	نمازِ مغرب/افطار
	اتوار	۱	۱۶	بد	نحس اصغر	۳:۲۹	۳:۴۴	۱۲:۱۰	۷:۱۶
	پیر	۲	۱۷	نیک		۳:۳۰	۳:۴۵	۱۲:۱۰	۷:۱۶
	منگل	۳	۱۸	نیک		۳:۳۰	۳:۴۵	۱۲:۱۰	۷:۱۶
	بدھ	۴	۱۹	نیک		۳:۳۱	۳:۴۶	۱۲:۱۱	۷:۱۶
	جمعرات	۵	۲۰	بد	ہارون رشید نے امام موسیٰ کاظمؑ کو قید کیا	۳:۳۱	۳:۴۶	۱۲:۱۱	۷:۱۶
	جمعہ	۶	۲۱	بد	نحس اصغر	۳:۳۲	۳:۴۷	۱۲:۱۱	۷:۱۶
	ہفتہ	۷	۲۲	نیک		۳:۳۲	۳:۴۷	۱۲:۱۱	۷:۱۶
	اتوار	۸	۲۳	نیک		۳:۳۳	۳:۴۸	۱۲:۱۱	۷:۱۶
	پیر	۹	۲۴	بد	نحس اصغر	۳:۳۴	۳:۴۹	۱۲:۱۲	۷:۱۶
	منگل	۱۰	۲۵	بد		۳:۳۴	۳:۴۹	۱۲:۱۲	۷:۱۶
	بدھ	۱۱	۲۶	نیک		۳:۳۵	۳:۵۰	۱۲:۱۲	۷:۱۵
	جمعرات	۱۲	۲۷	نیک		۳:۳۵	۳:۵۰	۱۲:۱۲	۷:۱۵
	جمعہ	۱۳	۲۸	نیک	وفات آیۃ اللہ خمینی علیہ الرحمہ ۱۴۰۹ھ	۳:۳۶	۳:۵۱	۱۲:۱۲	۷:۱۵
	ہفتہ	۱۴	۲۹	نیک	رویت ہلال، ولادت حضرت ابوطالبؑ	۳:۳۷	۳:۵۲	۱۲:۱۲	۷:۱۵
	اتوار	۱۵	ذوالقعدہ	نیک	ولادت معصومہ قم فاطمہؑ بنت امام موسیٰ کاظمؑ ۱۷۳ھ	۳:۳۷	۳:۵۲	۱۲:۱۲	۷:۱۴
	پیر	۱۶	۲	نیک		۳:۳۸	۳:۵۳	۱۲:۱۲	۷:۱۴
	منگل	۱۷	۳	بد		۳:۳۹	۳:۵۴	۱۲:۱۲	۷:۱۴
	بدھ	۱۸	۴	بد		۳:۳۹	۳:۵۴	۱۲:۱۳	۷:۱۳
	جمعرات	۱۹	۵	بد		۳:۴۰	۳:۵۵	۱۲:۱۳	۷:۱۳
	جمعہ	۲۰	۶	بد		۳:۴۱	۳:۵۶	۱۲:۱۳	۷:۱۳
	ہفتہ	۲۱	۷	نیک		۳:۴۲	۳:۵۷	۱۲:۱۳	۷:۱۲
(قمر در عقرب) ۲۲/جولائی سے شروع ۲۴/جولائی تک ختم	اتوار	۲۲	۸	نیک		۳:۴۲	۳:۵۷	۱۲:۱۳	۷:۱۲
	پیر	۲۳	۹	نیک		۳:۴۳	۳:۵۸	۱۲:۱۳	۷:۱۱
	منگل	۲۴	۱۰	بد	نحس اکبر	۳:۴۴	۳:۵۹	۱۲:۱۳	۷:۱۱
	بدھ	۲۵	۱۱	بد	ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام ۱۴۸ھ	۳:۴۵	۴:۰۰	۱۲:۱۳	۷:۱۰
	جمعرات	۲۶	۱۲	بد		۳:۴۵	۴:۰۰	۱۲:۱۳	۷:۱۰
	جمعہ	۲۷	۱۳	بد	چاند گہن	۳:۴۶	۴:۰۱	۱۲:۱۳	۷:۰۹
	ہفتہ	۲۸	۱۴	نیک		۳:۴۷	۴:۰۲	۱۲:۱۳	۷:۰۹
	اتوار	۲۹	۱۵	نیک		۳:۴۸	۴:۰۳	۱۲:۱۳	۷:۰۸
	پیر	۳۰	۱۶	بد	نحس اصغر	۳:۴۸	۴:۰۳	۱۲:۱۳	۷:۰۸
	منگل	۳۱	۱۷	نیک		۳:۴۹	۴:۰۴	۱۲:۱۳	۷:۰۷

قمر در عقرب	۳۱ یوم	اگست ۲۰۱۸ء	ذوالقعدہ/ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ	تاریخ ہائے سعد و نحس	کیفیت	ختم سحر	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب/افطار
						مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی اوقات نماز بافق لکھنؤ			
	بدھ	۱	۱۸	نیک		۳:۵۰	۴:۰۵	۱۲:۱۳	۷:۰۶
	جمعرات	۲	۱۹	نیک		۳:۵۱	۴:۰۶	۱۲:۱۳	۷:۰۶
	جمعہ	۳	۲۰	نیک		۳:۵۱	۴:۰۶	۱۲:۱۳	۷:۰۵
	ہفتہ	۴	۲۱	بد	نحس اکبر	۳:۵۲	۴:۰۷	۱۲:۱۲	۷:۰۴
	اتوار	۵	۲۲	نیک		۳:۵۳	۴:۰۸	۱۲:۱۲	۷:۰۴
	پیر	۶	۲۳	بد	شہادت امام علی رضاؑ ۲۰۳ھ	۳:۵۴	۴:۰۹	۱۲:۱۲	۷:۰۳
	منگل	۷	۲۴	بد		۳:۵۵	۴:۱۰	۱۲:۱۲	۷:۰۲
	بدھ	۸	۲۵	نیک	زمین بچھائی گئی کعبہ نصب ہوا ابراہیم عیسیٰؑ متولد ہوئے ظہور اما	۳:۵۵	۴:۱۰	۱۲:۱۲	۷:۰۲
	جمعرات	۹	۲۶	نیک		۳:۵۶	۴:۱۱	۱۲:۱۲	۷:۰۱
	جمعہ	۱۰	۲۷	نیک	نحس اصغر	۳:۵۷	۴:۱۲	۱۲:۱۲	۷:۰۰
	ہفتہ	۱۱	۲۸	بد	سورج گہن	۳:۵۸	۴:۱۳	۱۲:۱۲	۶:۵۹
	اتوار	۱۲	۲۹	بد	رویت ہلال، شہادت امام محمد تقی علیہ السلام ۲۲۰ھ	۳:۵۸	۴:۱۳	۱۲:۱۱	۶:۵۸
	پیر	۱۳	ذوالحجہ	نیک	عقد سیدہ عالم فاطمہ الزہراؑ ۲ھ ولادت حضرت ابر	۳:۵۹	۴:۱۴	۱۲:۱۱	۶:۵۷
	منگل	۱۴	۲	نیک		۴:۰۰	۴:۱۵	۱۲:۱۱	۶:۵۷
(قمر در عقرب ۱۸/اگست سے شروع ۲۰/اگست تک ختم)	بدھ	۱۵	۳	نیک	یوم آزادی ہند، توبہ آدمؑ قبول ہوئی۔	۴:۰۰	۴:۱۵	۱۲:۱۱	۶:۵۶
	جمعرات	۱۶	۴	بد		۴:۰۱	۴:۱۶	۱۲:۱۱	۶:۵۵
	جمعہ	۱۷	۵	بد	نحس اصغر، وفات ابوذر غفاریؒ	۴:۰۲	۴:۱۷	۱۲:۱۰	۶:۵۴
	ہفتہ	۱۸	۶	نیک		۴:۰۳	۴:۱۸	۱۲:۱۰	۶:۵۳
	اتوار	۱۹	۷	بد	شہادت امام محمد باقرؑ ۱۱۴ھ،	۴:۰۳	۴:۱۸	۱۲:۱۰	۶:۵۲
	پیر	۲۰	۸	بد	مکہ سے کوفہ سفر امام حسینؑ،	۴:۰۴	۴:۱۹	۱۲:۱۰	۶:۵۱
	منگل	۲۱	۹	بد	یوم حج، کوفہ میں شہادت جناب مسلمؑ ابن عقیلؑ ۶۰ھ	۴:۰۵	۴:۲۰	۱۲:۱۰	۶:۵۰
	بدھ	۲۲	۱۰	نیک	عیدالاضحیٰ، یوم قرباں (یادگار ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ) معجزہ شق القمر	۴:۰۵	۴:۲۰	۱۲:۰۹	۶:۴۹
	جمعرات	۲۳	۱۱	نیک	نحس اصغر	۴:۰۶	۴:۲۱	۱۲:۰۹	۶:۴۸
	جمعہ	۲۴	۱۲	نیک		۴:۰۷	۴:۲۲	۱۲:۰۹	۶:۴۷
	ہفتہ	۲۵	۱۳	بد		۴:۰۷	۴:۲۲	۱۲:۰۹	۶:۴۶
	اتوار	۲۶	۱۴	نیک	رکھشا بندھن	۴:۰۸	۴:۲۳	۱۲:۰۸	۶:۴۵
	پیر	۲۷	۱۵	نیک	بقول ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۴:۰۹	۴:۲۴	۱۲:۰۸	۶:۴۴
	منگل	۲۸	۱۶	بد	نحس اصغر	۴:۰۹	۴:۲۴	۱۲:۰۸	۶:۴۳
	بدھ	۲۹	۱۷	نیک		۴:۱۰	۴:۲۵	۱۲:۰۷	۶:۴۲
	جمعرات	۳۰	۱۸	نیک	عید غدیر، اعلان ولایت ۱۰ھ	۴:۱۱	۴:۲۶	۱۲:۰۷	۶:۴۱
	جمعہ	۳۱	۱۹	نیک	شب میں رخصتی سیدہ عالمؑ	۴:۱۱	۴:۲۶	۱۲:۰۷	۶:۴۰

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

(قمر در عقرب) ۱۴/ستمبر سے شروع ۱۶/ستمبر تک ختم

نماز مغرب افطار	نماز ظہر	نماز صبح	ختم سحری	کیفیت	تاریخ ہائے سعد و نحس	ذوالحجہ / محرم ۱۴۳۹/۱۴۴۰ھ	ستمبر ۲۰۱۸ء	ایام	قمر در عقرب
۶:۳۹	۱۲:۰۶	۴:۲۷	۴:۱۲	نحس اکبر	بد	۲۰	۱	ہفتہ	
۶:۳۸	۱۲:۰۶	۴:۲۷	۴:۱۲	نحس اکبر	بد	۲۱	۲	اتوار	
۶:۳۷	۱۲:۰۶	۴:۲۸	۴:۱۳	شہادت حضرت میثم تمارؒ ۶۰ھ	نیک	۲۲	۳	پیر	
۶:۳۶	۱۲:۰۵	۴:۲۹	۴:۱۴		نیک	۲۳	۴	منگل	
۶:۳۵	۱۲:۰۵	۴:۲۹	۴:۱۴	عید مباہلہ ۹ھ ولادت حضرت سکینہؑ	نیک	۲۴	۵	بدھ	
۶:۳۴	۱۲:۰۵	۴:۳۰	۴:۱۵	نزول قرآن، سورہ ھل اتیٰ	نیک	۲۵	۶	جمعرات	
۶:۳۲	۱۲:۰۴	۴:۳۰	۴:۱۵	خلیفہ ثانی زخمی	نیک	۲۶	۷	جمعہ	
۶:۳۱	۱۲:۰۴	۴:۳۱	۴:۱۶		نیک	۲۷	۸	ہفتہ	
۶:۳۰	۱۲:۰۴	۴:۳۱	۴:۱۶	نحس اکبر	بد	۲۸	۹	اتوار	
۶:۲۹	۱۲:۰۳	۴:۳۲	۴:۱۷	انتقال خلیفۂ ثانی،	نیک	۲۹	۱۰	پیر	
۶:۲۸	۱۲:۰۳	۴:۳۳	۴:۱۸	رویت ہلال،	نیک	۳۰	۱۱	منگل	
۶:۲۷	۱۲:۰۳	۴:۳۴	۴:۱۹	آغاز ۱۴۴۰ھ صرف دعا کے لئے نیک	بد	مُحَرَّم	۱۲	بدھ	
۶:۲۶	۱۲:۰۲	۴:۳۴	۴:۱۹	امام مظلومؑ وارد کربلا ہوئے ۶۱ھ	بد	۲	۱۳	جمعرات	
۶:۲۵	۱۲:۰۲	۴:۳۵	۴:۲۰	نحس اصغر، عمر سعد ملعون برقتل امام کربلا آیا۔	بد	۳	۱۴	جمعہ	
۶:۲۴	۱۲:۰۲	۴:۳۵	۴:۲۰	شمر ملعون کربلا میں آیا	بد	۴	۱۵	ہفتہ	
۶:۲۲	۱۲:۰۱	۴:۳۶	۴:۲۱	نحس اصغر	بد	۵	۱۶	اتوار	
۶:۲۱	۱۲:۰۱	۴:۳۶	۴:۲۱	بحکم یزید قتل امامؑ کے لئے ۳۰ ہزار فوج کربلا آچکی تھی، وشور کر ماپوچا	بد	۶	۱۷	پیر	
۶:۲۰	۱۲:۰۱	۴:۳۷	۴:۲۲	امام حسینؑ اور انکے ہمرائیوں پر بندش آب	بد	۷	۱۸	منگل	
۶:۱۹	۱۲:۰۰	۴:۳۷	۴:۲۲	حضرت عباسؑ نے کنویں کھودے جو ظالموں نے بند کردئے	بد	۸	۱۹	بدھ	
۶:۱۸	۱۲:۰۰	۴:۳۸	۴:۲۳	امام حسینؑ نرغۂ اعدا میں گھر گئے	بد	۹	۲۰	جمعرات	
۶:۱۷	۱۲:۰۰	۴:۳۸	۴:۲۳	روز عاشورہ امام حسینؑ اور انکے رفقا کی المناک شہادت	بد	۱۰	۲۱	جمعہ	
۶:۱۵	۱۱:۵۹	۴:۳۹	۴:۲۴	اسیریٔ اہلحرم وفات جناب آدمؑ	بد	۱۱	۲۲	ہفتہ	
۶:۱۴	۱۱:۵۹	۴:۳۹	۴:۲۴	سیوم شہیدائے کربلا قافلہ اہلحرم وارد کوفہ، دفن لاشہ ہائے شہیدائے کربلا	بد	۱۲	۲۳	اتوار	
۶:۱۳	۱۱:۵۹	۴:۴۰	۴:۲۵	نحس اصغر	بد	۱۳	۲۴	پیر	
۶:۱۲	۱۱:۵۸	۴:۴۰	۴:۲۵	نحس اصغر	بد	۱۴	۲۵	منگل	
۶:۱۱	۱۱:۵۸	۴:۴۱	۴:۲۶		بد	۱۵	۲۶	بدھ	
۶:۱۰	۱۱:۵۷	۴:۴۱	۴:۲۶		بد	۱۶	۲۷	جمعرات	
۶:۰۹	۱۱:۵۷	۴:۴۲	۴:۲۷	اصحاب فیل پر نزول عذاب	بد	۱۷	۲۸	جمعہ	
۶:۰۷	۱۱:۵۷	۴:۴۲	۴:۲۷		بد	۱۸	۲۹	ہفتہ	
۶:۰۶	۱۱:۵۶	۴:۴۲	۴:۲۷		بد	۱۹	۳۰	اتوار	

چاند اور سورج گہن کے موقع پر دو رکعت نماز آیات واجب ہے۔ تفصیل توضیح المسائل میں دیکھیں

	ایام	اکتوبر ۲۰۱۸ء	محرمؔ/صفرؔ ۱۴۴۰ھ	تاریخ ہائے سعد و نحس	کیفیت	ختم سحر	نماز صبح	نماز ظہر	نماز مغرب / افطار
قمر در عقرب						مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی			
						اوقات نماز بافق لکھنؤ			
(قمر در عقرب ۱۲/۱۲ اکتوبر سے شروع ۱۴/۱۴ اکتوبر تک ختم)	پیر	۱	۲۰	بد		۴:۲۸	۴:۴۳	۱۱:۵۶	۶:۰۵
	منگل	۲	۲۱	بد	گاندھی جینتی	۴:۲۸	۴:۴۳	۱۱:۵۶	۶:۰۴
	بدھ	۳	۲۲	بد		۴:۲۹	۴:۴۴	۱۱:۵۶	۶:۰۳
	جمعرات	۴	۲۳	بد		۴:۲۹	۴:۴۴	۱۱:۵۵	۶:۰۲
	جمعہ	۵	۲۴	بد		۴:۳۰	۴:۴۵	۱۱:۵۵	۶:۰۱
	ہفتہ	۶	۲۵	بد	روز شہادت امام زین العابدین علیہ السلام ۱۹۵ھ	۴:۳۰	۴:۴۵	۱۱:۵۵	۶:۰۰
	اتوار	۷	۲۶	بد		۴:۳۱	۴:۴۶	۱۱:۵۴	۵:۵۹
	پیر	۸	۲۷	بد		۴:۳۱	۴:۴۶	۱۱:۵۴	۵:۵۸
	منگل	۹	۲۸	بد		۴:۳۲	۴:۴۷	۱۱:۵۴	۵:۵۷
	بدھ	۱۰	۲۹	بد	رویت ہلال	۴:۳۲	۴:۴۷	۱۱:۵۳	۵:۵۶
	جمعرات	۱۱	صفرؔ	بد	اہلحرم داخل شام ہوئے، شہادت حضرت زیدؑ شہید آغاز جنگ صفین ۳۷ھ	۴:۳۳	۴:۴۸	۱۱:۵۳	۵:۵۵
	جمعہ	۱۲	۲	بد		۴:۳۳	۴:۴۸	۱۱:۵۳	۵:۵۳
	ہفتہ	۱۳	۳	بد	مسلم ابن عقبہ نے خانۂ کعبہ میں آگ لگائی	۴:۳۴	۴:۴۹	۱۱:۵۳	۵:۵۲
	اتوار	۱۴	۴	بد		۴:۳۴	۴:۴۹	۱۱:۵۲	۵:۵۱
	پیر	۱۵	۵	بد	نحس اصغر	۴:۳۵	۴:۵۰	۱۱:۵۲	۵:۵۰
	منگل	۱۶	۶	بد	دمشق میں داخلہ فرق امام حسینؑ	۴:۳۵	۴:۵۰	۱۱:۵۲	۵:۵۰
	بدھ	۱۷	۷	نیک	ولادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ۱۲۸ھ، درگا اشٹمی	۴:۳۶	۴:۵۱	۱۱:۵۲	۵:۴۹
	جمعرات	۱۸	۸	بد	نومی	۴:۳۶	۴:۵۱	۱۱:۵۲	۵:۴۸
	جمعہ	۱۹	۹	بد	شہادت حضرت عمار یاسرؓ ۳۷ھ، دشہرہ	۴:۳۷	۴:۵۲	۱۱:۵۲	۵:۴۷
	ہفتہ	۲۰	۱۰	بد	نحس اکبر، شہادت سکینہؑ بنت الحسینؑ جنگ نہروان ۴۰ھ	۴:۳۷	۴:۵۲	۱۱:۵۱	۵:۴۶
	اتوار	۲۱	۱۱	بد		۴:۳۸	۴:۵۳	۱۱:۵۱	۵:۴۵
	پیر	۲۲	۱۲	بد		۴:۳۸	۴:۵۳	۱۱:۵۱	۵:۴۴
	منگل	۲۳	۱۳	بد	نحس اصغر، وفات حضرت سلمان فارسیؓ، تیرہ تیزی علی المشہو	۴:۳۹	۴:۵۴	۱۱:۵۱	۵:۴۳
	بدھ	۲۴	۱۴	بد	وفات محمدؓ ابن ابوبکر	۴:۴۰	۴:۵۵	۱۱:۵۱	۵:۴۲
	جمعرات	۲۵	۱۵	بد		۴:۴۰	۴:۵۵	۱۱:۵۰	۵:۴۱
	جمعہ	۲۶	۱۶	بد	نحس اصغر، وفات حضرت اویس قرنیؓ ۳۷ھ	۴:۴۱	۴:۵۶	۱۱:۵۰	۵:۴۰
	ہفتہ	۲۷	۱۷	بد	احتمال شہادت امام علی رضا علیہ السلام	۴:۴۱	۴:۵۶	۱۱:۵۰	۵:۴۰
	اتوار	۲۸	۱۸	بد		۴:۴۲	۴:۵۷	۱۱:۵۰	۵:۳۹
	پیر	۲۹	۱۹	بد		۴:۴۲	۴:۵۷	۱۱:۵۰	۵:۳۸
	منگل	۳۰	۲۰	بد	روز اربعین (چہلم شہدائے کربلا) نحس اکبر	۴:۴۳	۴:۵۸	۱۱:۵۰	۵:۳۷
	بدھ	۳۱	۲۱	بد		۴:۴۳	۴:۵۸	۱۱:۵۰	۵:۳۷

(قمر در عقرب ۸/نومبر سے شروع ۱۰/نومبر تک ختم)

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

ایام	نومبر ۲۰۱۸ء	صفر/ربیع الاول ۱۴۴۰ھ	تاریخ ہائے سعد و نحس	کیفیت	ختم سحر	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب/افطار
جمعرات	۱	۲۲	بد	آغاز حکومت بنی عباس	۴:۴۴	۴:۵۹	۱۱:۵۰	۵:۳۶
جمعہ	۲	۲۳	بد		۴:۴۵	۵:۰۰	۱۱:۵۰	۵:۳۵
ہفتہ	۳	۲۴	بد		۴:۴۵	۵:۰۰	۱۱:۵۰	۵:۳۴
اتوار	۴	۲۵	بد		۴:۴۶	۵:۰۱	۱۱:۵۰	۵:۳۴
پیر	۵	۲۶	بد		۴:۴۶	۵:۰۱	۱۱:۵۰	۵:۳۳
منگل	۶	۲۷	بد		۴:۴۷	۵:۰۲	۱۱:۵۰	۵:۳۳
بدھ	۷	۲۸	بد	روز وفات رسول خداؐ ۱۱ھ شہادت امام حسنؑ ۵۰ھ، دیوالی	۴:۴۸	۵:۰۳	۱۱:۵۰	۵:۳۲
جمعرات	۸	۲۹	بد		۴:۴۸	۵:۰۳	۱۱:۵۰	۵:۳۱
جمعہ	۹	۳۰	بد	رویت ہلال، بھیادوج	۴:۴۹	۵:۰۴	۱۱:۵۰	۵:۳۱
ہفتہ	۱۰	ربیع اوّل	بد	ہجرت رسول خداؐ از مکہ، استراحت بستر نبیؐ پر امیر المومنین	۴:۴۹	۵:۰۴	۱۱:۵۰	۵:۳۰
اتوار	۱۱	۲	بد		۴:۵۰	۵:۰۵	۱۱:۵۰	۵:۳۰
پیر	۱۲	۳	بد	نحس اصغر بروایت معصومہؑ قمؑ	۴:۵۱	۵:۰۶	۱۱:۵۰	۵:۲۹
منگل	۱۳	۴	بد	نحس اصغر	۴:۵۱	۵:۰۶	۱۱:۵۱	۵:۲۹
بدھ	۱۴	۵	بد	نحس اکبر	۴:۵۲	۵:۰۷	۱۱:۵۱	۵:۲۸
جمعرات	۱۵	۶	نیک		۴:۵۳	۵:۰۸	۱۱:۵۱	۵:۲۸
جمعہ	۱۶	۷	نیک		۴:۵۳	۵:۰۸	۱۱:۵۱	۵:۲۷
ہفتہ	۱۷	۸	بد	شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ۲۶۰ھ	۴:۵۴	۵:۰۹	۱۱:۵۱	۵:۲۷
اتوار	۱۸	۹	نیک	عید زہراؑ عمر سعد ہلاک ہوا۔	۴:۵۴	۵:۰۹	۱۱:۵۱	۵:۲۶
پیر	۱۹	۱۰	بد	وفات حضرت عبد المطلبؑ	۴:۵۵	۵:۱۰	۱۱:۵۲	۵:۲۶
منگل	۲۰	۱۱	نیک	وفات آیۃ اللہ العظمیٰ خوئیؒ ۱۴۱۳ھ	۴:۵۶	۵:۱۱	۱۱:۵۲	۵:۲۶
بدھ	۲۱	۱۲	نیک	بارہ وفات (عید میلاد النبیؐ)	۴:۵۶	۵:۱۱	۱۱:۵۲	۵:۲۶
جمعرات	۲۲	۱۳	بد	نحس اصغر	۴:۵۷	۵:۱۲	۱۱:۵۲	۵:۲۵
جمعہ	۲۳	۱۴	نیک	یزید بن معاویہ ہلاک ہوا، گرونانک جینتی، گنگا اسنان	۴:۵۸	۵:۱۳	۱۱:۵۳	۵:۲۵
ہفتہ	۲۴	۱۵	نیک	بنائے مسجد قبا ۱ھ	۴:۵۸	۵:۱۳	۱۱:۵۳	۵:۲۵
اتوار	۲۵	۱۶	بد		۴:۵۹	۵:۱۴	۱۱:۵۳	۵:۲۵
پیر	۲۶	۱۷	نیک	روز ولادت رسول خداؐ ۱ عام فیل و امام جعفر صادقؑ ۸۳ھ	۵:۰۰	۵:۱۵	۱۱:۵۴	۵:۲۵
منگل	۲۷	۱۸	نیک	ولادت حضرت ام کلثومؑ ۷ھ	۵:۰۰	۵:۱۵	۱۱:۵۴	۵:۲۵
بدھ	۲۸	۱۹	نیک		۵:۰۱	۵:۱۶	۱۱:۵۴	۵:۲۵
جمعرات	۲۹	۲۰	بد	نحس اکبر	۵:۰۱	۵:۱۶	۱۱:۵۵	۵:۲۵
جمعہ	۳۰	۲۱	بد	نحس اصغر	۵:۰۲	۵:۱۷	۱۱:۵۵	۵:۲۵

مرتبہ مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی

اوقات نماز بافق لکھنؤ

قمر در عقرب	ایام	دسمبر ۲۰۱۸ء	ربیع الاول / ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ	تاریخ ہائے سعد و نحس	کیفیت	سحری	نماز فجر	نماز ظہر	نماز مغرب / افطار
	ہفتہ	۱	۲۲	نیک		۵:۰۳	۵:۱۸	۱۱:۵۵	۵:۲۵
(قمر در عقرب ۵/۱۲ دسمبر سے شروع ۷/۱۲ دسمبر شب تک ختم)	اتوار	۲	۲۳	نیک		۵:۰۳	۵:۱۸	۱۱:۵۶	۵:۲۵
	پیر	۳	۲۴	بد	نحس اصغر	۵:۰۴	۵:۱۹	۱۱:۵۶	۵:۲۵
	منگل	۴	۲۵	بد		۵:۰۵	۵:۲۰	۱۱:۵۶	۵:۲۵
	بدھ	۵	۲۶	نیک	بقول وفات حضرت ابوطالبؑ ۱۰ / بعثت	۵:۰۵	۵:۲۰	۱۱:۵۷	۵:۲۵
	جمعرات	۶	۲۷	نیک		۵:۰۶	۵:۲۱	۱۱:۵۷	۵:۲۵
	جمعہ	۷	۲۸	نیک		۵:۰۶	۵:۲۱	۱۱:۵۸	۵:۲۵
	ہفتہ	۸	۲۹	نیک		۵:۰۷	۵:۲۲	۱۱:۵۸	۵:۲۵
	اتوار	۹	ربیع ثانی	بد		۵:۰۸	۵:۲۳	۱۱:۵۹	۵:۲۶
	پیر	۱۰	۲	بد		۵:۰۸	۵:۲۳	۱۱:۵۹	۵:۲۶
	منگل	۱۱	۳	بد		۵:۰۹	۵:۲۴	۱۲:۰۰	۵:۲۶
	بدھ	۱۲	۴	نیک		۵:۰۹	۵:۲۴	۱۲:۰۰	۵:۲۶
	جمعرات	۱۳	۵	بد		۵:۱۰	۵:۲۵	۱۲:۰۱	۵:۲۷
	جمعہ	۱۴	۶	نیک		۵:۱۰	۵:۲۵	۱۲:۰۱	۵:۲۷
	ہفتہ	۱۵	۷	نیک		۵:۱۱	۵:۲۶	۱۲:۰۲	۵:۲۷
	اتوار	۱۶	۸	نیک		۵:۱۱	۵:۲۶	۱۲:۰۲	۵:۲۸
	پیر	۱۷	۹	نیک		۵:۱۲	۵:۲۷	۱۲:۰۲	۵:۲۸
	منگل	۱۸	۱۰	نیک	ولادت حضرت امام حسن عسکریؑ ۲۳۲ھ	۵:۱۲	۵:۲۷	۱۲:۰۳	۵:۲۸
	بدھ	۱۹	۱۱	بد	گیارہویں شریف	۵:۱۳	۵:۲۸	۱۲:۰۳	۵:۲۹
	جمعرات	۲۰	۱۲	بد	نماز سفر وحضر کا حکم مستقر ہوا،	۵:۱۳	۵:۲۸	۱۲:۰۴	۵:۲۹
	جمعہ	۲۱	۱۳	بد	کوفہ میں قیام مختارؒ	۵:۱۴	۵:۲۹	۱۲:۰۴	۵:۳۰
	ہفتہ	۲۲	۱۴	نیک	نحس اصغر	۵:۱۴	۵:۲۹	۱۲:۰۴	۵:۳۰
	اتوار	۲۳	۱۵	نیک		۵:۱۵	۵:۳۰	۱۲:۰۵	۵:۳۱
	پیر	۲۴	۱۶	بد		۵:۱۵	۵:۳۰	۱۲:۰۶	۵:۳۱
	منگل	۲۵	۱۷	نیک	کرسمس ڈے	۵:۱۶	۵:۳۱	۱۲:۰۶	۵:۳۲
	بدھ	۲۶	۱۸	نیک		۵:۱۶	۵:۳۱	۱۲:۰۷	۵:۳۲
	جمعرات	۲۷	۱۹	نیک		۵:۱۷	۵:۳۲	۱۲:۰۷	۵:۳۳
	جمعہ	۲۸	۲۰	میانہ		۵:۱۷	۵:۳۲	۱۲:۰۸	۵:۳۴
	ہفتہ	۲۹	۲۱	بد		۵:۱۷	۵:۳۲	۱۲:۰۸	۵:۳۴
	اتوار	۳۰	۲۲	نیک		۵:۱۸	۵:۳۳	۱۲:۰۹	۵:۳۵
	پیر	۳۱	۲۳	نیک	بینک ہالی ڈے	۵:۱۸	۵:۳۳	۲۱:۰۹	۵:۳۶

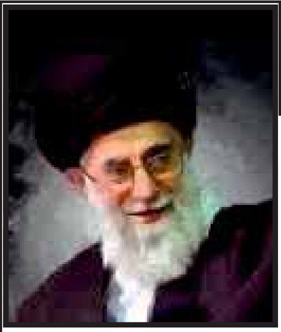

امیرالمومنین حضرت علیؑ کا اخلاص وتقویٰ

از: علیؑ کا راستہ

رہبر معظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دام ظلہ

اخلاص: سیرت امیرالمومنینؑ کی روح

ہمیں چاہئے کہ اخلاص کو اپنے کاموں کی روح اور بنیاد قرار دیں جیسا کہ علیؑ ابن ابی طالب کی زندگی میں بھی غالباً آپ کے کاموں کی روح اور بنیاد یہی اخلاص تھا یعنی آپ کسی ذاتی یا نفسانی مقصد کے بغیر صرف رضائے الٰہی کے حصول اور خدائی و اسلامی احکام کی بجاآوری کے لئے کام کرتے تھے۔

آپؑ نے ایک قریشی رئیس زادے کی حیثیت سے ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی گزارنے سے صرف خدا کی خاطر احتراز کیا اور تیرہ سالوں تک (مکہ میں) پیغمبرؐ کے دوش بدوش مشکلات ومصائب سے نبرد آزما رہے

آخر کار آپؑ اس رات رسول اکرمؐ کے بستر میں سو گئے جس رات آنحضرت مکہ سے مدینہ ہجرت فرمارہے تھے اگر انسان غور کرے تو معلوم ہوگا کہ بستر رسول میں آپ کا سوجانا عظیم ترین فداکاری اور قربانی کا مظاہرہ تھا کیونکہ یہ سو فیصدی یقینی موت کے منھ میں چھلانگ لگانے کا مترادف تھا۔ رات کی تاریکی میں غیظ وغضب سے بھرے ہوئے مسلح دشمن دیواروں کے پیچھے گھات لگائے بیٹھے تھے تاکہ بستر میں سوئے ہوئے شخص کو (جو ان کے خیال میں رسول اکرمؐ تھے) قتل کردیں۔

اس رات امیرالمومنینؑ نے رسولؐ اکرم سے عرض کی: اگر میں آپ کی جگہ سوجاؤں تو کیا آپ صحیح سلامت نکل جائیں گے؟

فرمایا: ہاں!

عرض کی ''پس میں سوجاتا ہوں''

ایک عیسائی لکھاری (جو امیرالمومنین کو اسلامی اور شیعی نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا) لکھتا ہے۔

امیرالمومنین کے اس اقدام کا موازنہ صرف سقراط کے اقدام سے کیا جاسکتا ہے جس نے معاشرے کے مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ہاتھ سے زہر کا جام نوش کیا۔ یہ سو فیصد یقینی قربانی اور فداکاری ہے۔

اس رات صرف اور صرف اخلاص کی حکمرانی تھی۔ جن لوگوں کو اپنی فکر لاحق ہوتی ہے وہ اس طرح کے مواقع پر اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ موقع سے فائدہ اٹھائیں لیکن علیؑ کو اس لمحے بھی رسول اللہ کی نجات کی فکر لاحق تھی۔

صرف اللہ کی خوشنودی

غزوہ احد میں معدودے چند لوگوں کے سوا باقی سب چلے گئے لیکن امیرالمومنینؑ رسول اکرمؐ کی حفاظت کرتے رہے جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کے ساتھ لڑنے سے سب نے احتراز کیا لیکن امیرالمومنینؑ بار بار اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے رہے۔ جنگ خیبر میں، آیات برائت کی تبلیغ کے واقعے میں، رحلت رسولؐ کے بعد والے حالات میں، سقیفہ میں جانشین رسول کے انتخاب کے موقع پر

،خلیفہ دوم کے بعد تشکیل شدہ جو چھ رکنی شوریٰ میں غرض ان تمام مقامات پر امیر المومنینؑ نے صرف اور صرف رضائے الٰہی کو مدنظر رکھا اور فقط خدا کی خاطر اس راستے کا انتخاب کیا جو اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں تھا آپ نے ان امور میں اپنی ذات کو ہرگز دخیل نہیں بنایا۔

خلافت قبول کرتے وقت ،خلافت سے محرومیت کے پچیس سالہ دور میں ،خلفاء کے ساتھ تعاون کے وقت ،اسلام کے لئے جدوجہد کرتے وقت ،میدان جہاد میں ،اسلامی نظام کی خدمت اور اس کی خاطر مجاہدت کے دوران ،لوگوں کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ نفس کا اہتمام کرتے ہوئے ،اپنے دورِ حکومت میں مختلف ایجنڈوں ،مقاصد اور صفات کے حامل گروہوں کے ساتھ اپنے طرز عمل میں ،غرض ہر موڑ پر علی ابن ابی طالبؑ نے وہ موقف اختیار کیا جو اللہ کو پسند ہو اور جسے رسول اللہؐ نے اختیار کیا ہو یہ ہے اللہ کا بندۂ خالص۔

پورا وجود اسلام کے لئے وقف

آپؑ نے اپنا پورا وجود اسلام پیغمبرؐ کے مشن اور خدا کی خوشنودی کے لئے وقف کر دیا امیر المومنینؑ کوئی ذاتی سرمایہ نہیں چھوڑ گئے عصر رسولؐ کے دس سالوں کے دوران امیر المومنین نے جو کچھ کیا وہ اسلام کی پیشرفت کے لئے کیا یہ جو آپ سنتے ہیں کہ فاطمہ زہراؑ، امیر المومنینؑ اور انکے بچے بھوک سہتے تھے تو اس کی وجہ یہی ہے ورنہ اگر یہ جوان دولت کمانا چاہتا تو وہ ہر کمانے والے سے زیادہ کما سکتا تھا۔ یہ وہی علیؑ ہیں جو بعد میں اپنی سالخوردگی کے دوران کنواں کھودتے ہیں اور کنویں سے اونٹ کی گردن کے برابر پانی نکلتا ہے پھر جب کنواں تیار ہو جاتا تو قبل اس کے کہ محنت و مشقت کے گرد و غبار سے اپنا ہاتھ منھ صاف کرتے ،زمین پر بیٹھ جاتے تھے اور کنویں کا وقف نامہ مرقوم فرماتے تھے ۔آپؑ نے اس طرح کے کام بہت کئے ہیں آپؑ نے کتنے ہی نخلستان آباد کئے تھے پھر امیر المومنینؑ اپنی جوانی میں کیوں بھوک سہتے تھے؟ مروی ہے کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ اس قدر گرسنہ تھیں کہ رسول اکرمؐ نے آپؑ کے چہرے پر بھوک کی زردی دیکھی۔رسولؐ کا دل کباب ہو گیا اور آپؐ نے اپنی بیٹی کے لئے دعا کی۔

امیر المومنینؑ کی ساری جد و جہد اللہ کی خاطر اور اسلام کی پیشرفت کے لئے تھی۔آپ اپنے لئے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔

مجسمۂ تقویٰ

درحقیقت علیؑ متقین کے امام اور تقویٰ و پرہیزگاری کے مجسمہ تھے۔

میں تمام ابنائے ملت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہر چیز سے پہلے تقویٰ اور گناہوں سے اجتناب کے زاویے سے نیز اپنے اقوال و افعال یہاں تک کہ افکار اور قلبی احوال کے نقطہ نظر سے امیر المومنینؑ کی متابعت و پیروی کو اپنا وطیرہ بنائیں اور تقویٰ اختیار کریں۔

اپنے نفس کا شدید محاسبہ

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ اس بات کا شدید خیال رکھے کہ اپنے اعمال جادۂ حق سے ذرہ برابر نہ ہٹنے پائے ۔تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر کڑی نظر رکھے ،پیسے کو ہاتھ لگاتے وقت ہوشیار رہے ،دوسرے لوگوں کی آبرو

کے معاملے میں اپنے اوپر نظر رکھے ،انتخاب اورنصب کرتے وقت نیز کسی کو دور کرتے یا دھتکارتے وقت اپنا محاسبہ کرے اور گفتگو میں محتاط رہے تاکہ کوئی ناحق بات زبان پرنہ آنے پائے غرض اپناشدید محاسبہ کرتا رہے۔

آپ نہج البلاغہ پرنظر کریں۔نہج البلاغہ اس قسم کی باتوں باتوں سے لبریز ہے بدقسمتی سے کچھ لوگوں کا معمول بن گیا ہے کہ وہ جو بھی غلط کام انجام دیتے ہیں اس بہانے انجام دیتے ہیں کہ امیر المومنینؑ ایسے تھے اور ایسا کرتے تھے ۔کسی دلیل؟ کسی بناء؟ امیر المومنینؑ کی سیرت تو نہج البلاغہ میں ہے امیر المومنینؑ کا تذکرہ ان بے شمار احادیث میں ہے جو آپ کی آل اطہارؑ سے مروی ہیں اگر چہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ علیؑ کا طرز عمل ایسا تھا ویسا تھا!! نہیں علیؑ وہ ہے جو نہج البلاغہ میں ہے آپ نہج البلاغہ کی ابتدا سے انتہا تک نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ نہج البلاغہ سرتا پا تقویٰ کی ترغیب اور پرہیز گاری کی دعوت سے عبارت ہے جب تک انسان پرہیز گار نہ بنے دین خدا کی خدمت نہیں کرسکتا، کہاں یہ کہ وہ حقیقت کے راستے پر گامزن ہو سکے تقویٰ امیر المومنین کی حکومت کی امتیازی علامت ہے وہی حکومت جو لوگوں کے ارادے اوران کی پسند سے وجود میں آئی تھی۔

امیر المومنینؑ جبر اور طاقت کے زور سے لوگوں کے اوپر حکومت کرنے کے حق میں نہیں تھے۔اگرچہ آپ اپنے کو حقدر سمجھتے تھے لیکن آپ کنارہ کش رہے یہاں تک کہ لوگوں نے آکر اصرار کیا، زور دیا اور شاید رو دھو کر التماس کیا کہ مولا! آپ ہماری قیادت وحکومت کی زمام سنبھالیں ۔تب کہیں جا کر آپؑ نے لوگوں کی قیادت سنبھالی۔آپؑ خود فرماتے ہیں کہ اگر لوگ نہ آتے ،اصرار نہ کرتے اور پرزور درخواست نہ کرتے تو مجھے اس حکومت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی ۔حصول اقتدار اور حکومت چلانے سے امیر المومنینؑ کو ذرہ برابر رغبت نہ تھی۔اقتدار کی لالچ اسے ہوتی ہے جو اس کے ذریعے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کا خواہاں ہو۔امیر المومنینؑ کو اقتدار سے دلچسپی نہ تھی کیونکہ آپ کی دلچسپی شرعی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور حق کی بالادستی سے تھی۔لوگوں نے اقتدار آپ کے سپرد کیا تو آپؑ نے اسے قبول کیا اور بھرپوری طاقت سے اسلامی اقتدار کی حفاظت فرمائی۔جن لوگوں نے اسلامی حاکمیت اور اسلامی حکومت سے ٹکر لینے کی کوشش کی ان کے ساتھ آپ نے کوئی رو رعایت نہیں برتی خواہ وہ اصحاب رسولؐ ہوں یا معروف با اثر شخصیات ہوں یا ماضی میں اسلام کی خاطر جہاد کرنے والے ہوں برحق حکومت کے ساتھ لڑنے والے جو بھی ہوں ان کے ساتھ سختی سے نمٹنا ضروری تھا اور امام نے ایسا ہی کیا۔امیر المومنینؑ کی تین جنگیں اسی نوعیت کی تھیں۔یہ ہیں ایک برحق اسلامی حکومت کی امتیازی خصوصیات۔

امام کا شفاف اور صریح طرز عمل

امیر المومنینؑ تقویٰ اور امانت کا مظہر ہونے کے علاوہ کھرے، شفاف اور سچے انسان بھی تھے۔آپ کا ظاہر وباطن ایک تھے۔آپ ایک سیاستداں اور عالم اسلام کے رہبر و راہنما تھے نیز اس دور میں کروڑوں لوگوں پر مشتمل عظیم جمعیت کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے تھے جبکہ آج

کل کی طرح ذرائع ابلاغ کا فقدان تھا ۔ان حالات میں آپ اسلامی معاشرے اور امت مسلمہ کے امور کو چلا رہے تھے لیکن سیاسی طاقت ہونے کے باوجود آپ حق اور سچائی کے راستے سے نہیں ہٹے۔

علیؑ سچے اور کھرے تھے۔ جو بات کہتے تھے اس پر دل سے ایمان رکھتے اور اسی پر عمل بھی کرتے تھے اسی لئے امیر المومنینؑ کے فرامین کا ایک ایک لفظ پوری تاریخ بشریت میں دنیا کے فکری اور نظریاتی رہنماؤں کے لئے ایک منارۂ نور کیطرح درخشندہ وتابندہ رہا ہے۔

خدا کا بندہ اور بندگان خدا کی خدمت گار

ایک حکمران ،ایک کمانڈر اور ایک مسئول کی حیثیت سے امیر المومنینؑ کا وجود پاکیزگی ،شفافیت اور سچائی کا مظہر تھا ۔آپ نے تن آسانی کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیا۔آپ نے اپنے ماتحتوں کے ساتھ حاکمانہ اور متکبرانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔آپ نے ہمیشہ اور ہر جگہ اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور بندگان خدا کا خدمتگار سمجھا آپؑ نے (دنیوی مفادات سے قطع نظر) خلوص کے ساتھ کام کیا۔

اللہ کی خاطر خودنمائی

امیر المومنینؑ نے صرف ایک بار ایک بہادر ہیرو کی طرح خونمائی کی اور یہ اس وقت جب آپ عمرو بن عبدود کے مقابلے پر نکلے تھے۔آپ شمشیر بدست سر اٹھا کر چل رہے تھے۔پیغمبرؐ نے یہ دیکھا اور فرمایا'ھٰذہ مشیۃ'' یہ وہ چال ہے جو اللہ کو ہر جگہ ناپسند ہے سوائے اس طرح کے مواقع کے۔دیکھئے کہ صرف ایک بار خودنمائی ہو رہی ہے اور وہ بھی درست موقع پر تاک کر اور اسی جگہ جہاں خودنمائی ہونی چاہیے۔کیا یہ معمولی باتیں ہیں؟ کیا یہ کم ہیں؟ یہ تو نمونہ عمل ہے کیونکہ اس دشمن کے مقابلے میں خودنمائی ہو رہی ہے جو سرتاپا غرور ہے عمرو بن عبدود کا پورا وجود غرور تھا وہ ایک عمر رسیدہ پہلوان تھا جس نے اپنی پوری زندگی میں جب بھی شمشیر زنی کی اپنے دشمن کو خاک وخون میں غلطاں کر دیا،اسی لئے وہ اتنا مغرور تھا۔جنگ خندق نے ایک ماہ طول کھینچا اور کوئی شخص اس خندق کو عبور نہ کر سکا کئی کلومیٹر طویل خندق کے کنارے رسول اللہؐ نے مسلسل پہرہ دار بٹھائے رکھے تاکہ کوئی اسے پار نہ کر سکے وگرنہ یہ بھی ایک خندق ہی تو تھا جس سے چڑھ کر اوپر آنا چنداں محال تھا۔پھر دشمن اسے عبور کیوں نہ کر سے؟ رسول اللہؐ کے تیرانداز ان تاریک اور سرد راتوں میں مسلسل تیراندازی کرتے رہے (اتفاق سے اس سال مدینہ میں زبردست سردی پڑی۔رات کو وہ سردی کے باعث سو نہیں سکتے تھے۔علاوہ ازیں قحط اور بھوک کا بھی سامنا تھا) اس لئے دشمن پورے ایک ماہ تک خندق پار کر کے اس طرف نہ آ سکے بس صرف اس دفعہ عمرو بن عبدود اپنے دو تین ساتھیوں کے ساتھ اس طرف آنے میں کامیاب ہوا۔عمر و کا غرور وتکبر اس کی شخصیت کی نمایاں علامت تھا۔دشمن کہہ رہے تھے کہ اب مدینہ کا مسئلہ ہی حل ہو گیا۔

جنگ خندق بڑی اہمیت کی حامل ہے میری نظر میں رسولؐ کی تمام جنگوں میں سب سے اہم یہی جنگ خندق تھی۔بہت عجیب جنگ تھی ۔دشمنوں نے رسول اللہؐ کے مقابلے میں ہرگز اتنا بڑا لشکر جمع نہیں کیا تھا۔اب کی بار وہ اس

ارادے سے آئے تھے کہ مسلمانوں کا قصہ ہی پاک کر کے واپس لوٹیں چنانچہ انہوں نے اپنی پوری طاقت جمع کر لی تھی۔

اس قسم کی جنگ میں اور ان مخصوص حالات میں جبکہ پورا قریش، سارا غطفان اور مختلف قبائل پورے سازو سامان کے ساتھ آئے ہوں اور خونخوار بھیڑیوں کی طرح منتظر ہوں نیز سب غرور و تکبر کی تصویر بنے ہوئے ہوں اور خندق پار کرنے میں ناکامی کے باعث غصے میں پھونک رہے ہوں، ان حالات میں عمرو خندق پار کر کے اس طرف آتا ہے۔ ظاہر ہے اس شخص کے مقابلے میں ایک خالص ایمانی اقدام کی ضرورت تھی۔ امام کا غرور اس غرور کے مقابلے میں تھا۔ یہ غرور بے جا نہیں تھا۔ امام نے ثابت کیا کہ آپ کا غرور بے بنیاد نہیں تھا۔ عمرو کو چت کرنے کے بعد امیر المومنینؑ اس کے سینے پر چڑھے۔ پھر آپ نے اس کا سر کاٹ کر قصہ تمام کر دیا۔

فارسلنا علیھم ریحاً وجنوداً لم تروھا!

پس ہم نے ان کے مقابلے میں ہوا بھیجی اور وہ لشکر جنہیں تم نہیں دیکھ رہے تھے۔ پھر دشمن بھاگ کر وہاں سے رفو چکر ہو گئے۔

(علیؑ کاراستہ جلد دوم نویں فصل ص ۷۷ تا ۸۶)

ضمیمہ ۱۰ / جنگ خندق

جنگ احد میں بعض کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد مشرکین عرب کے حوصلے بہت بلند ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ٹھانی انہوں نے اپنی تمام تر منتشر قوتوں کو جمع کیا نیز بہت سارے عرب قبائل اور گروہوں کو متحد کیا پھر اسلام اور مسلمانوں کا صفایا کرنے کی غرض سے کمر باندھ کر مدینہ کی طرف چل پڑے

اس جنگ میں جو جنگ احزاب کے نام سے معروف ہے قریش نے اپنے تمام مہرے پتے اور وسائل جھونک دیئے (کیونکہ وہ تمام عرب قبائل اور گروہوں کے علاوہ یہودیوں کی ایک جماعت کو بھی صف واحد میں پرو کر میدان جنگ میں لانے میں کامیاب ہوئے تھے) وہ اپنے سب سے بڑے پہلوان کو بھی اس تقدیر ساز جنگ میں اپنے ساتھ لے آئے عمرو بن عبدود جیسے جنگجو کی موجودگی میں انہیں اپنی کامیابی اور مسلمانوں کی شکست میں کوئی شک نہیں تھا۔ مسلمانوں نے اس جنگ میں ایک خوبصورت اور نرالی جنگی چال چلی۔ سلمان فارسی نے مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دیا عربوں کے لئے شہر کے گرد خندق کھودنے کا تجربہ نیا تھا۔ وہ اس طریقے سے نا آشنا تھے رسول اللہؐ نے اس نئی تجویز کے بارے میں مشورہ کیا۔ جب آپ کے اصحاب نے اس تجویز سے اتفاق کیا تو آپ نے خندق کھودنے کا حکم صادر کیا۔

دشمن پہلی بار خندق سے روبرو ہوئے تھے۔ وہ ایک ماہ تک خندق کے باہر پڑاؤ ڈالے رہے۔ آخر کار کفار کا سب سے بڑا پہلوان عمرو بن عبدود خندق پار کرنے میں کامیاب ہوا۔ وہ مسلمانوں کے لشکر کے سامنے نعرہ زن تھا اور غرور و مستی میں غرق مبارز طلب کر رہا تھا مسلمانوں میں سے کوئی رضا کارانہ طور پر اس کے مقابلے میں نہیں آیا۔ صرف علی ابن ابی طالبؑ تھے جو بار بار رسول اکرمؐ سے عمرو بن عبدود کے ساتھ مقابلے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ رسول خداؐ نے کئی بار علیؑ کو اپنی جگہ بیٹھ جانے کا حکم دیا تا کہ دوسرے بھی اس مقابلے کے لئے رضا کار بنیں اور بعد میں لوگ اس بات کا دعویٰ نہ کریں کہ موقع ملتا تو ہم بھی عمرو کے مقابلے پر جا سکتے تھے۔

بہر حال کوئی صحابی رضا کار نہیں بنا۔ ادھر علی بار بار آنحضرتؐ سے اذن جہاد طلب کرتے رہے۔ عمرو بن عبدود

رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا اور تمسخر آمیز انداز میں کہہ رہا تھا:
میں مبارز طلب کرتے کرتے تھگ ۔گیا کیا کوئی نہیں جو میرا جواب دے؟ کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں کہ اگر مرجاؤں تو جہنم رسید ہو جاؤں گا اور تم مارے جاؤ تو بہشت چلے جاؤ گے؟ پس ایک شخص کھڑا ہو جائے تا کہ وہ مجھے جہنم بھیج دے یا خود راہی جنت ہو جائے۔
ان حالات میں حضرت علیؑ میدان میں اترے۔
آپؑ نے اپنے رجزیہ اشعار کے ذریعہ عمرو کا جواب دیا جب عمرو نے آپؑ کو پہچانا تو کہا:
ابو طالب کے ساتھ میری رفاقت کے باعث میرا دل نہیں چاہتا کہ اپنے قدیم دوست کے بیٹے کو قتل کردوں اس لئے بہتر ہے کہ لوٹ جاؤ۔
اس کے جواب مین علیؑ نے فیصلہ کن انداز میں کہا!
لیکن میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تجھے قتل کردوں (لوٹنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)
امیر المومنینؑ نے عمر کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور اسے رسول اللہؐ کی دعوت قبول کرنے کی تجویز دی لیکن عمرو نے اس دعوت کو قبول نہیں کیا۔امیر المومنینؑ کی وہ دوسرے تجویز یہ تھی کہ عمرو مکہ لوٹ جائے اور خونریزی سے اجتناب کرے۔عمرو نے اس تجویز کی قبولیت کو اپنے لئے باعثننگ و عار سمجھا۔چنانچہ اس نے غرور ونخوت کے ساتھ جواب دیا۔
اس صورت میں لوگ کہیں گے ایک بچے نے عمرو کو فریب دیا۔
امیر المومنینؑ کی تیسری تجویز یہ تھی کہ عمرو گھوڑے سے اتر کر پیادہ جنگ لڑے جسے اس نے قبول کرلیا۔
دونوں میں تن بہ تن لڑائی شروع ہوئی ۔لڑائی اس قدر شدید تھی کہ گرد وغبار کے اندر سے امیر المومنینؑ کی صدائے اللہ اکبر کا مژدہ جانفزا کامیابی کی نوید بن کر مسلمانوں کی سماعت سے ٹکرائی یوں آپؑ اس جنگ سے کامیاب وکامران لوٹے۔
(علیؑ کا راستہ جلد دوم ص ۲۷۹ تا ۲۸۱)
جنگ خندق جو مشرکین و کفار مکہ سے ہوئی تھی اس کی کامیابی کا سہرہ مولائے متقیان علی ابن ابی طالبؑ کے سر ہے اس عظیم الشان کامیابی کے موقع پر صاحب (**وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ**) نے عمر بن عبدود کے مقابلے پر جاتے وقت ارشاد فرمایا تھا۔**برز الایمان کله الی الکفر کله** (حیاۃ الحیوان جلد ا صفحہ ۲۳۸ و سیرت محمدیہ جلد ۲ ص ۱۰۲) آج کُل ایمان کُل کفر کے مقابلے پر جارہا ہے اور جب عمرو کو قتل کر کے واپس آئے تو پھر رسولؐ نے ارشاد فرمایا۔(**ضربت علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین**) آپ کی ایک ضربت علیؑ کی میری ساری امت چاہے زمین میں بستی ہو یا آسمانوں میں رہتی ہو کی تمام عبادتوں سے بہتر ہے۔یہ فضیلت صرف امام علیؑ کے لئے وارد ہوئی ہے اور کوئی اسکا مصداق نہیں ہے آج کل بعض خوش آمدی دوسروں کے لئے اس حدیث پاک کو تازہ لباس کی صورت میں پہنانے کی ناکام کوشش فرمارہے ہیں ۔کل ایمان کی محبت ایمان تو ہوسکتی ہے لیکن کوئی بھی کل ایمان نہیں بن سکتا مولیٰ علیؑ کے لئے نصّ رسولؐ ہے اس فضیلت کے تاج کو علی ابن ابی طالبؑ کے سر پر رکھا جا چکا ہے بس یہ انہی کے لئے موضوع ہے کسی اور کے لئے اچھا نہیں لگتا۔ چاہے وہ جتنا بڑا عالم اور رہبر کیوں نہ ہو مولا علیؑ کے مقابلے میں وہ اس درجہ کا حامل کبھی نہیں ہوسکتا۔
(سید علی عباس طباطبائی)

عید غدیر سے سانحۂ کربلا تک

ڈاکٹر دھرمیندر ناتھ

علم الغیب صرف تبارک وتعالیٰ کے پاس ہے یا وہ یہ علم جب چاہے اپنے کسی خاص بندے کو جتنے وقت کے لئے مناسب سمجھے عطا کردے حبیب کبریا آنحضرت صلعم کی ذات والا صفات کو خدانے وہ علم دیا تھا کہ مستقبل کے بارے میں جان سکیں۔رسول اکرم کی دور اندیش نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ مسئلہ جانشینی کو لے کر کچھ مفسدین مسلمانو ں میں اختلاف پیدا کریں گے۔وہ لوگ بھی دعویٰ جانشینی کریں گے جو اس منصب حق کے اہل نہیں ہوں گے۔خاتم النبین ؐ کا وصی وولی کون ہو یہ بات اظہر من شمس تھی۔دعوت ذوالعشیر ہ وہجرت کی شب بسترِ نبی پر سونے والے کا انتخاب، جنگ میں ساتھ نہ چھوڑنے والا اور نبی کی آواز پر مشکل گھڑی میں لبیک کہنے والا خیبر کی جنگ میں علم دار کون تھا؟ لیکن امام الانبیاء جانتے تھے کہ ان واقعات کو مفسدین نظر انداز کردیں گے اس لئے اللہ کے حکم سے نبی ؐ نے ولایتِ مولائے کائنات کا واضح اعلان کیا عیدِ غدیر اسلامی تاریخ میں نہایت اہم واقعہ ہے یہ بعداز رسول اکرم ؐ جسمانی اور روحانی قیادت کا اعلان ہے۔

ذرا اس عیدِ غدیر کا وقت (موقع محل) دیکھئے آنحضرت ؐ اپنی زندگی کا آخری حج کر کے لوٹ رہے ہیں خم غدیر میں محبوب خدا رُکتے ہیں۔جو قافلے آگے چلے گئے ہیں انھیں واپس آنے کا حکم دیتے ہیں اور جو آنے والے ہیں اُن کا انتظار کرتے ہیں اس حکم میں بھی اک اشارہ مضمر ہے جو قافلے چلے گئے (یعنی جو وقت بیت گیا) جو قافلے موجود ہے (یعنی حال) جو قافلے آنے والے ہیں (یعنی مستقبل) یہ تینوں علامتیں ہیں ماضی وحال ومستقبل کی، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تینوں وقتوں کے لئے علیؑ کی ولایت کا اعلان فرماتے ہیں۔مولائے کائنات سب لوگوں کے لئے ماضی ،حال و مستقبل مولیٰ ہیں۔

اعلان کے لئے اونٹوں کے پالان کا منبر تیار کیا گیا کوئی آرائش نہیں چمک دمک نہیں کیونکہ جو ولی بننے والا ہے وہ شاہی میں فقیری کرنے والا ہے۔اُس کے عمل اور انداز فکر میں کسی بھی طرح کی طمع سازی نہیں ہے جو خلیفۃ المسلمین بننے کے بعد بھی نہایت سادہ اور روحانیت سے بھر پور زندگی جینے کی مثال پیش کرتا ہے۔ایسے مرد صالح کے لئے کسی مرصع مسند یا سج دھج والے اسٹیج کی ضرورت نہیں تھی

رسول خدا ؐ نے مولائے کائنات کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اونچا کیا اور کہ ''من کنت مولا فھذا علی مولا'' اعلان سب کے سامنے ہے اور واضح ہے تاکہ آئندہ جانشینی رسول ؐ کے مسئلہ کو لے کر اسلامی دنیا میں اختلاف پیدا نہ ہوں لیکن جن کے قلوب پر مہر اور دماغ میں ہوسِ اقتدار تھی وہ اسے کیسے مان لیتے۔

عیدِ غدیر کا باطنی معنوی پہلو اور علامتی پہلو بھی ہے۔اسکے وہ خاص رُخ ہیں ایک اسلام کے آگے بڑھنے کی سمت اور رخ کا

تعین اور دوسرا امامت پر اعتقاد یعنی حضرت علیؑ کا پیغمبر اسلام یا حقیقت میں خدا کی طرف سے منصوب ہونے پر یقین ۔وحی نازل ہوئی کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت کا اعلان کر دیجئے ۔رسول خداؐ ''علی'' کا تعارف کرتے ہیں یعنی بعد از نبی آخریں اسلام کی حکومت اور ولایت متعین کرتے ہیں اعلان کے بعد پروردگار نے اس کام پر نعمتوں اپنی خوشی ظاہر کی آنحضرتؐ کے اعلان کرنے کو پسند کیا۔خدائے برحق نے ان لوگوں پر نعمتوں اور رحمتوں کے نزول کی بات کہی جو اس اعلان کو مانیں۔لیکن اُس وقت میدانِ غدیر میں کچھ حضرات ایسے بھی تھے جنھیں حضرت جبرئیل نے تنبیہ کی تھی کہ مستقبل میں کوئی شرارت نہ ہو اعلانِ غدیر میں حکومت کے مطلب کو واضح کیا گیا یعنی حکومت صرف انتظامی امور یا لوگوں کی زندگی کو منظم و منبظ کرنے تک محدود نہیں بلکہ اسلامی معاشرہ میں حکومت کا مطلب جسمانی اور روحانی قیادت یعنی امامت ہے۔اسلام دنیا اور آخرت دونوں ہی کی تعمیر چاہتا ہے یعنی لوگوں کی روزمرہ زندگی کے انتظام و انصرام کے ساتھ ساتھ انسان کی کمال حقیقی تک رسائی بھی اپنے ذمے لیتا ہے امامت کا مطلب ہے دلوں کی قیادت قلب و روح کو کمال تک پہنچانا ہے حضرت علیؑ کا عہدۂ امامت کے لئے انتخاب اُن کے فضائل و کمالات پر توجہ کے بعد کیا گیا۔

امام نخستین ہر لحاظ سے اس منصب اور مقام کے لائق تھے وہ نفس پیغمبر تھے۔

امیر المومنینؑ کی ذات و شخصیت اُس معاشرہ کے لئے مثالی تھی جو آنحضرتؐ تشکیل دینا چاہتے تھے یعنی عدل، اخلاق، توحید ہر کام میں کام خدا کو مدنظر رکھنا، تمام انسانوں پر مہربان نظر رکھنا، گناہ، خیانت و خلاف ورزی، دینی احکام نہ ماننے والے کے خلاف کاروائی کرنا وغیرہ) تمام خوبیاں حضرت علیؑ میں موجود تھیں ایک وقت وہ آیا جب وہ اسلام کے لئے مسلمانوں میں دوریاں کم کرنے کے لئے نہ صرف اپنے منصب تک سے الگ ہٹ گئے بلکہ اُن لوگوں کے ساتھ تعاون بھی کیا جو منصب پانے کے لئے بے تاب و سرگرداں و کوشاں تھے۔

غدیری اعلان کا اصلی محور ''ولایت'' ہے وصایت یا عالم الغیب ہونا نہیں ہے ولایت اور مدیریت نظام چلانے والے کی گفتگو ہے مسئول، مجری، نافذ کرنے والے سرپرست اور حاکم کے بغیر دین صرف کاغذ پر تحریر ایک نوشتہ بن کر رہ جاتا ہے اسلام ولایت کے ذریعے کامل و تمام ہوا اسلام وہ دین ہے جس میں ولایت پائی جاتی ہے ۔ولی کون ہوسکتا ہے جو اولی بالناس ہو اور لوگوں کے نفوس پر ان سے زیادہ برتری رکھنے والا ہو۔خطبہ قاصعہ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲) کے آخر میں امیر المومنینؑ کا مبارک وجود اپنے تقریباً ۱۰ فضائل کا ذکر کرتا ہے ۔یہ رات کو آباد رکھنے والے اور دنوں کے منارے ہیں۔رات کو اہلِ نماز شب اور دن میں ہُنر کے سلحشور رہیں قرآن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو ولی کے پاس نہ ہو اور ولی میں کوئی چیز ایسی نہیں جو قرآن میں نہ ہو انکا کلام صدیقین کا کلام ہے۔

آنحضرت صلعم کے انتقال پُر ملال کے وقت سے ہی منافقین نے ریشہ دوانیاں اور تیز کریں حضرت علیؑ رفاقت کا

حق ادا کر رہے تھے تجہیز و تکفین میں مصروف تھے جبکہ کچھ حضرات دنیاوی مقاصد میں حاصل کرنے کے لئے کہیں اور سرگرم تھے۔ اُن کے عزائم میں سدِ راہ تھے حضرت علیؑ اور اُن کی اولاد۔ لہٰذا مفسدین نے خاندانِ نبوی کو تنگ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی کبھی نبی زادی پر دروازہ گرادیا گیا جس سے حضرت محسنؑ شہید ہو گئے کبھی گھر میں آگ لگا دی گئی۔ حضرت علیؑ کو گرفتار کر کے لے جانے کی کوشش ناکام کی گئی باغ فدک کے معاملہ میں جو رویہ اپنایا گیا اُس نے نبی زادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اتنی تکلیف پہنچائی کہ انھوں نے خاموش رہ کر احتجاج کیا۔ ذرا یہ نظریہ غور ملاحظہ کیجئے آل نبی پر یہ مصائب و پریشانیاں کیوں؟ تو معاملہ واضح ہو جائے گا کہ اعلانِ غدیر کے بعد اُن لوگوں کے دل و دماغ میں یہ پریشانی تھی کہ اگر علیؑ کی ولایت کو مان لیا گیا تو ہمارے خواب منتشر ہو جائیں گے ہم حاکم نہیں بن پائیں گے یعنی اعلان غدیر کے بعد سے ہی اُن لوگوں کے دلوں میں گانٹھ پڑ گئی اور اُنھیں خطرہ تھا کہ خاندان نبوی والے اُنھیں تختِ حکومت سے محروم نہ کر دیں۔

حضرت علیؑ کی شہادت بھی اُس سلسلے کی ایک کڑی ہے جب علیؑ خلیفہ بنے تو اُن لوگوں نے مولیٰ کے خلاف سازشیں تیز کر دیں۔ یہاں تک کہ زوجہ رسول کو میدان جنگ میں لے آئے۔ انھوں نے اپنی مقصد براری کے لئے قرآن کی حرمت کا بھی خیال نہ رکھا۔ جب ہارنے لگے تو نیزوں پر قرآن بلند کر کے شکست سے بچ گئے۔ حضرت حسنؑ نے مسلمانوں کو متحد رکھنے کے لئے صلح کی لیکن مفسدین نے اُنھیں زہر کے ذریعے شہید کر دیا جنازے پر تیر برسائے گئے۔

امام سوم حضرت حسینؑ کی ذات گرامی بھی مفسدین کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی اُنھیں ایک تو یہ خطرہ تھا کہ جب تک یہ زندہ ہیں تخت حکومت کو خطرہ ہے دوسرا آل رسولؐ ایمان کے خلاف کسی بھی فیصلے کو نہیں مانیں گے تیسرا امام حسینؑ کی ذات والاصفات اتنی بلند تھی کہ اُن کے آگے حاملِ تخت و تاج بہت چھوٹے نظر آتے تھے اس لئے یزید حضرتِ حسینؑ کو بیعت کرنے کے لئے پیغام بھجواتا ہے۔ ایک فاسق و فاجر اُموی حکمراں رسولِ خدا کے نواسے حضرت علیؑ کے فرزند سے اپنے فکر و عمل کے لئے سند چاہتا ہے مروان کو مدینے بھیجا جاتا ہے کہ حضرت حسینؑ کو بیعت کرنے کے لئے مجبور کریں لیکن وہ ناکام رہتا ہے۔ حج کے موقعہ پر حاجیوں کے بھیس میں قاتلوں کو بھیجا گیا لیکن نواسۂ نبیؐ نے یزدیت کا یہ وار بھی ناکام کر دیا۔ مدینہ سے حسینؑ حج کرنے نہیں جاتے بلکہ کوفہ کی طرف عازمِ سفر ہیں حضرت مسلمؑ بن عقیل کو آگے بھیجا گیا کوفے والوں نے خط بھیج کر فرزند علیؑ کو بلایا تھا لیکن زیاد کے وہاں کا انتظام حکومت سنبھالنے کے بعد حالات بدلے حضرت مسلمؑ کی وہاں شہادت ہوئی اب حسینؑ کوفہ جانے کا ارادہ ملتوی کر کے کربلا کی طرف بڑھتے ہیں راستے میں حُر اپنا لشکر لے کر امامؑ کا راستہ روکنے کے لئے آیا اُس کا لشکر پیاس سے بے تاب تھا ساقیٔ کوثر کے بیٹے کی دریا دلی دیکھئے لشکر اعداء کی پیاس بجھائی۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ صحرا میں جہاں بوند بوند کو آدمی ترس جاتا ہے پانی جیسی قیمتی چیز حسینؑ دشمن

کے سپاہیوں کو پیش کر دیتے ہیں۔ اپنے قافلے (جس میں عورتیں اور بچے بھی ہیں) کے لئے جو ذخیرہ آب تھا وہ حُر کے لشکر کو دے دیتے ہیں حضرت امن لکھنوی فرماتے ہیں۔

آیا تھا حُر جو راہ میں کرنے مقابلہ
دیکھا سفر میں آلِ محمد کا قافلہ
شبیرؑ نے دیا تھا عداوت کا یہ صلہ
پانی تمام لشکر حُر کا پلا دیا
ہے اک سوال دل میں جو اٹھتا ہے بار بار
حُر اور یزید دونوں ہی کا تھا غلط شعار
حُر راہ حق پہ آ ہی گیا ہو کے کامگار
لیکن یزید اول و آخر تھا نابکار
کیوں راہِ حق پہ مثل حُر آیا نہیں یزید
ایمان کیوں حسینؑ پہ لایا نہیں یزید
اس کا سبب بتاتے ہیں عالمانِ دیں
ایماں دب گیا ہو گناہ سے جہاں کہیں
دُھل جاتے ہیں گناہ تو کھل جاتا ہے یقیں
لیکن علاج کیا ہے اگر قلب ہو لعیں
ہو کیا درست وہ ہے جہاں کفر خون میں
عیسیٰ سے بھی کمی نہ ہو ان کے جنون میں

اب حسینی قافلہ میدان کربلا میں خیمہ زن ہوا۔ یہاں تاریخ بشریت کا سب سے بڑا رزمیہ سانحہ ہونے والا تھا جو زمان و مکان کی بندشوں حدود کو پار کر کے تمام انسانوں کے لئے ایک شورِ آزادی ضمیری اور ایمان بن گیا ہے۔ یہ تمام اہلِ حق کے لئے ایک دائمی درس گاہ ہے۔

ہر ملک ہر خیال کے لوگوں کے واسطے
درسِ دوامِ و شمع ہدایت ہے کربلا

اپنے وقت کے عظیم اور ناشکست پزیر کارواں کا باعظمت سردار امام حسینؑ نے ظلم کے آگے سر جھکا کر ذلت آمیز زندگی جینے کے مقابلے میں تحفظ ایماں کے لئے باعزت موت کو ترجیح دی۔ نواسۂ نبی اور اُن کے انصار و رفقاء قرآنِ عمل بن گئے۔ امام حسینؑ تو فرماتے رہے میرے سامنے نہ تو کوئی تخت و تاج حکومت ہے نہ دودھ اور شہد کی موجیں مارتا سمندر میرے سامنے تو قتل و غارت، خیموں کی تاراجگی اور مخدراتِ عصمت کی اسیری ہے تم میں سے جس کو میرا ساتھ دینا ہے وہ رہے ورنہ چلا جائے خیمہ میں روشنی گُل کر دی گئی لیکن حُسین کے ساتھ دینے والے مئودت کا حق ادا کرنے والے تھے اُنھیں بھوک پیاس کی اذیت اور موت کا یقین بھی اپنے ارادوں سے متزلزل نہ کر سکا ۷۲ شہیدوں نے اپنے خون سے ایماں کو سینچا۔ آج حسینؑ کا نام اتحاد انسانی کا مرکز ہے اور ہر صاحب دل کربلا کے پیغامِ حق سے فیضیاب ہوتا ہے۔

تخصیص اس میں فرقہ و ملت کی ہے کہاں
ہے عام سب کے واسطے فیضانِ کربلا

ماہ محرم کے اولیس عاشورہ کو ایک ایسی جنگ ہونے والی تھی جس میں شامل ٦ ماہ کے طفل بے شیر حضرت علی اصغرؑ اور ۸۰ برس کے حضرت سوید تک نے ایمان کے لئے قربانی دی ۷۲ لوگوں نے گیارہ ہزار کے مقابلے پر پرچم ایمان باندھ رکھا یہ صرف ساڑھے تین گھنٹے چلی (نوٹ ساڑھے تین گھنٹے اور

گیارہ ہزار کی تعداد سے متفق نہیں ہے ادارہ) تاریخ عالم میں اس کا منفرد مقام ہے آلِ محمد کے خلاف نانہاد کے کلمہ گویان ہیں ۔کربلا میں وہ لشکر صف آرا ہیں حسینی اور یزیدی ۔ذرا غور فرمائیں حسینؑ اور یزید لعنۃ اللہ دو انداز فکر ہیں دنیا پر نظر گڑائے ہے اور حسینؑ کے پیش نظر ایمان ہے جناب عاشق حسینؑ سیمابؔ اکبر آبادی یزید اور حسینؑ کا تعارف یوں کراتے ہیں

یزید لعین

یزید باطل وتیرہ درون و آزرکیش
یزید ناری و فرعون سامری کم و بیش
یزید فسق و فجور و عناد کا بیمار
یزید دیرِ خودی،نشہ خانۂ پندار
وہ ذہنِ فکر کی پستی وہ ریگ زارِ خیال
وہ راہزن ،وہ مجسم خودی و بداعمال
نہ ہو یزید جو دنیا میں باعث تکلیف
تو کیوں حسینؑ کو دی جائے زحمتِ تشریف

حسین علیہ السلام

حسینؑ عارفِ حق شمعِ محفل عرفاں
مرادِ خوابِ براہیم نورِ بزم جہاں
حسینؑ صبح شہادت کے نیر رخشاں
حسینؑ گلشنِ توحید کی بہار چماں
حسینؑ برق تپاں،بوئے خلد ،آب حیات
مجاہدوں کی جوانی ،ریاضتوں کا ثبات
حسینؑ عظمتِ رفعت کے کوہسار گراں
حسینؑ صبر و قناعت کے آبشارِ رواں
حسینؑ راہ نما ،راز دان و راہ شناس
حسین بے خود وہم با خدا فرشتہ اساس
سبطِ شاہِ مشرقین اب کوئی بن سکتا نہیں
بزم عالم میں حسینؑ اب کوئی بن سکتا نہیں

کربلا میں دونوں لشکروں کے مقاصد پر غور فرمایئے تو اس سلسلہ اعلانِ غدیر سے جُڑا نظر آئے گا۔رسول اکرمؐ نے جس کے ولی ہونے کا اعلان کیا اُس کے خاندان کے خلاف کون لوگ ہیں وہی جو علیؑ کو ولی ماننے کو تیار نہ تھے سازشیں کر رہے تھے کہ کسی بھی طرح عنانِ اقتدار،سنبھالیں اُمت محمدی کے سربراہ بنیں۔

چاہے وہ اِس کے اہل نہ بھی ہوں ۔چاہے اُن میں روحانی اقدار مفقود ہوں لیکن دنیائے اسلام کے قائد بن جائیں اُن کے سامنے آلِ محمدؑ کی شہرت اور سیرت کی بلندی ایک چیلنج تھی ۔جب تک اِس کا خاندان والوں کا خاتمہ نہ ہو وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ بیعت کا مطالبہ بھی اُسی حکمتِ عملی کا حصہ تھا۔سیہ کاری نورِ ایماں پر غالب آنے کی کوشش کر رہی تھی ۔ہوس اقتدار کے ساتھ ہی یزید کے دل میں منتقمانہ جذبہ بھی جو مخالفین غزواتِ اسلامی میں قتل ہوئے اُن کے خاندان والوں کے سینوں میں آتشِ انتقام بھڑک رہی تھی ۔جب کربلا کے بعد اسیروں کا قافلہ یزید کے دربار میں آیا تو یزید لعنۃ اللہ نے نہ صرف امام حسینؑ کے دندانِ مبارک کے ساتھ گستاخی کی بلکہ ملعون نے خوش ہو کر کہا ’’ آج جنگ

بدر میں مارے گئے میرے بزرگوں کو بدلہ پورا ہوا''
معاویہ کے خاندان والے آلِ محمدؐ کی فضیلتوں سے واقف تھے لیکن ہوسِ اقتدار اور آتش انتقام نے اُنھیں اندھا کر دیا تھا۔ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص کو حکم دیتے ہوئے کہا ''تم علی بن ابی طالب'' پر سب شتم کیوں نہیں کرتے'' سعد نے جواب دیا میں ان کے بارے میں رسولِ خدا کی بیان کردہ تین فضیلتوں کو جانتا ہوں کہ جن کے بعد میں اِن پر کبھی بھی سب و شتم نہیں کر سکتا تیسری فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے سعد نے ایک آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا رسول خداؐ نے علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو بلایا اور فرمایا ''اے خدا یہی میرے اہلِ بیتؑ ہیں (صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۳ کتاب فضل الصحابۃ، باب من فضائل علیؑ بن ابی طالبؑ ج ۲ ص ۳ ناشر موسسہ عزالدین لطباعۃ والنشر سنن ترمذی ج ۵ ص ۵۶۵ ناشر دار الفکر۔ مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۵ ناشر دار الصادر، بیروت)
حسینؑ جہانِ شعور کے لئے کرامت نفس، شرافت ضمیر اور رفعت فکر کا آئینہ فطرت اور کمالِ اقدار کی حقیقت کل ہیں۔ دشمنان علیؑ و اولاد نے شہادت مولائے کائنات کے بعد اپنی حرکات سفلی اور تیز کر دی سانحۂ کربلا میں حسینؑ کے اعزاء انصار و رفقاء کی شہادت کے بعد بھی وہ آلِ محمدؐ کے ختم کرنے کے درپے رہے۔ یہاں تک کے امامِ عصر اُن کی سازشوں، ریشہ دوانیوں سے عالم غیبت میں چلے گئے لیکن دشمنانِ دیں کے دل میں آج بھی وہ خوف ہے جب اس خاندان کے بارہویں امام کا ظہور ہوگا تو اُن کی خیر نہیں۔
حضرت حسینؑ کے کردار کی رفعتوں کو ملاحظہ فرمایئے سب مصائب سہتے رہے لیکن راہ ایماں سے قدم ذرا بھی نہ ڈگمگایا۔

کردار ہے معیار حسینؑ ابن علیؑ کا
معیار ہے کردار ہے حسینؑ ابن علیؑ کا
جان و تن و اولاد رہ حق میں لُٹا دی
بے مثل ہے ایثار حسینؑ ابن علیؑ کا

(امن لکھنوی)

یزید جتنے ستم کرتا تھا حسینؑ کی ذات والا صفات اُن سب کو اپنے ایمان کے استحکام سے ناکام کر دیتے تھے۔

جان دے کے جان ڈالی مذہب و اخلاق میں
کیا کئے شبیرؑ نے دُنیا پہ احساں کیا کہوں

اگر آج کل کا کوئی مصلحت اندیش اعتقاد والا سیاستداں ہوتا تو بیعت کر کے تمام پریشانیوں سے بچ جاتا کچھ دنوں بعد بیعت سے انکار کر دیتا لیکن یہ مصلحتیں ایمان کی موت ہوتی ہیں کسی شاعر کا ایک شعر ہے جو ایک اندازِ فکر کو پیش کرتا ہے۔

اک ذرا خم ہو کے میں پیشِ ستم گر بچ گیا
میری پگڑی گر گئی لیکن میرا سر بچ گیا

اگر اصول قربان ہو گئے تو انسان کی فضیلت ختم ہو گئی۔ شخصیت و عزت ہی نہ رہی تو بچنے کا فائدہ کیا ہے۔ سر بچانے کا یہ انداز فکر غلط ہی نہیں تباہ کن ہے باطل کو فروغ دینے والا ہے کیونکہ ایماں راہ مستقیم پر چلنے کا نام ہے اس میں مصلحتیں نہیں یقین کامل قیادت کرتا ہے۔
ذرا پیام حسینؑ پر غور فرمایئے!۔

رکھو نہ راہِ حق میں کبھی جان و تن عزیز
اے مومنوں سنو یہ پیامِ حسینؑ ہے

حسینؑ نے سب کچھ ایمان کے تحفظ کے لئے نچھاور کردیا اگر حسینؑ قربانی نہ دیتے تو باطل کامران ہوجاتا 'چوں کفر از کعبہ برخیزد

کجاماند مسلمانی' ایمان سرنگوں ہوجاتا۔

کربلا میں فتحیاب کون ہوا۔ بقول دوا کر راہی یزید مورچہ جیتا ہے جنگ ہارا ہے' کیونکہ آج یزید کے نام لیوا کتنے ہیں جب کہ حسینؑ کے آگے سب کی گردنیں عقیدت سے خم ہے اُس بے گھر کے گھر (امام باڑے) آج دنیا بھر میں موجود ہیں اُس پیاسے کے نام سے کروڑوں کی تشنگی سیراب کی جاتی ہے کروڑوں لوگ ماتمِ حسینؑ کرتے ہیں یعنی کربلا کی جنگ حسینیت کی فتح ہے یزیدیت کی شکست۔

باطل کی فتح ، فتح نہیں ہے شکست ہے
معیار ساز جنگ صداقت ہے کربلا

عاشور کے دن یزیدی لشکر نے ظاہرطور پر حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کو شہید کیا لیکن یہ حسینؑ اور اُن کے ساتھی ہیں جنھوں نے پوری تاریخ کے دوران یزید اور بنی اُمیہ کو ہزاروں مرتبہ موت دی ۔حسینی تحریک حق ایمان اور آزادی کی اقدار کو مضبوط کرتی رہے گی ۔ یزید اور اُس کے خاندان والوں کو دنیا کے لاکھوں لوگ ہر روز ابد تک لعنت وملامت کا ہدف بناتے رہیں گے۔

باطل کی اِن قوتوں کی بیخکنی کے لئے ہمیں صرف انتظار ہی نہیں کرنا بلکہ حسینیت کے پیغام کو گھر گھر پہنچا کر یزیدی قوتوں کو شکست دینے کے لئے عوام کو تیار کرنا ہے اہل حق حضرات منظّم ہوں اور سرگرم عمل رہیں جناب گوپی ناتھ امن لکھنوی (راقم الحروف کے والدمحترم) شیعہ کانفرنس میں استقبالیہ نظم میں فرماتے ہیں)۔

ہنگامے ہر طرف ہیں بپا شور وشین ہے
دنیا کو پھر ضرورت اذنِ حسینؑ ہے
مانا یہ ہم نے آپ کی تعداد بھی ہے کم
مانا کہ اب نہیں وہ آسائش و نعم
لیکن ہیں آپ صاحب دل صاحب ہمم
ہیں آپ میں صلاحیتیں یہ جانتے ہیں ہم
تعداد میں نہیں ہے غرض اور بات سے
کایا پلٹ ہوئی ہے بہتر کی ذات سے

اعلانِ غدیر کے مخالفین اور اُن کے وارثین یعنی کربلا کے قاتلوں کو ہم مناسب وموزوں جواب اس طرح دیں کہ حسینؑ کا پرچم بلندرکھیں یادِ حسینؑ سینوں میں جاگزیں رہے حسینیت ہمارے فکر وعمل کی رہنمائی کرے اور ہم حق کی بات کریں باطل کے خلاف صفِ آراہوں۔

روئے وطن کو حسنِ عمل سے نکھار دیں
شبیرؑ کے غلام زمانہ سنوار دیں

(امن لکھنوی)

❂❂❂

دین خدا کو لوگوں سے نہیں پہچاننا چاہیئے، بلکہ حق کی علامتوں سے پہچاننا چاہیئے ۔ بنابریں (پہلے) حق کو پہچانو، اس کے بعد صاحب حق کو پہچان ہی لوگے۔

(حضرت علی علیہ السلام)

جہادِ حسینی کے اسباب

ڈاکٹر ابراہیم آئتی

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ۔ (سورۂ آل عمران آیت ۱۶۹)

جیسا کہ آپ نے کل اور آج کے خبارات میں ملاحظہ فرمایا ہوگا آج کی تقریر کا موضوع وہ اسباب ہیں جنہوں نے امام حسینؑ کو قیام پر مجبور کیا۔ وہ کیا واقعات تھے جن کی وجہ سے امام حسینؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان حالات میں خاموش بیٹھنا گناہ ہے میں گفتگو کے آغاز ہی میں یہ عرض کردوں کہ یہ واقعات اچانک اور یک بیک بارگی پیش نہیں آگئے تھے یعنی ایسا نہیں ہوا تھا کہ معاویہ بن ابی سفیان کے بعد رجب ۶۰ھ ہجری میں یکا یک اسلامی معاشرے میں ایسی کوئی خاص صورتِ حال پیدا ہوگئی تھی جس نے امام حسینؑ کو قیام پر مجبور کر دیا اور اس بیشتر اسلامی تاریخ میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے اس صورتِ حال کا مقدمہ اور تمہید قرار دیا جاسکے دراصل بات یہ نہیں ہے بلکہ امام حسینؑ کے قیام کے اسباب کی جستجو کم از کم تیس سال پہلے کی تاریخ میں کرنی چاہیے یہ تو براہِ راست اسباب کی بات ہے اگر بالواسطہ اسباب کی طرف بھی دھیان دیا جائے تو اس سے بھی پیچھے جانا ہوگا لیکن اس وقت بالواسطہ اسباب کا تذکرہ نہ مقصود نہ اس کا موقع۔ بہر حال ۶۰ھ سے تیس سال پہلے یعنی ۲۹ یا ۳۰ ہجری میں اس مقدس تحریک کے اسباب پیدا ہوگئے تھے جیسا کہ معلوم ہے عثمان بن عفان اموی نے تقریباً بارہ سال تک مسلمانوں پر حکومت کی اور اسلامی خلافت ان کے قبضے میں رہی۔ جیسا کہ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہے۔ عثمانی خلافت کے آخری چھ سالوں میں اسلامی حکومت کی صورت بدل گئی تھی۔ اسلامی حکومت میں ہونا یہ چاہیے کہ اور سب معاملات میں تو لوگوں کو مکمل آزادی حاصل ہو لیکن قاعدہ قانون کی پابندی ہر شخص کے لئے ضروری ہو حق کے حدود اور قانون کی رعایت) کے سوا کوئی شخص کسی اور بات کے لئے مجبور نہ ہو حتیٰ جو بدل گئی تھی۔ مسلمانوں کو قانون کی پابندی سے آزادی مل گئی اور اس کے بجائے ان کے لئے صرف خلیفہ کی خواہشوں اور مصلحتوں کا خیال رکھنا اور ان کا احترام کرنا ہی ضروری رہ گیا تھا۔ بہ الفاظ دیگر اسلامی حکومت کی صورت یہ ہوگئی تھی کہ ہر شخص کے لئے یہ لازمی ہو گیا تھا کہ وہ دربارِ خلافت کی مصالح اور خواہشات کے مطابق عمل کرے خواہ اس میں قانون کی خلاف ورزی ہی کیوں نہ ہوتی ہو جو شخص دربارِ خلافت کی خواہش کے خلاف کوئی قدم اٹھاتا تھا وہ خواہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور قانون کی کتنی ہی پابندی کیوں نہ کرتا ہو اس کی گرفت کی جاتی تھی اور اسے سزا کا مستحق سمجھا جاتا تھا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے عثمانی خلافت میں عمار یاسر کو سزا دی گئی، ابوذر غفاری، پر سختی کی گئی اور انہیں شہر بدر کر دیا گیا وہ لوگ جو نہ صرف حق وانصاف کا لحاظ کرتے تھے بلکہ مذہب اور قانون کے نگہبان اور حلال و حرام کا خیال رکھنے والے تھے، اس لئے قید میں ڈالے جاتے اور تکلیف میں مبتلا کئے جاتے تھے کہ وہ خلیفہ اور دربارِ خلافت کے مفاد اور خواہشات کا خیال نہیں رکھتے اور حق و انصاف کی خاطر خود خلیفہ کی ناراضگی کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے اس کے برعکس جو لوگ دربار کے رجحانات اور خواہشات

کے ساتھ دیتے تھے، نہ صرف یہ کہ ان کے اپنے حقوق محفوظ رہتے تھے بلکہ دوسروں کے حقوق بھی ان کی جیب میں چلے جاتے تھے۔ اسلام کی تاریخ میں یہ بات صاف اور عیاں ہے کہ عثمان بن عفان کی خلافت کے آخری چھ سالوں میں ان لوگوں نے جو عوام کے خیال کے مطابق جنتی تھے یتیموں اور بیواؤں کا مال غصب کر کے اس قدر دولت جمع کر لی تھی اور جائیدادیں بنالی تھیں کہ واقعی حیرت ہوتی ہے۔ جب ان لوگوں کو جو جنتی کہلاتے تھے یہ حال تھا تو پھر دوزخیوں کا جو حال ہوگا وہ ظاہر ہے۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے، غیر شیعہ ذرائع نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ شیعہ اس حدیث کو قطعی دلائل کی بنا پر غلط اور موضوع قرار دیتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں۔ یہ حدیث جو شیعوں کی نظر میں موضوع اور دروغ ہے رسولِ اکرمؐ پر بہتان ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے دس صحابہ کو یہ بشارت دی تھی کہ تم جنتی ہو۔ اب آپ دیکھیے کہ خلافتِ عثمان کے آخری چھ سالوں میں ان جنتیوں نے کیا مصیبت برپا کی، کس طرح املاک اور جائدادیں جمع کیں اور بیچارے عام مسلمانوں کے حقوق اور بیت المال کے اثاثوں میں بے جا تصرف کیا۔ یہ وہی مال تھا جس کی علی بن ابی طالبؑ نے اپنے زمانۂ خلافت میں سخت نگرانی کی تھی، اور عثمان بن عفان سے پہلے دونوں خلفاء نے اور اپنے اوائلِ خلافت میں خود عثمان نے بھی ان کے خرچ میں خاص احتیاط کو ضروری سمجھا تھا میں نے بطورِ مثال دورِ عثمان میں ان جنتیوں کے کچھ حالات تاریخ اسلام کے ایک اہم ماخذ سے نوٹ کیے ہیں جو میں آپ کو سناؤں گا تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو جائے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ خدانخواستہ جذبات یا مذہبی تعصب پر مبنی نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ ۲۹ تا ۳۵ھ کے بعد آہستہ آہستہ جو واقعات پیش آئے ہم ان کا جائزہ لیں تاکہ وہ اسباب واضح ہو جائیں جن کی وجہ سے امام حسینؑ کا قیام ضروری ہو گیا تھا اور جن کی بنا پر انہوں نے یہ طے کیا تھا کہ حق سے انحراف کی یہ مصیبت جو تیس سال سے منڈلا رہی تھی اس کا علاج خونی جدوجہد اور شہادت سے سرفرازی کے سوا کچھ نہیں۔ انشاءاللہ میری گفتگو سے مضمون کافی حد تک واضح ہو جائے گا جو لوگ تاریخ اسلام اور اس کے ابتدائی ماخذ سے واقف ہیں وہ مسعودی کو اچھی طرح جانتے ہیں علی بن الحسین المسعودی ایک معتبر اور قابل اعتماد اسلامی مورخ اور جغرافیہ داں ہے جس پر پانچوں اسلامی مکاتب خیال اعتماد کرتے ہیں۔ اس کی کتاب مروج الذہب دلچسپ نفیس اور معتبر کتاب ہے۔

جب خلیفہ عثمان بن عفان قتل ہوئے اور انہوں نے دنیا سے رحلت کی تو ۱۵۰ دینار طلائی اور دس لاکھ درہم نقد چھوڑے عثمان کے بعد علی بن ابی طالب خلیفہ ہوئے۔ جب انہوں نے شہادت پائی تو امام حسنؑ نے منبر سے اعلان کیا کہ میرے والد نے سات سو درہم کے علاوہ ترکے میں سونے چاندی کا کوئی سکہ نہیں چھوڑا۔ یہ سات سو درہم بھی آپ نے اپنی تنخواہ میں سے اس لیے بچائے تھے کہ ان سے گھر کے کام کاج کے لئے ایک خادم کا انتظام کیا جا سکے۔ ادھر دیکھئے ان لاکھوں درہم دینار کے علاوہ وادی القریٰ اور حنین وغیرہ میں جو جنابِ عثمان کی جائداد تھی اس کی قیمت ایک لاکھ دینار طلائی تھی اس کے علاوہ گھوڑوں اور اونٹوں کی تو کوئی گنتی ہی نہیں تھی۔ عشرۂ مبشرہ والی حدیث کے مطابق عثمان جنتی تھے حکومت اسلامی کی سربراہی سے پیغمبر اکرم تو دس روپے بھی جمع نہ کر سکے علیؑ اور ابوبکر و عمر نے بھی اس عہدے سے کوئی مادّی فائدہ نہ اٹھایا عثمان نے البتہ اس سے خاصا فائدہ اٹھایا۔

یہی مسعودی لکھتا ہے کہ زبیر بن العوام نے ایک مشہور محل بصرہ میں تعمیر کرایا تھا اس کے علاوہ بصرہ،کوفہ اور اسکندریہ (مصر) میں ان کے اور بھی بہت سے مکانات تھے۔اس حدیث کے مطابق اور میرے الفاظ میں یہ زبیر بھی جنتی تھے ۔زبیر کا ترکہ پچاس ہزار دینار طلائی ،ایک ہزار گھوڑے ،ایک ہزار غلام اور کنیزیں اور مختلف شہروں میں کثیر غیر منقولہ جائداد پر مشتمل تھا۔یہ قطعی بات ہے کہ اتنی دولت حلال اور طیب ذرائع سے فراہم نہیں کی جاسکتی تھی۔اس دولت کا بڑا حصہ ان محروم لوگوں کا حق تھا جو حکومت کے زیر عتاب تھے۔چنانچہ ان کا حصہ بھی یہ لوگ سمیٹتے چلے گئے۔

مسعودی مزید لکھتا ہے کہ طلحہ بن عبد اللہ تمیمی نے جو ایک اور جنتی تھے کوفہ میں ایک مشہور محل بنوایا غور سے سنیئے:

مسعودی کہتا ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ تمیمی کی آمدنی صرف عراق کی جائیداد سے ایک ہزار دینا طلائی تھی ، بلکہ ایک روایت کے مطابق تو اس سے بھی زیادہ شراۃ کے علاقے کی آمدنی اس سے بھی زیادہ تھی طلحہ نے مدینہ میں اپنا مکان پختہ اینٹوں، چونے اور بیش قیمتی لکڑیوں سے بنایا تھا۔

مسعودی آگے لکھتا ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف زہری نے جو ایک اور جنتی تھے ،ایک وسیع مکان بنایا تھا ان کے اصطبل میں سو گھوڑے تھے اس کے علاوہ ان کے پاس ایک ہزار اونٹ اور دس ہزار بھیڑ بکریاں تھیں اس سے بڑھ کر یہ کہ جب انہوں نے دنیا سے رحلت کی ان کے ہاں چار بیویاں تھیں اگر مرنے والے کے اولاد ہو تو اس کے مال کا آٹھواں حصہ کی بیوی یا بیویوں کو ملتا ہے ایک بیوی ہو جب بھی آٹھواں حصہ اور اگر چار بیویاں ہوں جب بھی آٹھواں حصہ۔عبد الرحمٰن بن عوف کی چار بیویاں تھیں اس لئے ایک بیوی کا حصہ ۱/۳۲ کے حساب سے ان کی ہر بیوی کو ۸۴ ہزار دینار طلائی ملے۔سنا آپ نے یہ بھی ایک جنتی ہے۔

سعد بن ابی وقاص بھی جنتی تھے۔مسعودی لکھتا ہے کہ انہوں نے ایک سر بفضلک محل بنوایا تھا یہ ''سر بفضلک'' تو میں نے کہا ہے مسعودی کے الفاظ ہیں ''بلند اور شاندار محل''

زید بن ثابت البتہ ان جنتیوں میں شامل نہیں ہیں لیکن انہوں نے بھی اپنے انتقال کے وقت اس قدر سونا چھوڑا تھا کہ ورثاء میں تقسیم کرنے کے لئے ہتھوڑوں سے توڑنا پڑا۔ان کی باقی منقولہ وغیر منقولہ جائداد کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی۔

مسعودی آگے لکھتا ہے: یعلیٰ بن امیہ جن کو یعلیٰ بن منیہ بھی کہا جاتا ہے منیہ ان کی ماں کا نام تھا اور امیہ باپ کا۔ یہ صاحب، عثمانی دورِ خلافت میں اہم سیاسی اور انتظامی عہدوں پر فائز رہے۔آج کی کی اصلاح میں وزیر مال تھے۔یہ بھی میری اپنی تعبیر ہے ۔مسعودی لکھتا ہے یعلیٰ بن امیہ نے مرتے وقت پانچ لاکھ دینار طلائی چھوڑے اس کے علاوہ لوگوں پر ان کثیر قرضہ بھی تھا ان کی جائداد اور دوسرے ترکہ کی قیمت تین لاکھ دینار تھی۔

اس کے بعد مسعودی لکھتا ہے: یہ بات عمر بن خطاب کے دور میں نہیں تھی بلکہ اس وقت کا طریقہ صاف اور واضح تھا آپ کو معلوم ہے کہ میں اور آپ شیعہ ہیں تاہم سچی بات یہی ہے اور مسعودی ٹھیک ہی کہتا ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حکومت سے وفاداری کی صورت میں قانون کی یہ کھلے بندوں اور بے روک ٹوک خلاف ورزی کی اس حد تک اجازت دورِ عثمانی ہی میں شروع ہوئی۔اگر کوئی شخص دربار کی خوشنودی حاصل کرلیتا تھا، پھر قانون شکنی اور حدود سے تجاوز میں اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا تھا۔غرض مسعودی کہتا ہے کہ عمر کے زمانے میں ایسا نہیں تھا یعنی طرز حکومت اور جمع تقسیم اموال کا طریقہ ایسا تھا کہ طلحہ، زبیر سعد بن ابی وقاص

اور دوسروں کی مجال نہیں تھی کہ مسلمانوں کے اموال پر قبضہ کر کے اس قدر کثیر دولت جمع کر لیتے ۔(مروج الذھب ،ج،۲ص،۳۴۲،۳۴۳،۳۴۴)

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے عثمان کے قتل کے بعد خلافت امیر المومنین امام علیؑ کو ملی علیؑ کے سامنے جو مشکل تھی وہ یہی تھی کہ لالچ ،طمع اور ان بری عادتوں پر جو پیدا ہو چکی تھیں کیسے روک لگائی جائے ۔علیؑ اپنی خلافت کے چار سال اور چھ ماہ کے دوران میں اسی مشکل کا مقابلہ کرتے رہے ان کا مقابلہ ان ہی لوگوں سے تھا جو یہ چاہتے تھے کہ علی کی خلافت میں بھی پہلے کی طرح دولت جمع کرتے رہیں ۔علیؑ کہتے تھے کہ یہ ناممکن ہے بلکہ اس سے پہلے تم نے جو مال بیجا طور پر اکٹھا کر لیا ہے میں وہ تم سے واپس لے کر اسلامی بیت المال کو دے دوں گا اسی قضیہ میں بالآخر علیؑ بن ابی طالب کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے ۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے امام علیؑ کے بعد خلافت امام حسنؑ کو منتقل ہوئی اور امام حسنؑ اپنے والد کے جانشین ہوئے آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ امام حسنؑ کے زمانے میں مسلمانوں کی معاشرتی اور سیاسی حالت نے ابی سفیان سے جنگ جاری رکھتے تھے تو کسی فریق کی جلد کامیابی کی امید نہیں تھی کیونکہ مسلمانوں کی طاقت دونوں محاذوں پر تقریباً برابر بٹی ہوئی تھی ۔ایسی حالت میں حسنؑ بن علیؑ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ بے نتیجہ خوں ریزی سے بچنے کے لئے جنگ سے دست کش ہو جائیں ۔اس بے نتیجہ خوں ریزی کا فائدہ صرف مشرقی رومی سلطنت کو یا اندرونی طور پر خوارج کو پہنچ سکتا تھا ۔اگر معاویہ بن ابی سفیان سے جنگ جاری رکھ کر چار پانچ لاکھ مسلمان جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے تو خدا ہی جانتا ہے پھر اس کے بعد مشرقی رومی سلطنت سے لڑائی میں مسلمانوں پر کیا گزرتی ۔خوارج کا خطرہ کیا صورت اختیار کرتا اور بعد میں اسلامی تاریخ کیا ہوتی یہ میری اپنی توجیہ ہے آپ بھی اس پر غور کیجئے اس وقت موضوع سخن یہ بحث نہیں ہے اس لئے میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا ۔

غرض امام حسنؑ خلافت سے کنارہ کش ہو گئے تھے لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ انہوں نے معاویہ کی اطاعت قبول کر لی تھی ۔اور معاویہ کو خلیفہ اور امیر المومنین تسلیم کر لیا تھا ۔امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان جو صلح نامہ ہوا تھا اسکی ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ امام حسنؑ معاویہ سے صلح کرتے ہیں اور علحدگی اختیار کرتے ہیں اس شرط پر کہ حسن بن علیؑ معاویہ کو ہرگز امیر المومنین نہیں کہیں گے ۔میں اس بحث کو یہیں ختم کرتا ہوں میری نظر میں یہ معاملہ ایک قطعی دلیل ہے ان لوگوں کے خلاف جو یہ سمجھتے ہیں کہ امام حسنؑ نے معاویہ کی اطاعت قبول کر لی تھی ،معاویہ کو مسلمانوں کا خلفیہ مان لیا تھا اور امام حسنؑ بھی معاویہ کی فرماں بردار رعایا میں داخل ہو گئے تھے ایسا ہرگز نہیں ہوا تھا میں نے اس قضیہ کے متعلق ابن اثیر کی کامل التواریخ سے ایک اقتباس نوٹ کیا ہے آپ بھی سنیے ابن اثیر کی کامل التواریخ اور اُسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ کا مصنف ہے یہ دونوں کتابیں قابلِ قدر اسلامی تصانیف ہیں ابن اثیر لکھتا ہے کہ جب حسنؑ بن علیؑ نے علحدگی اختیار کر لی اور معاویہ نے خلیفہ ہو کر معاملات کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی تو فروہ بن نوفل اشجعی خارجی نے جو اس سے قبل اپنے پانچ سو آدمیوں کے ساتھ الگ ہو کر شہر زور چلا گیا تھا ۔کہا کہ اب اس میں شک نہیں رہا کہ حکومت وقت سے جنگ کرنا ضروری ہو گیا معاویہ کے برسرِ اقتدار آنے اور خلیفہ بن جانے کے بعد جنگ ہمارے اوپر واجب ہو گئی اس پر ان لوگوں نے عراق کا

رخ کیا اور کوفہ کے نخلستان تک پہونچ گئے امام حسنؑ اس وقت عراق چھوڑ کر مدینہ کے لئے روانہ ہو چکے تھے جب معاویہ کو خبر ملی کہ یہ خارجی اپنے پانچ سو آدمیوں کے ساتھ سرکشی اور بغاوت پر آمادہ ہے تو اس نے حسنؑ بن علیؑ کے ساتھ صلح کو مزید مستحکم کرنے کے لئے (بخیال خویش) امام حسنؑ کے نام ایک فرمان جاری کیا یہ چھٹی اس وقت لکھی گئی جب امام حسنؑ عراق اور حجاز کے درمیان راستے میں تھے معاویہ نے حسنؑ بن علیؑ کو ہدایت کی کہ فروہ بن نوفل خارجی اپنے پانچ سو ہمراہیوں کے ساتھ کوفے کی طرف بڑھ رہا ہے لہٰذا تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ تم وہاں جا کر اس کا مقابلہ کرو اس سے کوفہ کا بچاؤ اس کے بعد تمہیں اختیار ہے کہ مدینہ روانہ ہو جاؤ جب معاویہ کا یہ خط امام کو ملا اس وقت وہ قادسیہ میں تھے۔امام حسنؑ نے اس کے جواب میں ایک جرائت مندانہ خط معاویہ کو لکھا جس کے الفاظ حیرت انگیز ہیں آپ نے لکھا کہ :لو اٰثرتُ ان اقاتل احدً امن اهل القبلة لبدأت بقتالك فانّی تر كتك لصلاح الامة و حقن دمائها (اگر میں اہل قبلہ میں سے کسی سے جنگ کرنا چاہتا تو سب سے پہلے تم سے جنگ کرتا میں نے تو تمہیں امت کی بھلائی اور اسے خونریزی سے بچانے کے لئے چھوڑ دیا۔

اے معاویہ تو چاہتا ہے کہ حسنؑ بن علیؑ تیرے ایک افسر کی حیثیت سے ایک خارجی کی سرکشی کو روکے میں مسلمانوں کے مفاد میں خلافت سے دستبردار ہوا ہوں اگر میں چاہتا کہ اہل قبلہ یا بظاہر کسی مسلمان سے جنگ کروں تو پہلے تجھ سے جنگ کرنا مطلب یہ ہے کہ تو سب مسلمانوں سے بدتر ہے فانّی تر كتك لصلاح الامة و حقن دِمائها (ترکتک) کے لفظ پر غور کیجئے فرمایا فانّی تر کتُك لصلاح الامّةِ و حقن دمائها یعنی میں نے تجھے چھوڑ دیا اور تجھ سے جنگ نہیں کی مطلب وہی ہے جو میں نے عرض کیا اور یہی مطلب یہاں میری نظر میں بہترین ہے یعنی میں دستبردار ہو گیا اور تجھے چھوڑ دیا امت کی بھلائی کے لئے اور امت کو خونریزی سے بچانے کے لئے اس کی وجہ یہ تھی، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ جنگ سے کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ فریقین کی اسلامی فوجیں جو طاقت میں برابر تھیں اگر ایک دوسرے سے بھڑ کر ایک دوسرے کو قتل اور کمزور کرتیں تو دونوں نابود ہو جاتیں۔اس صورتِ حال سے صرف دشمن ہی فائدہ اٹھا سکتا تھا یہی امام حسنؑ نے معاویہ کو لکھا تھا۔(اسکامل جلد سوم ص، ۲۰۵ مطبوعہ مطبع منیر مصر)

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ امام حسنؑ کی شہادت کے بعد امام حسینؑ اس دس سال کی مدت میں جب ابھی معاویہ زندہ تھے یعنی ۴۹ھ، ۵۰ھ سے لیکر ۶۰ھ تک خاموش بیٹھے رہے۔یہ صحیح ہے کہ اس مدت میں امام حسینؑ نے معاویہ کے خلاف اس طرح تلوار اٹھانا ضروری نہیں سمجھا جس طرح یزید کے خلاف ضروری سمجھا لیکن وہ معاویہ کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان پر نکتہ چینی ضرور کرتے رہے جیسا کہ ان کے بھائی امام حسنؑ نے ان فقروں میں جو آپ نے ابھی سنے ہیں خلافتِ معاویہ کی حقانیت کا ابطال کیا تھا۔سید الشہداء نے بھی یہی کام کیا اب ایک دو فقرے آپکو ابن قتیبہ دینوری کے سناتا ہوں۔ابن قتیبہ سر برآوردہ علمائے اسلام میں سے ہیں اور قطعی طور پر سنی المذہب ہیں شیعہ نہیں ہیں ابن قتیبہ اپنی مشہور کتاب الامامة والسیاستہ میں لکھتے ہیں یہ وہ خط ہے جو امام حسینؑ نے معاویہ کو لکھا تھا میں اس خط کے چند جملے عرض کرتا ہوں تا کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ حسنؑ بن علیؑ کی روش معاویہ کے بارے میں کیا تھی اور کیا امام حسینؑ واقعی معاویہ کو ایک خلیفہ اور ایک قابلِ احترام اسلامی سربراہ تسلیم کرتے تھے

؟ کیا اس دس سال کی مدت میں آپ نے واقعی معاویہ کی خلافت، حکومتاور سربراہی کو مان لیا تھا یا حقیقت وہ ہے جو ابن قتیبہ لکھتا ہے اب میں اس خط کے چند فقرے نقل کرتا ہوں اما م حسینؑ معاویہ کو لکھتے ہیں: الست قاتل حجر واصحابہ العابدین المخبتین الذین کانو ایستفظعون البدع ویامرون باالعروف و ینھون عن المنکر۔ کیا تم نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو جو عابد و زاہد تھے بدعات سے متنفر تھے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے، قتل نہیں کیا؟ تم نے عہد و پیمان کرنے کے بعد ازراہِ ظلم ان کو مروا ڈالا حالانکہ اس سے قبل تم نے ان کو امان دی تھی یہ کام خدا کے حکم کے خلاف جرائت اور اس سے کئے ہوئے عہد کی خلاف ورزی تھی کیا تم نے عمرو بن الحمق کو جو ایک بزرگ صحابی تھے قتل نہیں کیا؟ عمرو بن الحمق وہ شخص تھے جن کے بدن کو عبادت نے گھلا دیا تھا۔ تم نے انکو امان دینے اور ان سے ایسے عہد و پیمان کرنے کے بعد ان کو قتل کیا، کہ ایسا عہد و پیمان اگر آہوانِ صحرا سے بھی کیا جاتا تو وہ بھی پہاڑوں سے اتر آتے کیا تم نے بناوٹی دعویٰ کرنے والے زیاد کو ابو سفیان کا بیٹا قرار نہیں دیا حالانکہ رسولؐ اللہ کا فیصلہ تھا کہ بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے ہاں پیدا ہوا اور زانی کی سزا یہ ہے کہ سنگسار کر دیا جائے پھر تم نے زیاد کو اہلِ اسلام پر مسلط کر دیا تاکہ انہیں قتل کرے، ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کو کھجور کے درختوں پر لٹکا کر پھانسی دے۔ سبحان اللہ معاویہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہ تمہارا اس امت سے کوئی تعلق ہے اور نہ اس امت کا تم سے۔ معاویہ خدا سے ڈرو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ کے پاس ایک کتاب ہے جس میں ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔ معاویہ اچھی طرح سمجھ لو کہ خدا اس کو فراموش نہیں کر سکتا کہ تم محض بدگمانی سے ہی لوگوں پر اتہام

لگاتے اور انہیں ناحق قتل کرتے ہو اس سے بڑھ کر تم نے ایک نادان اور ناتجربہ کار لڑکے کو امیر بنا دیا ہے جو شراب پیتا ہے اور کتوں سے کھیلتا ہے۔ میرے خیال میں تم نے اپنے آپکو غارت کر لیا ہے اپنے دین کو کھو دیا ہے اور رعایا کو تباہ کر دیا ہے۔ والسلام (الامامۃ والسیاسۃ جلد اول صفحہ ۱۹ تالیف ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم متوفی ۲۷۸ھ مطبوعہ مصر ۱۳۵۶ھ)

یہ تھا حسن بن علیؑ اور حسینؑ بن علیؑ علیہا السلام کا معاویہ بن ابی سفیان سے طرزِ تخاطب اور ان کی حکومت اور سربراہی پر نکتہ چینی کا طریقہ۔ سید الشہداء کے اس آخری فقرہ کی مزید وضاحت کے لیے جو انہوں نے یزید کے بارے میں لکھا اور جس کا اسلام اور تاریخِ اسلام پر نہایت گہرا اثر پڑا ہے علی بن الحسینؑ مسعودی کا ایک اور فقرہ سنئے وہ یزید کے متعلق کہتا ہے: وکان یزید صاحب طرب وجوارح وکلاب وقرود وفھود ومنادمۃ علی الشراب، و جلس ذات یومٍ علیٰ شرابہ وعن یمینہ ابن زیاد وذٰلك بعد قتل الحسین، فاقبل علی ساقیہ فقال۔ یزید عیش پسند تھا۔ اس کے پاس شکاری جانور کتے، بندر اور چیتے تھے اس کے یہاں شراب کی محفلیں جمتی تھیں قتلِ حسینؑ کے بعد ایک دن شراب کا دور چل رہا تھا۔ ابن زیاد یزید کی داہنی طرف بیٹھا یزید نے ساقی کو مخاطب کر کے کہا

اسقنی شربۃً تروی مشاشی
ثمّ مل فاسق مثلھا ابنِ زیادِ
صاحبِ لسرّ والامانۃ عندی
ولتسدید مغنمی وجھادی

ساقی مجھے ایسا جامِ شراب پلا جو میری طبیعت کو سیراب کر دے پھر ایسا ہی ایک جام ابن زیاد کو دے جو میرا ہمراز اور معتمد ہے اور جو میری کامیابیوں اور کوششوں کو مستحکم کرتا ہے۔

اس کے بعد مسعودی یزید کے ظلم وستم کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ رعایا میں فرعون کے مثل تھا پھر کہتا ہے :بل کان فرعون اعدل منه فی رعیّته وانصف منه لخاصّته وعامّته بلکہ فرعون یزید سے زیادہ اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کرتا تھا اور عوام وخواص کے ساتھ اس سے بڑھ کر انصاف پسند تھا۔ مطلب یہ فرعون اس سے بہتر تھا اس کے بعد مسعودی کہتا ہے کہ یزید کے زیادتیوں ، بے باکیوں اور بے دینی سے عامتہ المسلمین بھی متاثر ہونے لگے تھے کہنے کا مطلب یہ کہ بفجوائے الناس علیٰ دینِ مُلوکھم جوگناہ یزید کرتا تھا وہی گناہ اس کے اکثر ارکانِ دولت کرتے تھے و فی ایّامه ظهر الغنا بمکة والمدینة اسی کے زمانے میں مکے اور مدینے میں گانے بجانے کا رواج ہوا جب ارکانِ دولت اور خود خلفیہ نے گناہ کی راہ اختیار کر لی تو عوام بھی اسی راستے پر چل نکلے ۔ مکے اور مدینے میں لوگوں کو گانے اور گانا سننے کی عادت پڑ گئی ۔واستعملت الملاهی لہولعب کا سامان استعمال ہونے لگا واظهر الناس شرب الشراب لوگ علی الاعلان شراب پینے لگے کیونکہ خود خلیفہ شراب نوش تھا ۔وکان له قردٌ اس کے پاس ایک بندر تھا یعنی اس شخص کے پاس جو خلیفۃ المسلمین کہلاتا تھا مسعودی کہتا ہے یزید کے پاس ایک بندر تھا جس کی کنیت ابوقیس تھی اس بندر کو شراب نوشی کی محفل میں لایا جاتا اور طشت میں اس کے لئے شراب ڈالی جاتی یہ بندر بہت خبیث تھا اس کو ایک سدھائی ہوئی جنگلی گدھی پر سوار کر دیا جاتا جو گھڑ دوڑ میں حصہ لیتی گدھی پر زین کس دی جاتی اور لگام بندر کے ہاتھ میں دیدی جاتی اور اس طرح ابوقیس کی گدھی دوڑ میں شریک ہوتی ۔کبھی کبھی یہ بندر دوڑ جیت جاتا ۔ابوقیس کو سرخ اور زرد ریشم کی قبا اور جامہ پہنا یا جاتا قبا کا دامن اس کی کمر سے باندھ دیا جاتا اس کے سر پر رنگین ریشمی ٹوپی رکھی جاتی گدھی کو بھی پھولدار رنگ برنگے کپڑوں سے آراستہ وپیراستہ کیا جاتا یہ ہے تفصیل اس جملے کی جو سیدالشہداء نے معاویہ کے نام اپنے خط میں یزید کے متعلق لکھا تھا۔

معاویہ کا انتقال ماہِ رجب ۶۰ھ میں ہوا اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یزید ان کا جانشین ہوا میں نے کسی کتاب میں ایک عجیب فقرہ دیکھا لکھا تھا کہ حسینؑ بن علیؑ نے شہادت کیوں قبول کی اور یزید کی بیعت کیوں نہ کر لی ۔اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ امام حسینؑ نے دیکھا کہ اگر وہ یزید کی بیعت کر لیں جب بھی قتل کر دیئے جائیں گے اور نہ کریں جب بھی لہٰذا انہوں نے سوچا جب قتل ہی ہونا ہے تو کیوں نہ آبرو مندانہ طریقے سے راہِ خدا میں جان دوں ۔یہ عجیب قسم کا بیان بالکل بے بنیاد ہے سیدالشہداء کی شہادت کا معاملہ اس سے بہت بلند ہے کہ جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ ہر حال میں مارے ہی جانا ہے تو کہا عزت کے ساتھ کیوں نہ قتل ہو جاؤں اسلام کی خاطر شہادت کا شرف کیوں نہ حاصل کر لوں ۔یہ بات درست نہیں بلکہ لیکن حسین بن علیؑ نے ان حالات اور واقعات کا مطالعہ کرنے کے بعد جو کم از کم پچھلے تیس سال سے پیش آرہے تھے یہ طے کیا تھا کہ حکومت اور مسلمانوں کا دین سے انحراف اس قدر شدید ہو گیا ہے کہ اس کا علاج وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے یا کتابیں اور رسالے لکھنے سے نہیں کیا جا سکتا یہ شدید انحراف ان طریقوں سے قابلِ اصلاح نہیں معمولی اور خصوصاً انفرادی انحراف کا علاج تو مختصر تحریک، مختصر ،اقدام اور مختصر کوشش سے کیا جا سکتا ہے اور بھٹکے ہوئے کو راہِ راست پر لایا جا سکتا ہے لیکن اگر انحراف شدید اور غیر معمولی ہو اس کا ملتِ اسلامی کے بنیادی مسائل سے تعلق ہو اور

خاص طور پر اگر وہ پھیل کر عام ہو جائے تو کسی معمولی تحریک یا عام تحریر و تقریر سے کوئی نتیجہ نکل سکتا۔ امام حسینؑ نے پورا اندازہ لگا لیا تھا کہ اب تک امیر المومنین اور امام حسنؑ نے جو اقدامات کئے ہیں ان کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ایک تند و تیز قیام اور غیر معمولی خونی تحریک کو بروئے کار لایا جائے کیونکہ اس کے بغیر معاویہ اور اس جیسے دوسرے لوگوں کی کاروائی کا توڑ کرنا ممکن نہ تھا ظاہر ہے خود امام حسینؑ اپنے قیام کے اسباب جس طریقے سے بیان کر سکتے ہیں کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

میں نے امام حسینؑ کی تحریروں اور تقریروں سے مجموعی طور پر خصوصاً ان کی ترتیب سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سید الشہداء نے اپنی تحریک کی ابتدا میں اپنے اقدام کے اسباب اور اپنی تحریک کی روح سے واقف کرانا شروع کیا میں امام حسینؑ کی بعض تحرویروں اور تقریروں کے اقتباسات نوٹ کیے ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کروں گا اس وصیت نامہ سے لے کر جو آپ نے مدینہ طیبہ میں اپنے بھائی محمد بن حنفیہؒ کو لکھ کر دیا تھا اس آخری اور صاف اور غیر مبہم خطبے تک جو منزلِ بیضہ، میں آپ نے حُر بن یزید ریاحی اور ان کے ساتھیوں کے سامنے پڑھا تھا جو میں انشاء اللہ آپ کو سناؤں گا امام حسینؑ نے مسلمانوں پر واضح کر دیا تھا کہ اولاً حکومتِ اسلامی نے جو کج روی اختیار کی ہے اور ثانیاً مسلمانوں کے تمام اجتماعی معاملات میں جو رخنہ پیدا ہو گیا ہے اس کا علاج شہادت جانبازی اور تند تیز قیام کے بغیر ممکن نہیں علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی جلد دہم میں مقتلِ محمد ابن ابی طالب موسوی سے ایک روایت نقل کی ہے محمد بن ابی طالب علمائے امامیہ میں سے ہیں۔ یہ روایت ممکن ہے اور کتابوں میں بھی ہو اس روایت میں کہا گیا ہے کہ جب مدینہ کے گورنر نے امام حسینؑ پر یزید کی بیعت کے لئے دباؤ ڈالا تو آپ اس رات میں خاتم الانبیاء کے مزار پر مسلسل تشریف لے جاتے رہے وہاں نماز پڑھی، دعا کی اور شاید وہیں سو گئے۔ دوسری رات میں بھی وہاں جا کر آپ نے چند رکعت نماز پڑھی اور پھر آپ نے یہ فقرے کہے جن میں آپ نے اپنے قیام کے اسباب کی طرف اشارہ کیا: اللّٰھم ھٰذا قبرُ نبیّك۔ الٰہی یہ تیرے نبی کی قبر ہے و اَنَا ابنُ بنتِ نبیك اور میں تیرے نبیؐ کا نواسہ ہوں وقد حضرنی من الامر ماقد عَلِمْتَ جو صورت حال مجھے پیش آئی ہے تجھے معلوم ہے۔ یہ آخری جملہ اس کتاب میں ہے جس کا میں نے نام نہیں لیا اور نام لینے کی ضرورت بھی نہیں۔ ظاہر ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ یہ لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں اور میرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ قتل کے لئے تیار ہو جاؤں مگر میں خود سے قتل پر رضا مند نہیں ہوں لیکن میں ہرگز پسند نہیں کروں گا کہ کوئی مسلمان اس جملے کا مطلب یہ سمجھ لے کہ امام حسینؑ راہِ خدا میں شہادت کا خطرہ محسوس کر کے نالہ و فریاد کر رہے تھے اور نبیؐ کی قبر پر مایوسی اور کمزوری کا اظہار کر رہے تھے۔

مسلمانو! عمرو بن جموح ایک مسلمان تھا جو پہلے بت پرست اور مدینے کے ایک بت خانے کا کلید بردار تھا۔ یہ وہ شخص سالہا سال بت پرستی میں گزارنے کے بعد بڑھاپے میں مسلمان ہوا تھا جب یہ مسلمان ہو گیا تو اس نے اس درجہ روحانی ترقی کی کہ جب جنگِ احد کے لئے نکلا تو اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر کہا اللھم اَرْزُقْنِی الشَّھَادَۃ خدایا مجھے شہادت نصیب کر اللھم لاتَردّنی الیٰ اھلِی خَائباً الٰہی ایسا نہ ہو کہ میں اس سفر سے زندہ ناکام واپس آجاؤں جب ایک مسلمان جس کی ساری عمر بت پرستی میں گزری تھی اسلام اس کی روح کو اس قدر بلندی عطا کر دیتا ہے کہ وہ

میدان جہاد سے اپنے بیوی بچوں کے پاس زندہ وسلامت واپس آنے کو ناکامی اور محرومی سمجھتا ہے تو پھر اس کے کیا معنی ہو سکتے ہیں کہ امام حسینؑ اپنے نانا کا دامن پکڑ کے فریاد کریں اور یہ کہیں کہ یا رسول اللہ مجھے بچایئے لوگ مجھے مارے ڈالتے ہیں یہ معنی ہر گز نہیں وقد حضرنی من الا امرِ ماقد علمت وہ پیغمبر کی قبر پر کہتے ہیں کہ یا الٰہی جس صورتِ حال کا مجھے سامنا ہے تجھے معلوم ہے وہ صورتِ حال وہی تھی جس کا امام حسینؑ نے اندازہ لگایا تھا وہ صورتِ حال افسوس ناک کجروی تھی جس سے اسلامی معاشرہ دوچار تھا اس کجروی کا عمیق مطالعہ کرنے کے بعد امام حسینؑ اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ قیام تحریک اور شہادت کے بغیر اسلامی معاشرے کو اس خطرے اور اس شدید انحراف سے نجات دلائی جاسکتی ہے اس کے بعد امام نے کہا اللھم انی اُحِبّ المعروف وانکر المُنکرَ اس فقرے میں امام مطلب سے زیادہ قریب آجاتے ہیں۔ مگر اب بھی یہ صورت ہے کہ عام لوگ نہیں سمجھ سکتے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ”اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نیک کاموں کو پسند کرتا ہوں اور برائیاں مجھے ناپسند ہیں“ وانا اسئلُكَ یَا ذاالجلالِ والا کرام بحقّ القبر ومن فیه الّااخترت لی ماھو لك رضیً ولرسولك رضیً“ ”اے ذوالجلال والاکرام میری تجھ سے التجا ہے کہ اس مقدس قبر اور صاحبِ قبر کے طفیل میں جو حالات تونے میرے لئے پسند کئے ہیں ان کو اپنی اور اپنے رسول خاتم الانبیاءؐ کی خوشنودی کا ذریعہ بنا“ یہاں تک کہ سید الشہداء نے اتنا ہی ظاہر کیا تھا کہ میرے قیام کا مقصد امر ابالمعروف اور نہی عن المنکر ہے امر بالمعروف نہی عن المنکر سے آپکی مراد کیا تھی؟ شاید بعض لوگ آپ کا وصیت نامہ دیکھ کر یا یہ فقرے سن کر یہ خیال کریں کہ امام حسینؑ یہ چاہتے تھے کہ کوفہ جا کر وہاں کے اہلِ حرفہ اور نانبائیوں سے یہ کہیں کہ کم مت تولو کوفہ کے تاجروں سے کہیں کہ سود مت کھاؤ یہ تو ہوئی نہی عن المنکر، کوفہ کے جوانوں سے یہ کہیں کہ نمازوں سے غفلت مت کرو یہ ہوا امر بالمعروف در اصل بات اس سے بہت بڑھ کر ہے اس طرح کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو کوفہ کے واعظ بھی کر سکتے تھے ابھی تک سید الشہداء نے اپنا مقصد پوری طرح واضح نہیں کیا۔ بحار جلد وہم میں مقتل محمد بن ابی طالب موسوی اپنے بھائی محمد بن حنفیہ کے نام یہ وصیت نامہ لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھٰذا ما اوصیٰ به الحسین بن علیٍ ابنِ ابی طالب الی اخیه محمّد المعروف بابن الحنفیة ”یہ وصیت ہے حسینؑ بن علیؑ کی اپنے بھائی محمد معروف بہ ابن حنفیہ کے نام“

مگر حسینؑ بن علیؑ کہنا کیا چاہتے ہیں انّ الحُسین یشھد ان لا الٰه الّا وحدہٗ لا شریك لهٗ حسین بن علیؑ گواہی دیتا ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور اس کے سوا کوئی خدا نہیں وان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ عبدہ ورسولہ جاء بالحق من عند الحق۔ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو خدائے برحق کے پاس سے دین برحق لائے ہیں وانّ جنة حق والنار حقّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ جنت حق ہے اور جہنم بھی حق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قیامت آنے والی ہے اس روز اللہ تعالیٰ مُردوں کو قبروں سے نکال کر زندہ کرے گا اور ان کا حساب کتاب ہوگا۔

اس کے بعد اصل مطلب کی بات آتی ہے انی لم اخرج اشرّ اولا بطرًّا ولا مفسدًا ولا ظالمًا میرا قیام اور خروج معمولی نہیں تحریک خواہش نفسانی پر مبنی نہیں اور نہ میرا ارادہ کسی پر ظلم کا ہے۔ وانّما خرجتُ لطلب

الاصلاح فی امۃِ جدّی صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ اس فقرے میں مزید صراحت ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے نانا کی امت کی اصلاح کے لئے جا رہا ہوں اس فقرے میں حسینؑ بن علیؑ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اس خطرناک بگاڑ پیدا ہو گیا ہے جس کی اصلاح قیام اور خون بہائے بغیر ممکن نہیں فساد ایسا ہے کہ حسینؑ بن علیؑ کے سوا کوئی اس کی اصلاح نہیں کر سکتا کجی اس قدر شدید ہوگئی ہے کہ اس مداوا محض تقریروں تحریروں خطبوں اور نصیحتوں سے نہیں ہو سکتا لیکن اب بات صاف نہیں ہوئی ہے کہ امام دراصل کہنا کیا چاہتے ہیں وانّما خرجتُ لطلبِ الاصلاح فی اُمۃ جدّی صلیٰ اللّٰہ علیہ واٰلہ ارید ان اٰمر بالمعروف و انہیٰ عن المنکر میرا ارادہ یہ ہے کہ اس قیام کے دوران مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کروں واسیر بسیرۃ جدّی وابی علیؑ بن ابی طالب اور اپنے نانا خاتم الانبیاء اور اپنے پدر بزرگوار علی ابن ابی طالب کے طریقے پر چلوں فمن قبل بقبول الحق فاللّٰہ اولیٰ بالحق لہٰذا جو شخص بھی حق کو قبول کرے تو اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ حق ہی کو پسند کرتا ہے و من رد علی ھٰذا صبر حتی یقضی اللّٰہ بینی وبین القوم بالحق الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ اُنیبُ لیکن اگر کوئی حق کو قبول نہ کرے تو میں پھر بھی صبر کروں گا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں گا یعنی اگر ضرورت ہو تو میں اکیلا ہی یہ راہ طے کروں گا یہاں تک کہ اللہ میرے اور ان لوگوں کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ کر دے گا وہی سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے یہ میری تمہیں وصیت ہے اور توفیق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اسی کے پاس واپس جانا ہے مجھے اپنی گزارشات پیش کرتے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا وقت کا بھی خیال رکھنا ہے بقیہ مضمون کسی اور مجلس میں پیش کروں گا علی بن عیسیٰ اربلی کی کتاب کشف الغمہ میں محمد بن طلحہ سے روایت ہے اور اسی طرح سید ابن طاؤس کی کتاب لہوف میں منقول ہے سید الشہداء ماہِ شعبان کی تیسری تاریخ کو مکہ میں آئے اور شعبان، رمضان، شوال ذی قعد اور ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ تک وہاں قیام کیا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ فرزند پیغمبرؐ یکا یک آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ روانہ ہو جائیں گے اور حج کے اعمال انجام دئے بغیر عمرہ کر کے احرام کھول دیں گے جب آپ نے عراق جانے کا عزم کر لیا قامَ خطیباً آپ نے ایک خطبہ دیا یہاں آپ کی توجہ کا طالب ہوں شاید بہت سے لوگوں کے لیے سید الشہداء کے ان فقروں سے جو آپ نے اس موقع پر فرمائے مقصد کا کچھ سراغ نکل سکے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا اور خاتم الانبیاء پر درود کے بعد فرمایا خطّ الموت علیٰ ولد اٰدم مخط القلادۃ علیٰ جید الفتاۃ موت نے بنی آدم کو اس نشان زدہ کر دیا ہے۔ جیسے کسی جوان عورت کی گردن پر گلو بند کا نشان پڑ جاتا ہے بات وہی ہے معلوم ہوتا ہے سید الشہداء نے مکہ میں بات کو اور کھول کر بیان کر دیا اور لوگوں کو بتلا دیا اس وقت کیا صورت ہے اور آئندہ کیا ہونے والا ہے بات موت اور شہادت کی ہے جس سے قطعاً یہ بات آشکار ہو جاتی ہے کہ امتِ اسلامی کا بگاڑ اس حد سے تجاوز کر چکا ہے کہ جہاں روپیہ خرچ کرنے سے تحریری خدمت سے سوچ بچار یا اسی طرح کی کسی اور تدبیر سے یا مذہبی مجالس منعقد کرنے سے یا مذہبی تقریروں سے اس کی اصلاح ہو سکے خود حسینؑ بن علیؑ بھی اسی طرح کی کسی تدبیر سے اس شدید بگاڑ کی اصلاح نہیں کر سکتے خطّ الموت علیٰ وُلد آدم اب تو اصلاح کا واحد راستہ صرف شہادت ہی ہے۔ وہ بھی حسینؑ بن علیؑ جیسے کسی شخص

کی اس خطبے میں ساری گفتگو شہادت ہی سے متعلق ہے ۔مرنے کی بات ہے رسول خداؐ کی پاس جانے کی بات ہے کربلا کے بھیڑیوں کے ہاتھ میں پڑنے کی بات ہے۔اس سفر کی بات ہے جسکا انجام شہادت ہوگا۔حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ امام حسینؑ نے غالباً یہ خطبہ ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ کو مسجد الحرام میں مجمع عام کے سامنے دیا تھا اس وقت حالات بظاہر حسینؑ بن علیؑ کے لئے سازگار تھے اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ جلد ہی یزید بن معاویہ خلافت سے علحٰدہ ہوجائے گا۔اس کا زوال ہوجائے گا اور خلافت حسینؑ بن علیؑ کو مل جاگی سید الشہداء کے خصوصی نمائندے مسلم بن عقیلؑ کوفہ سے اطلاع دے چکے تھے کہ سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے سوا امامت وخلافت کا مستحق کسی کو نہیں سمجھتے اور نہ آپ کے علاوہ کسی کی سربراہی انہیں منظور ہے اس لئے جتنی جلدی ہو سکے آپ آجایئے اس طرح صورتِ حال بظاہر سازگار اور حالات موافق اور اطمینان بخش تھے اس کے باوجود حسینؑ بن علیؑ موت شہادت اور عراق کے بھیڑیوں کی بات کررہے تھے مطلب یہی ہے کہ آپ اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ بجز شہادت کے کوئی چیز نتیجہ خیز نہیں ہوسکتی۔

آج میں اپنی گزارشات اسی خطبہ پر ختم کرتا ہوں **وخط الموت علیٰ وُلدِ اٰدم مخطّ القلادۃ علیٰ جیدِ الفتاۃ** میں اس وقت نہ اس جملے کی دلآویزی اور دلکشی کی بات کرنا چاہتا ہوں اور نہ لفظ ''خط'' میں جو حسنِ تعبیر ہے اس کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں مطلب اس فقرے کا یہ ہے کہ موت انسان کے گلے کا ہار ہے **وما اولھنی الی اسلافی**۔میں اپنے اسلاف سے ملاقات کا کس قدر مشتاق ہوں۔مطلب یہ ہے کہ جب تک میں وہ راستہ نہ اختیار کروں جس پر چل کر میں اپنے باباعلیؑ اور نانا خاتم الانبیاءؐ کے پاس پہونچ جاؤں میرے اندازے میں موجودہ اجتماعی بگاڑ کا علاج ممکن نہیں **اشتیاق یعقوبؑ الیٰ یُوسُف** جس طرح پیغمبر یعقوب اپنے بیٹے یوسف کے عاشق و شیفتہ تھے، میں شہادت کا عاشق و فریفتہ ہوں **وخیرلی مصرعٌ انا لاقیہِ**۔اللہ کی طرف سے میری قتل گاہ کا انتخاب ہوچکا ہے اور اب میں وہیں جارہا ہوں۔

اس جملے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارا منصوبہ خدائے لم یزل کا ترتیب دیا ہوا تھا حسینؑ بن علیؑ کا ساختہ پرواختہ نہیں تھا خدا نے ازل ہی میں اس خطرناک اجتماعی بگاڑ کی اصلاح کے لئے حسینؑ کو شہادت اور جانبازی کے لئے چن لیا تھا **وخیر لی مصرع انا الاقیہ** کا اگر یہ مفہوم لیا جائے کہ خدا نے امام حسین کے لئے شہادت مقدر کر رکھی تھی یا امامِ حسینؑ نے تقاضائے وقت کے مطابق خود شہادت کو گلے لگا لیا مطلب دونوں لحاظ سے درست ہے اسکے بعد آپ نے مطلب کو اور واضح الفاظ میں بیان کیا۔فرمایا **وکانّی باوصالی تتقطعھا عسلانُ الغلوات بین النواوپس و کربلاء** گویا میں دیکھ رہا ہوکہ عراق کے بیابانی بھیڑئے نوادیس اور کربلا کے درمیان میرے جسم کے ٹکڑے نوچ رہے ہیں **فیملانّ منّی اکراشاً جوفاً** اور اپنے بھوکے پیٹ بھر رہے ہیں **واجربۃً سغباً** اور اپنی خالی زنبیلیں پُر کر رہے ہیں ان کا کام پیٹ بھرنا ہے اور میرا کام اس شدید اجتماعی بگاڑ کا مقابلہ کرنا پھر وہی بات ہے وہی نقشہ ہے جو خداوند متعال نے مسلمانوں کے اس خطرناک اجتماعی بگاڑ کا امام حسینؑ کی شہادت کی شکل میں تجویز کیا ہے **لامحیص عن یومٍ خُطّ بالقلم** جو قسمت کا لکھا ہے اس سے کوئی مُضر نہیں ہم اہل بیت کی خوشی وہی ہے جو اللہ کی رضا ہے ہمارے بارے میں جو اسے پسند ہے ہم کو بھی وہی

پسند ہے رضی اللہ رضانا اھل البیت نصبر علیٰ بلائہ و یوفّینا اجر الصابرین۔ اللہ کی طرف سے جو مصیبت پیش آئے ہم اس پر صبر کرتے ہیں اور اللہ ہمیں اس کا اچھا اجر دیتا ہے۔ میں چند جملے چھوڑ دیتا ہوں۔ آخر کا یہ جملہ بھی غیر معمولی توجہ کا مستحق ہے۔ فرمایا مَنْ کَانَ باذلاً فینا مھجتہٗ و موطنا علیٰ لقاءِ اللہ نفسہٗ فلیرحل معنا فاننی راحل مُسبحاً ان شاءاللہ۔ جو ہمارے لئے جان قربان کرنے اور خدا سے ملنے کے لئے تیار ہو وہ ہمارے ساتھ چلے میں انشاء اللہ کل صبح روانہ ہو رہا ہوں۔

اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ دین خدا انسانی حقوق اور اسلامی معاشرے کے دفاع سے متعلق مسائل ہر دور میں مختلف ہوتے ہیں کبھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کبھی وعظ و نصیحت کی اور کبھی اخباروں رسالوں اور کتابوں میں مضامین لکھنے کی تاکہ مسلمان ان مضامین کو پڑھیں اور ضروریات دین سے باخبر ہوں اس جملے میں سید الشہداء نے واضح کر دیا کہ آج وہ موقع نہیں کہ مالی امداد، قلمی جہاد یا زبانی وعظ و نصیحت سے دین اسلام کی مدد کی جا سکے و من کان باذلاً فینا مھجتہٗ اور کبھی اجتماعی بگاڑ اس درجے تک پہونچ جاتا ہے کہ سوائے شہادت، جاں نثاری، اور فداکاری کے اور کسی طرح کا فساد کو روکا نہیں جا سکتا اور بگاڑ کی بنیاد کو ڈھایا نہیں جا سکتا من کان باذلاً فینا مھجتہ کہہ کر آپ نے یہ واضح کر دیا کہ کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ اب جبکہ امام حسین راہِ خدا میں قیام کر رہے ہیں میں بھی پچاس روپیہ چندہ دیدونگا یا عبید اللہ بن حُر جعفی یہی کہیں کہ میں ایک مضبوط جنگی راہوار نذر کر دوں گا یا کوئی یہ کہے کہ میں پانچ تلواریں سات زرہیں اور چار نیزے پیش

کردوں گا امام حسینؑ کو نہ تلوار چاہیے نہ زرہ اور نہ نیزہ ملتِ اسلامیہ کی کجی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان باتوں سے حالات درست نہیں ہو سکتے مجھے فقط جان چاہیے جو جان دینے کو حاضر ہو وہ کل میرے ساتھ چلے من کان باذِلاً فینا مھجتہ جو اپنا خون اس راہ میں دینے کے لئے تیار ہو و موّطنًا علیٰ لقاءِ اللہِ نفسہ خدائے متعال سے ملنے کے لئے آمادہ ہو۔ فلیر حل معنا موطناً علیٰ لقاءِ اللہِ نفسہٗ خدائے متعالی سے ملنے کے لئے آمادہ ہو وہ ہمارے ساتھ چلے میں کل صبح روانہ ہو رہا ہوں آج محرم کی آٹھویں شب ہے شاید گفتگو آپ کی توقع سے زیادہ طول کھینچ گئی پانچ منٹ اور اجازت دیجئے کچھ مصائبِ اہل بیتؑ کا ذکر ہو جائے فلمّا رٰاھم الحُسین علیہ السلام مصرٌّ اً علیٰ قتلہ یہ فقرہ مقتلِ ہشام بن محمد بن سائب کلبی سے منقول ہے یہ بزرگوار امام صادقؑ کے اصحاب میں سے تھے جب امامِ حسینؑ نے روزِ عاشورا دیکھا کہ اہلِ کوفہ ان کے قتل کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اخذ المصحف ونشرہٗ وجعلہٗ علیٰ راسہٖ تو آپ نے قرآن شریف کھول کر اپنے سر پر رکھا اور بہ آواز بلند کہا یا قوم! بینی و بینکم کتاب اللہ وجدّی مُحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ ماقوم بم تستحلون دمی ؟ لوگو میرے اور تمہارے درمیان فیصلے کے لئے اللہ کی یہ کتاب موجود ہے میرے نانا محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ آلہ ہیں لوگو! میرے اور تمہارے درمیان فیصلے کے لئے اللہ کی یہ کتاب موجود ہے میرے نانا محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ ہیں لوگوں! آخر تم کس جرم میں میرا قتل جائز سمجھتے ہو" قرآن میں آیۂ تطہیر، آیۂ مباہلہ اور سورۂ ہل اتی دیکھو سنتِ خاتم الانبیاء پر نظر ڈالو اس کے بعد اگر تم سمجھو کہ میرا قتل روا ہے تو قتل کرو اگر سمجھو کہ ناروا ہے تو

اس فعلِ شنیع سے درگزر کرو۔

حیرت ہے کہ سید الشہداء اہلِ کوفہ کے دینی جذبے کو اپیل کر رہے تھے مگر جب آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ دینی جذبے سے بے بہرہ ہیں تو آپ نے انکے انسانی جذبے کا سہارا لینا چاہا اگر اہلِ کوفہ دین و مذہب سے لاتعلق ہیں اگر انہیں خوفِ آخرت نہیں ہے تو آخر انسان تو ہیں انسان کے بھی جذبات ہوتے ہیں اور ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے فاذا بطفلٍ لہٗ یبکی عطشاً دیکھا تو ان کا ایک بچہ پیاس کی شدت سے بلک رہا تھا مجھے معلوم نہیں یہ بچہ کون تھا لڑکی تھی یا لڑکا شیر خوار تھا جسے کوئی کنیز یا غلام خیمہ سے باہر لایا تھا یا خورد سال تھا کہ خود اپنے پاؤں سے چل کر خیمہ سے نکل آیا تھا یہ سب معلوم نہیں ہاں اتنا معلوم ہے کہ یہ خود ابوعبداللہ امام حسینؑ کا ہی بچہ تھا جب امام حسینؑ نے دیکھا کہ کہ اہل کوفہ کے دینی جذبات کو برانگیختہ نہیں کیا جا سکتا تو انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک بچہ خیمہ سے باہر نکل آیا یا کوئی اس کو باہر لے آیا ہے وہ پیاس کی شدت سے رو رہا ہے، تڑپ رہا ہے تو سید الشہداء نے میرے الفاظ میں انسانی جذبات کا سہارا لیا فَاَخَذَ علیٰ یدہٖ وقال: یا قوم! ان لم ترحمونی فارحموا ہذا الطفل اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے عراقیوں! اگر تم کو مجھ پر ترس نہیں آتا تو اس معصوم بچے پر ہی رحم کرو لیکن انہوں نے عجیب جذبے کا اظہار کیا انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ جس طرح دینی جذبے سے خالی ہیں اسی طرح انسانی جذبے سے بھی بے بہرہ ہیں اس کا ثبوت وہ تیر تھا جو کمان سے نکل کر بچے کے حلقوم میں پیوست ہو گیا اور بچہ شہید ہو گیا

کتنا نازک تھا فریضہ جو بجا لائے حسینؑ
تا بہ دل حلقۂ مذہب کو بڑھا لائے حسینؑ
کلمہ رسم کے پھندے سے چھڑا لائے حسینؑ
حق کو ناحق کی ملاوٹ سے بچا لائے حسینؑ
نقل کو اصل حقیقت میں کھپنے نہ دیا
ڈھونگ اسلامِ مجازی کا پنپنے نہ دیا

جوشؔ

❁❁❁

جوہر حسینؑ، چشم حسینؑ، آئینا حسینؑ

شاعر اہلبیتؑ ڈاکٹر رضا عارفؔ رضوی

ہیں نفس مطمئنۂ بزم کساء حسینؑ
مرکز میں نور کے ہیں خود اپنی ضیاء حسینؑ
نانا کے افتخار کا اِک سلسلا حسینؑ
صَلِّ علیٰ رسولؐ ہے صَلِّ علیٰ حسینؑ
عرفانِ رب کا اوج شرف انتہا حسینؑ
جوہر حسینؑ، چشم حسینؑ، آئینا حسینؑ
عالی نسب، کریم و شجاع و بلند عزم
ہر زاویئے سے لائق مدح و ثنا حسینؑ
فطرس کو آتے آتے نئے بال و پر دیئے
ہیں منفرد عطا میں کثیر العطا حسینؑ
اسباب طول سجدۂ احمدؐ سے ہے عیاں
توحید کا ضمیر پیمبرؐ انا حسینؑ
لگ جائیں چار چاند ہر اس انقلاب میں
آجائے جس کے قبل زبانوں پہ یا حسینؑ

❁❁❁

حائرِ حسینی پر حاضری اور اُس کی زیارات کے آداب

ڈاکٹر عبدالجواد کلیدار (عراق)

تاریخ واحادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حائر حسینی کی حیثیت صرف ایک مذہبی و دینی عبادت گاہ کی نہ رہی کہ زائرین جب چاہیں اور جس طرح چاہیں جا کر زیارت کر آئیں زیارت کے نہ کوئی خاص مراسم ہوں نہ کوئی معین آداب ہوں یہ سرزمین اپنے ابتدائی زمانہ ہی سے انتہائی معزز و محترم رہی اسلام میں بھی اس کی بلندی منزلت کا پوری طرح کا لحاظ رکھا گیا۔ بایں معنی کہ اس سرزمین پر حاضری کے کچھ مخصوص آداب اور معین مراسم ہیں جو زیارت کی بنیادی شرطیں ہیں اور جن کی پابندی زائر کے لئے ضروری ہے اس لئے کہ حائر حسینی اور حرم مقدس ایک حرم ہے حرم ہائے خدا و رسولؐ سے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ (کامل الزیارت ص ۱۹۸)

ائمہ طاہرین نے امام مظلوم کی زیارت کے بہت سے اعمال و عبادات معین فرمائے ہیں اس لئے کہ زائر حائر حسینی میں پہونچ کر سلام کی عظیم ترین شخصیت کے حضور میں ہوتا ہے جو حسب ارشاد الٰہی زندہ ہے مردہ نہیں۔

ولا تحسبنّ الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون

جو لوگ راہ خدا میں قتل ہوئے انھیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس رزق پاتے ہیں۔

امام مظلوم اور آپ کے اصحاب سے بڑھ کر خداوند عالم کے نزدیک اور کون شہید عظیم المرتبت ہوسکتا ہے جنکی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر رہی اسلام میں بس شہدائے بدر تو ان کے برابر قرار دیے جاسکتے ہیں جنھوں نے بغیر کسی دنیاوی طمع وحرص کے محض اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لئے اپنے کو راہِ خدا میں قربان کردیا تھا ان کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

وہ اعمال وعبادات دو قسم کے ہیں کچھ تو تزکیۂ نفس اور اسلامی اخلاق و کردار سے متصف ہونے کے متعلق کچھ کیفیت زیارت کے متعلق کہ زائر جب امام مظلوم کی زیارت کو گھر سے نکلے تو کس طرح نکلے اور حائر مقدس میں کس شان سے داخل ہو چنانچہ فرات عُبور کر کے نینویٰ یا غاضر یہ پہنچنے تک پھر غاضریہ و نینویٰ سے چل کر حائر حسینی داخل ہونے تک پھر حائر حسینی سے قبر حسینی پر پہنچنے تک سب ہی کے آداب وقواعد ہیں۔

وہ اعمال وعبادات جو تزکیۂ نفس اور اسلامی اخلاق و کردار سے متصف ہونے کے متعلق ہیں اس سلسلے میں محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا۔

"زیارت امامِ مظلوم کو ہمارا سفر کیا ویسا ہی سفر نہیں جس طرح ہم حج کے لئے سفر کیا کرتے ہیں امام نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا تو جس طرح حاجیوں کو زادراہ اور سامان سفر ضروری ہوا کرتا ہے زائرین کے لئے بھی اسی طرح ضروری ہے اس موقع پر حضرت صادقؑ و آل محمد صراحت فرمائی کہ زائرین کے لیے کیا کیا روحانی سامان ہونا چاہیے آپؑ نے فرمایا۔

تمھیں لازم ہے کہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آؤ اور کم بولو اور جب بولو تو اچھی بات زبان سے نکلے زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر زبان پر رہے کپڑے صاف و پاک ہوں، حائر پہونچے سے پہلے غسل کرو خاکساری و

عاجزی بکثرت نمازیں پڑھنا آل محمد کے لئے دعائے رحمت کرنا تمہارے لئے ضروری ہے نگاہیں جھکی ہوئی رہیں اپنے محتاج بھائیوں کے دُکھ درد میں شریک ہو، گروہ تم سے الگ تھلگ رہیں تو تم خود اُن کے پاس جاؤ تمہارے لئے تقیہ بھی ضروری ہے جس سے تمہارا دین قائم ہے جن چیزوں سے روکا گیا ہے اُن سے باز رہو جب یہ سب کام تم کرو گے تو تمہارا حج بھی پورا ہوگا اور عمرہ بھی اور ان مرادوں کے پانے کے حقدار ہوگے جن کا تم اللہ سے سوال کرتے ہوں۔(کامل الزیارات س ۱۱۳ تا ۱۴۱)

اس حدیث سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ائمہ طاہرین حائر مقدس اور اس کی زیارت کو کتنی اہمیت دیا کرتے اور زیارت امام مظلوم کو نفس کی تہذیب، روح کی جلا، اسلام کی بنیادی باتوں کی ترویج اور اسلامی خوبیاں پھیلانے میں کس قدر دخل حاصل ہے۔ اسی طرح حائر مقدس میں جانے اور زیارت امام مظلوم بجالانے کے بھی معین آداب و اعمال ہیں جو زیارت کی کتابوں میں تفصیل سے مرقوم ہیں ہم طوالت کے خوف سے اُن کو حذف کرتے ہیں

حائر حسینیؑ کی زیارت کے مخصوص دن

چونکہ حائر حسینی بہت ہی مقدس و محترم مذہبی مقامات سے ہے بیشمار حدیثیں اس کی فضیلت و جلالت قدر کے متعلق وارد ہوئی ہیں مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے بعد اُسے تیسرا حرم سمجھا جاتا ہے اسی لئے حائر بھی مسلمانوں کی اسی طرح زیارت گاہ قرار پایا جس طرح خانۂ کعبہ زیارت گاہِ مسلمین ہے بس فرق ہے تو یہ کہ خانۂ کعبہ کی زیارت سال میں ایک مرتبہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جسے استطاعت دیتا ہے وہ حج کی عبادت بجالاتا ہے اور حائر حسینی کی سال میں کئی مرتبہ زیارت بجالائی جاتی ہے حدیثوں میں بھی زیادہ سے زیادہ مرتبہ زیارت بجالانے کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ایک مرتبہ حج بجالانے کا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

حائر کی زیارت دو طرح کی ہوتی ہے ایک روزمرہ کی زیارت دوسری مخصوص زیارت روزمرّہ والی زیارت تو ہر وقت بجالائی جا سکتی ہے رات دن صبح شام غرضکہ وقت کی کوئی قید نہیں حائر حسینی طلوع آفتاب سے رات کے بارہ بجے تک کھلا رہتا ہے اور ہر ہی وقت زائرین آتے جاتے اور زیارت بجالاتے رہتے ہیں اور مخصوص زیارت سال میں آٹھ مرتبہ بجالائی جاتی ہے اُنھیں زیارتوں کے لئے جوق در جوق آتے ہیں ان مخصوص زیارتوں میں سے اکثر کے متعلق ائمہ طاہرینؑ سے بکثرت حدیثیں مروی ہیں۔(۱)۱۰ محرم کی زیارت جو زیارت عاشورہ کے نام سے مشہور ہے(۲) زیارت اربعین (۳) زیارت یکم رجب (۴) زیارت ۱۵ رجب (۵) زیارت ۱۵ شعبان(۶) زیارت شبہائے قدر ماہ رمضان المبارک (۷) زیارت عید الفطر (۸) زیارت عرفہ اور عید الضحیٰ یہ آٹھویں زیارتیں اہمیت کے لحاظ سے ایک ہی درجہ کی نہیں نہ ہر ایک میں ایک جیسا اجتماع ہوتا ہے بعض تاریخ بہت اہم ہیں اسی لحاظ سے ان تاریخوں میں زائرین کا اتنا ہجوم اکٹھا ہو جاتا ہے جتنا حج کے موقع پر مکہ معظّمہ میں حاجیوں کا ہجوم نہ ہوتا ہوگا۔ کربلا ایسے بڑے شہر میں سر چھپانے کی جگہ باقی نہیں بچتی کسی کسی سال تو بعض مخصوصیوں میں اتنا غیر معمولی اور بے پناہ ہجوم زائرین کا ہوا کہ حکومت عراق سڑکیں چوڑی کرنے پر مجبور ہوئی اور اسی بہانے بہت سے لوگوں کے گھر منہدم کردیے گئے بہت سے مدرسے مسجدیں اور حائر مقدس سے ملحق تاریخ عمارتیں زمین کے

برابر کردی گئیں۔ان تاریخی عمارتوں کے منہدم کردیے جانے کی وجہ سے اصل روضہ کی عمارت کی وہ شان وشوکت اور عملی و جاہت ومنزلت بہت کچھ متاثر ہوئی جو گذشتہ صدیوں میں سلاطین و امراء کے ہاتھوں رفتہ رفتہ کر کے حاصل ہوئی تھی۔عباسیوں کے زمانہ میں پھر سلاطین بولھین کے عہد میں پھر جلائری بادشاہوں کے زمانہ میں اور آخری صفوی وقار چاری بادشاہوں کے ہاتھوں بڑی نادر روزگار عمارتیں حائر مقدس کے چاروں طرف تیار ہوگئی تھیں ۱۳۵۴ھ میں حکومت عراق کے حکم سے کربلا کے کلکٹر عبدالرسول خالصی نے ان تمام عمارتوں کو منہدم کردیا بغیر اس کا خیال کئے کہ یہ فن تعمیر کی شاہکار تاریخی عمارتیں ہیں اُنھوں نے ان عمارتوں کو یوں منہدم کرایا جیسے یہ قومی سرمایہ نہیں بلکہ مٹی کا ڈھیر ہیں حالانکہ چوڑی کرنے کی ایسی بھی بہت سی صورتیں تھیں کہ ان عمارتوں پر آنچ نہیں آنے پاتی۔

بہرحال ہم یہ عرض کر رہے کہ سال میں ۸ مخصوص دن ہیں حائر مقدس کی زیارت کے

(۱) زیارت عاشورا

اس مخصوص میں زائرین پہلی محرم سے ۱۳ محرم تک آتے رہتے ہیں کیونکہ اس دن کی زیارت کے فضائل میں بہت سی حدیثیں ائمہ طاہرین سے مروی ہیں حضرت صادق وآل محمد فرماتے ہیں۔

جس شخص نے بروز عاشورہ قبر امام مظلوم کی زیارت کی اور رات قبر کے پاس بسر کی وہ مثل اُس شخص کے ہے جو امام مظلوم کے ساتھ شہید ہوا۔یہی وجہ ہے کہ اُس دن بے پناہ ہجوم ہوتا ہے۔

(۲) زیارت اربعین۔

یہ کربلا کی بزرگ ترین زیارتوں میں سے ہے مختلف اسلامی مما لک سے لاکھوں لاکھ زائرین اس زیارت کے لئے کربلا میں جمع ہوتے ہیں اس دن بڑے بڑے ماتمی جلوس نکلتے ہیں ہر جلوس میں پانچ سو سے لے کر ہزار افراد کا مجمع ہوتا ہے ہر شخص ننگے پیر ننگے سر سیاہ لباس پہنے آنسو بہاتا اور سینہ کوبی کرتا ہوتا ہے ہر جلوس کے آگے سیاہ علم ہوتے ہیں جس پر اُس دستہ کا نام اور اس مقام کا نام درج ہوتا ہے جہاں کا یہ دستہ ہوتا ہے شیعہ اُس تاریخ کو دو وجہوں سے بڑی اہمیت دیتے ہیں ایک تو یہ کہ اسی تاریخ میں اہل بیت اطہار قید خانۂ شام سے چھوٹ کر کربلا پہونچے تھے جہاں جابر بن عبداللہ انصاری اور بنی ہاشم کی ایک جماعت زیارت قبر امامِ مظلوم کے لئے پہلے سے آئی ہوئی تھی دوسرے اس وجہ سے کہ اسی دن امام مظلوم کا سر واپس ہوا اسی لئے آج کے دن کی زیارت کو مروراس (واپسی سر) کی زیارت بھی کہتے ہیں اکثر سال اس دن نصف ملین ۵ لاکھ اور کبھی پون ملین ۷.۵ لاکھ تک زائرین کی تعداد جا پہونچی جیسا کہ بغداد کے اخبارات نے جلی قلم سے خبریں شائع کی تھیں۔

(۳) زیارت یکم رجب

یہ بھی مخصوص زیارتوں میں سے ہے مگر اس زیارت میں زیادہ تر کربلا اور مضافات کربلا ہی کے زائرین کا مجمع ہوتا ہے اس دن کی زیارت کے متعلق بھی امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص یکم رجب کو امام مظلوم کی زیارت کرے اللہ تعالیٰ اُسے ضرور بخشدے گا۔(کامل الزیارات ۱۷۳ تا ۱۸۲)

(۴) زیارت ۱۵ رجب

یہ بھی مخصوص زیارتوں میں سے ہے اور نزدیک و دور

تمام مقامات سے بے حساب زائرین پہونچتے ہیں کیونکہ ائمہ طاہرین کی بہت سی حدیثوں میں ۱۵ رجب و ۱۵ شعبان کو زیارت بجالانے کو زیارت بجالانے کی بڑی تاکیدیں وارد ہوئیں ہیں محمد بن ابی نصر برنطی نے امام رضاؑ سے سوال کیا کس مہینہ میں ہم امام مظلومؑ کی زیارت کریں۔امام نے فرمایا ۱۵ رجب اور ۱۵ شعبان۔(کامل الزیارات،ص ۱۸۲)

(۵) زیارت ۱۵ رشعبان

بلا شبہ یہ کربلا کی سب سے بڑی اور مخصوص اور عظیم ترین تاریخوں میں سے ہے تاریخ کی کتابوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ پہلی صدی ہجری ہی سے اس دن زائرین کا اژدہام ہوا کرتا ہے اور آج بھی یہ کیفیت ہے کہ اس تاریخ میں نہ زائرین کی اتنی تعداد اکٹھا ہوتی ہوگی۔دور و نزدیک کے تمام اسلامی ممالک سے زائرین اس تاریخ کو کربلا آجاتے ہیں اُس دن کی زیارت کی فضیلت بھی بہت اہم ہے امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جو شخص مسلسل ۳ سال ۱۵ شعبان کو امام مظلوم کی زیارت بجالائے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا (کامل الزیارات) ص ۱۸۰

(۶) زیارت شبہائے قدر:

۱۹، ۲۱ اور ۲۳ ماہ صیام کی شبوں میں کربلا اور عراق کے دوسرے شہروں سے بہت بڑی تعداد اکٹھا ہوتی ہے یہاں کی زیارت بجالا کر زائرین نجف اشرف جاتے ہیں۔

(۷) زیارت عید الفطر:

اس دن بھی زائرین کی بہت بڑی تعداد زیارات بجا لاتی ہے۔

(۸) زیارت عرفہ و عید الضحیٰ:

یہ زیارت مقدمہ ہے محرم وصفر کی زیارتوں کی یہی وجہ ہے کہ بے شمار زائرین بروز عرفہ کربلا آجاتے ہیں خصوصیت کے ساتھ ایران کے مومنین تا کہ اس زیارت کے بعد عاشورا اور اربعین کی مخصوص زیارتیں بھی نصیب ہو جائیں یہ ۳ مہینے ذی الحجہ محرم اور صفر زیارت امامِ مظلومؑ کے بہت ہی اہم مواقع ہیں عرفہ کی دن کی زیارت کے متعلق بھی ائمہ طاہرین علیہم السلام کی بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

دل میں ہو الفتِ حیدرؑ کی حرارت تو کہو
شرط ہے سرد نہ ہو جزبۂ احساس کبھی

دآراب نقوی،نصیر آبادی

حسینی جنتری ۲۰۱۶ء میں کلمات مدیر کی ابتداء

شرط ہے سرد نہ ہو جزبۂ احساس کبھی

کے مصرعہ سے ہوئی تھی۔جناب داراب صاحب نصیر آبادنے اس مصرعہ پر مصرعہ لگایا

دل میں ہو اُلفتِ حیدرؑ کی حرارت تو کہو

یہ مصرعہ لگا کر ۲۳ شعر کہہ دئے جنکی اشاعت امامی جنتری، ۲۰۱۷ء میں ہو چکی ہے۔

علی علیہ السلام کا شیدائی بغض علیؑ رکھنے والوں سے نفرت اور بیزاری رکھنے والا داراب اب ہمارے درمیان نہیں رہا داراب نقوی نصیر آبادی کا انتقال ۱۹ رصفر المظفر، ۱۴۳۹ھ شب جمعہ شب چہلم ہو گیا مرحوم کی تدفین کربلائے ملکہ جہاں میں ہوئی مرحوم جوار اہلبیت علیہم السلام میں پہونچ گئے۔نور علیؑ سے آنکھیں منور ہوگئی۔مرحوم کو مولاؑ سے صلہ ضرور ملا ہوگا آپ حضرات سے سورۂ فاتحہ کی التماس ہے ادارہ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام موعود حضرت فاطمہ زہراؑ کی اولاد ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں

ڈاکٹر پیکر جعفر یارولوی

حضرت مہدیؑ موعود صاحب امر امام زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق شبہہ کرتے ہوئے مخالفین کہتے ہیں کہ جو احادیث واخبار حضرتؑ کے بارے میں وارد ہوئے ہیں ان سے بس یہی پتہ چلتا ہے کہ آپؑ اولاد فاطمہؑ سے ہیں آخر زمانہ میں قریب دجاّل ونزول عیسیٰؑ پیدا ہوں گے۔

اسی شبہہ کو مندرجہ ذیل تین باتوں سے ختم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مَنۡ مَاتَ وَلَمۡ یَعۡرِفۡ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیۡتَۃً جَاھِلِیَّۃً شیعہ وسنی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ جو بغیر امام زمانہؑ کی معرفت حاصل کئے مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا اسی طرح دوسری حدیث میں ترجمہ: جو مرا اس حال میں کہ اس کے لئے کوئی امام نہ تھا وہ جاہلیت کی موت مرا اور تیسری حدیث ترجمہ: جو مرا اس حال میں کہ اس کی گردن میں امام کی بیعت نہ تھی وہ جاہلیت کی موت مرا۔

مذکورہ بالا حدیثوں سے واضح ہے کہ زمانہ کے ساتھ امام بدلتا رہتا ہے لہٰذا امام سے مراد نہ خدا ہوسکتا ہے نہ رسولؐ نہ قرآن۔ خدا وہی رہے گا جو تھا۔ رسول اکرمؐ وہی ہیں چودہ سو سال قبل تھے۔ اسی طرح کتاب خدا قرآن وہی ہے اور رہے گا۔ البتہ امام میں تبدیلی ہوتی آئی ہے جیسا کہ حدیث رسولؐ سے ثابت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم بسلم یکون اثنا عشر امیرا کلھم من قریش، رسول کریمؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر جو سب قریش سے ہوں گے دوسری حدیث میں ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب قریش سے ہوں گے تیسری حدیث بارہ مرد ہوں گے جو سب قریش سے ہوں گے جن سے اسلام عزیز وسربلند ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

لہٰذا جب احادیث سے یہ ثابت ہے کہ امام زمانہؑ سے مراد رسول اللہؐ کے بتائے بارہ امیر، خلیفہ، مرد قریش ہیں تو اب دیکھنا ہوگا کہ کتنے امیر، خلیفہ اور مرد مر چکے ہیں اور کتنے باقی ہیں اور کون آج ہمارے سروں پر موجود ہے جس کی بیعت جس کی اطاعت کے بغیر مرنے والے کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۲۔ مندرجہ ذیل احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جن کو محدثین اہل سنت نے نقل کیا ہے، ثابت ہے کہ رسول اللہؐ کے بتائے ہوئے بارہ امیر، خلیفہ، مرد سے گیارہ گزر چکے ہیں اب صرف ایک باقی ہے۔ طوالت کی بنا پر صرف ایک حدیث بیان کی جاتی ہے۔

الف۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کے اس سوال پر کہ اولی الامر کون ہیں؟ رسول کریمؐ نے فرمایا پہلے علی ابن ابی طالبؑ دوسرے حسنؑ بن علیؑ تیسری حسینؑ ابن علیؑ چوتھے علیؑ ابن حسینؑ، پانچویں محمدؑ بن علیؑ، چھٹے جعفرؑ بن محمدؑ، ساتویں موسیٰؑ بن جعفرؑ، آٹھویں علیؑ بن موسیٰؑ، نویں محمدؑ بن علیؑ، دسویں علیؑ بن محمدؑ گیارہوں

حسنؑ بن علیؑ، بارھویں محمد مہدیؑ بن حسنؑ۔ ان کے ہاتھوں پر مشرق ومغرب بحکم خدا فتح ہوگا۔ یہ اپنے شیعوں سے اور دوستوں سے غائب (پوشیدہ) رہیں گے، اور غیبت ایسی ہوگی جس پر نہیں ٹھہر سکتا مگر وہی جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے جانچ لیا ہو۔

۳۔ جس طرح مذکورہ بالا حدیث رسولؐ سے حضرت مہدیؑ کی حیات وغیبت ثابت ہے اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث رسولؐ سے حضرتؑ کا حسب ونسب اور نام ولقب بھی ثابت ہے۔

الف۔ حضرت ام سلمہؑ کی روایت رسول اللہؐ نے فرمایا ترجمہ مہدیؑ میری عترت فاطمہؑ کی اولاد سے ہوگا۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ وغیرہ۔

ب۔ حضرت ابوسعید خدری کا بیان خدا کے رسولؐ نے حضرت فاطمہؑ سے ایک طولانی حدیث کے آخر میں فرمایا۔ ہم ہی سے اس امت کا مہدیؑ ہوگا جس کے پیچھے (حضرت) عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے۔ پھر امام حسینؑ کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا اسی سے اس امت کا مہدیؑ ہوگا۔ (دار قطنی وغیرہ)

ج۔ اب رہی یہ بات کہ حضرت امام مہدیؑ کس کے فرزند ہوں گے تو اس کے لئے تو جابر بن عبداللہ اور ابن عباس کی روایتوں کو دیکھیں جن میں اولی الامر اور اوصیا کے نام بتائے اور آخر میں حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا کہ محمد مہدیؑ فرزند حسن عسکریؑ ہیں۔

لہٰذا مذکورہ تینوں باتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدیؑ موعود جناب فاطمہؑ کی اولاد اور امام حسینؑ کے صلب سے آپؑ گیارہویں امام حسنؑ عسکری کے فرزند ہیں ۲۶۰ھ جو ۱۵ رشعبان المعظم، ۲۵۵ھ میں پیدا ہو چکے ہیں اس وقت غیبت میں ہیں آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی آپؑ کا اسم مبارک محمدؐ اور لقب مہدیؑ ہے۔ اب شبہہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ احادیث و اخبار امام مہدیؑ کی ولادت وغیبت وغیرہ سمجھ میں انہیں آتی۔

حضرت حجت علیہ السلام کے ارشادات

۱۔ میرا وجود غیبت میں بھی لوگوں کیلئے ایسا ہی مفید ہے جیسے آفتاب بادلوں کے اوٹ سے۔

۲۔ میں زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دونگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہے۔

۳۔ ظہور میں تعجیل کیلئے دعا مانگو کیونکہ اسی میں تمھاری بھلائی ہے۔

۴۔ میں اہل زمین کیلئے اسی طرح باعث امان ہوں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لئے۔

۵۔ ہمارا علم تمھارے سارے حالات پر محیط ہے اور تمھاری کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں۔

۶۔ ہم تمھاری خبر گیری سے غافل نہیں اور نہ تمھاری یاد کو اپنے دل سے نکال سکتے ہیں۔

۷۔ ہر وہ کام کرو جو تمھیں ہم سے نزدیک کرے اور ہر اس عمل سے پرہیز کرو جو ہمارے لئے بار خاطر اور ناراضگی کا سبب ہو۔

۸۔ تم میں سے جو کوئی تقویٰ الٰہی اختیار کرے گا اور مستحق تک اس کے حقوق پہنچائیگا وہ آنے والے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

۹۔ اگر ہمارے چاہنے والے اپنے عہد و پیمان کی وفا کرتے تو ہمارے ملاقات میں تاخیر نہ ہوتی اور ہماری زیارت انھیں جلد نصیب ہوتی۔

۱۰۔ ہمیں تم سے کوئی چیز دور نہیں کرتی مگر وہ جو ہمیں ناگوار اور ناپسند ہیں۔

۱۱۔ نماز شیطان کو رسوا کر دیتی ہے نماز پڑھو اور شیطان کو رسوا کرو۔

۱۲۔ مسائل میں ہمارے راویوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں۔

سبزیاں اور میوہ جات کے فوائد

ترجمہ: آقائے نصیر الدین امیر تہران

از: طب امام جعفر صادق علیہ السلام

آج کل اطباء کا تجربہ کار اپنے مریضوں کو اُن کے مزاج کے موافق سبزیاں تجویز کرتے ہیں جس سے ظاہر کہ وہ اطباء خواص سے سبزیوں کے واقف ہیں اس لئے چند سبزیوں کے خواص ارشاد کردہ امام جعفر صادقؑ درج ذیل ہیں تا کہ واضح ہو سکے کہ دانشمندانِ حدیث وقرآن ان خواص سے ناواقف نہ تھے۔

پیاز

امامؑ کا ارشاد ہے کہ پیاز کھاؤ یہ منہ کو پاک کرتی ہے مسوڑھوں کو مضبوط، آب کمر (منی) کو زیادہ طاقت مجامعت کو بڑھاتی ہے پیاز منہ کو خوشبودار کمر کو محکم، چہرہ کو حُسن بخشتی ہے یہ درد اور مُرض کو دفع کرتی ہے، پٹھوں کو مضبوط، طاقت رفتار کو زیادہ اور بخار کو دور کرتی ہے، پیاز زنبور یعنی بھڑ بہ الفاظ دیگر بُرّیاں، مچھر اور مکھی کے کاٹ لینے پر لگانے پر بہت مفید ہے پیاز اگر سرکے میں تر کر کے ناک میں ڈالیں تو نکسیر رُک جاتی ہے۔

پیاز کی زمانۂ حاضرہ کے اطباء نے بھی بے انتہا تعریف کی ہے اور اب تو پیاز تقریباً جُزو غذا بن گئی ہے امام نے اس کے فوائد بارہ سو سال قبل بیان فرمائے ہیں۔

سیر (لہسن)

ارشاد امامؑ ہے کہ لہسن کھاؤ مگر فوراً مسجد کی طرف نہ جاؤ (حدیث رسول) لہسن کھا کر مسجد کی طرف جانے سے شاید اس غرض سے منع فرمایا گیا ہے کہ اس کی بُو مسلمانوں کے لئے آزار کا باعث نہ ہو۔

لہسن ستر ۷۰ بیماریوں کی دوا ہے دورِ حاضر کے اطباء نے بھی اِسکی بڑی تعریف کی ہے بلیڈ پریشر کا دافع ہے قلب کے لئے بیحد مفید ہے۔

بادنجان (بیگن)

بیگن کھاؤ درد میں مفید ہے خود درد کا سبب نہیں بنتا تلی کے مرض میں سودمند ہے معدہ کو قوت دیتا ہے رگوں کو نرم کرتا ہے، سرکہ میں ملا کر کھانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔

ترب (مولی)

ارشاد امامؑ ہے کہ مولی کھاؤ بہت مفید ہے اسکے پتے بادی کو دور کرتے ہیں غذا کو ہضم کرتی ہے اس کے ریشے بلغم کو دور کرتے ہیں مولی پیشاب آور ہے۔

کدو

کدو عقل و دماغ کو بڑھاتا ہے اور درد قولنج ے واسطے مفید ہے یرقان کو بھی فائدہ دیتا ہے

کاسنی

کاسنی بڑی مفید سبزی ہے آبِ کمر (منی) کو زیادہ اونسل میں افزائش کرتی ہے مولود کو خوبصورت بناتی ہے یہ مختلف امراض میں سودمند ہے درد قولنج کو دور کرتی ہے یرقان کو بھی ختم کرتی ہے۔

خواص بعض میوجات

ارشاد امام عالی مقام ہے کہ ہر میوہ پر زہریلا مادہ ہوتا ہے لہذا اسکو کھانے سے پہلے خوب پانی سے دھو لینا چاہیے۔

سیب

(۱) سیب کھاؤ یہ حرارت کو دور، شکم کو سرد، اور بُخار کو برطرف کرتا ہے۔

(۲) اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ سیب میں کیا خصوصیات اور خوبیاں ہیں تو بیمار سوائے سیب کے کسی دوا کو نہ کھائیں۔

(۳) جو بُخار میں مبتلا ہو اُس کو سیب کھلاؤ کہ سیب سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

(۴) صرف سیب ہی وہ چیز ہے جو سب سے زیادہ اپنا اثر دل پر کرتا ہے اور اس کو تقویت پہونچاتا اور خوش رکھتا ہے۔

گلابی امرود

امرود گلابی بہت مفید ہے چہرہ کو حسین اور دل کو سکون بخشتا ہے۔

(۱) امرود مقوی قلب اور صافی دل ہے

(۲) جو شخص امرود سے ناشتہ کرے آبِ کمر (منی) کو صاف اور اولا دخوبصورت پیدا ہو

(۳) امرود، جسم کو خوبصورت، مفرّح دل و دماغ اور تمام اندرونی اعضاء کو فائدہ پہونچاتا ہے۔

انار

ارشاد امامؑ انام ہے کہ اپنے اطفال کو انار کھلاؤ تا کہ جلد جوان ہو جائیں۔

(۱) انار کو معہ اس کے چربی (ہلکی جھلی جو دانوں کے اوپر ہوتی ہے) کے کھاؤ کہ معدہ کو صاف اور ذہن کو بڑھاتا ہے۔

(۲) انار خون کو بھی صاف کرتا ہے۔ بدن کی رگوں کو تقویت دیتا ہے، تناسل و توالد میں مددگار ہے مُلّین اور ہاضم ہے۔ پیشاب آور بھی ہے جگر کے لے بہت مفید ہے۔

(۳) انار مرض یرقان طحال، خفقانِ قلب اور کھانسی کے لئے بھی فائدہ مند ہے آواز کو صاف، چہرے کو شگفتہ، جسم کو صاف کرتا اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔

انجیر

انجیر بوئے دہن کو برطرف کرتا ہے معدہ اور جگر کے بُخارات کو زائل کرتا ہے ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے بالوں کو اُگاتا ہے درد کو دور کرتا ہے انجیر ہاضمہ کو دُرست کرتا ہے نشو ونما میں مدد کرتا ہے جسم کو طاقتور اور چہرہ کو شگفتہ بناتا ہے اگر شام کے وقت کھایا جائے تو تحریک معدہ کو منظم کرتا اور جسم کو تازگی بخشتا ہے انجیر ذائقہ کے لحاظ سے لذیذ اور اچھی غذا ہے بدن کے لئے صحت اور جسم کے واسطے باعثِ استنباط ہے جگر اور تصفیہ خون کو مفید ہے سل اور سرطان میں نفع بخش ہے انجیر دردِ سینہ اور کھانسی میں سودمند ہے تکلیف چشم اور معدہ کے لئے زیادہ استعمال نقصاندہ ہے۔

خُرما

کسی نے حضرت امام جعفر صادقؑ کے سامنے خُرموں کا ایک طبق رکھا اور کہا یہ بڑے عمدہ خُرمے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا بے شک بہت سے امراض کی دوا ہیں۔

خُرما سمیّات کو ختم کرتا ہے اور بہت سی بیماریوں کو دور کرتا

ہے اگر کوئی سوتے وقت سات دانے خرمے کے کھالیا کرے تو معدہ کے کیڑوں سے نجات پا جائے۔ خُرما بدن کو گرم اور فعال بناتا ہے۔ خون غلیظ پیدا کرتا ہے اگر اس کو دودھ میں پکالیں تو قوتِ باہ کے لئے بہت مفید ہے آنتوں، خشک کھانسی اور ادرارِ بُول کو بھی فائدہ بخش ہے۔ خُرما تُرش دخام برائے جریان، خون اسہال اور مسوڑھوں کو بھی نفع پہونچاتا ہے سرطان کو آرام دیتا ہے۔

انگور

انگور پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے درد کو دور کرتا اور روح کو فرحت بخشتا ہے نوحؑ نے خدا سے غم واندوہ کی شکایت کی حکم ہوا انگور کھاؤ انگور ملینّ مُصَفّی خون، مقویّ غذا ہے۔ آبِ انگور قُویٰ کو تازگی دورانِ خون کو تحریک اور معدہ کی تکالیف دور کرتا ہے جگر مختلف بُخار، بدہضمی، امراض قلب، صفراء بواسیری سیل، اور سرطان کے لئے مفید ہے۔

انگور بہترین چیز ہے جس سے مختلف بیماریوں کا مختلف طریقہ سے علاج کیا جاسکتا ہے۔

ہم انھیں چند چیزوں پر اکتفا کرتے ہوئے ختم کر رہے ہیں کیونکہ یہ چند چیزیں ہی امام کی طب جسمانی کی معلومات پر ایک کامل نمونہ اور ثبوت ہیں اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے مقصد یہ ہے کہ مُنصف مزاج طبیب جب ارشادات امامؑ عالی مقام کا مطالعہ کرے تو وہ اس نتیجہ پر پہونچ جائے کہ علم اُدیان کا عالم، عالم علم اُبدان بھی ہوتا ہے۔

هُوالعلی

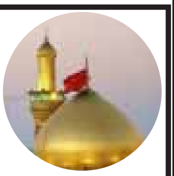

الهُدیٰ ٹورس

مکمل سفر بذریعہ ہوائی جہاز

vygqnk Vw

زیارات
Rs.
75,000/-

عمرہ
Rs.
65,000/-

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زائرین زیادہ پیسہ خرچ کر کے بھی کم زیارتوں کا شرف حاصل کر پاتے ہیں۔ وہیں الهُدیٰ ٹورس۔ مناسب ریٹ میں زیادہ سے زیادہ زیارتیں کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب زائرین کم پیسہ کے لالچ میں آکر یا تو ٹھگی کا شکار ہوجاتے ہیں یا پھر زحمت اور تکلیف میں مبتلاء ہوجاتے ہیں اور کم پیسہ کے چکر میں یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس روحانی سفر میں بقیہ رقم ٹور آپریٹر جائز کی لگا رہے ہیں یا ناجائز؟

بہرکیف اسی ضروری اطلاع کے بعد مومنین سے گذارش ہے کہ ایک بار ضرور الهُدیٰ ٹورس کے ہمراہ سفر زیارت پر چلیں انشاءاللہ آپکا اعتماد باقی رہے گا۔

M.No. 8416823063 زیرنگرانی: (مولانا) عالم جوادی ممتازالافاضل

AL-HUDA TOUR'S 390/514, RUSTAM NAGAR, DARGAH LUCKNOW-226003

روحانی علاج از امام جعفر صادق علیہ السلام

جس طرح جسمِ انسانی بیمار ہوتا ہے اور محتاج علاج ہے اسی طرح روح بھی مائل بہ زوال ہو کر بیمار ہوتی ہے وہ بھی محتاج علاج ہے تا کہ اس کو افعالِ رذیلہ اور خواہشات حیوانی سے جو انسان کے لئے مہلک امراض ہیں نکال کر اَوصاف حمیدہ اور اخلاق فاضلہ کی جانب مائل کر کے اصلاح کی جائے۔ یہ مانا کہ دانشورانِ عالم نے بھی کچھ آئین اور ضوابط اصلاح نفوس اور آداب اخلاق کے مرتّب ضرور کئے ہیں۔ لیکن باوجود کوشش کامیابی کی منزل سے دوچار نہیں ہو سکے کیونکہ یہ کام صرف دینی رہبر و رہنمائی کا ہے کہ وہ آدمی کو بداخلاق و جہالت کی پستیوں سے نکال کر فضیلت کی منزل تک پہونچائیں۔

ظاہر ہے کہ حقیقتِ روح اور جسم کو اس سے بہتر اور کون جان سکتا ہے جس نے روح اور جسم کو پیدا کیا ہے لہٰذا اس لئے جس کو روح اور جسم کا طبیب بنا کر اصلاحِ عالم کے لئے اپنی طرف سے بھیجا وہی سب سے کامل اور حاذق طبیب ہے اِنھیں ہستیوں نے صحتِ نفوس بشری کو فضائل حمیدہ کی دعوت دی چنانچہ آخری رسولؐ اپنی تمام ذمہ داریوں کے ساتھ صرف اسی کام کے لئے مبعوث ہوا قرآن نے پکار کر کہا یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُو سۡتَجِیۡبُو لِلّٰہِ وَلِرَسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ (سورۂ الانفال آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ خدا اور اُس کے رسولؐ کو جواب دو جب وہ حیات کی طرف بُلائیں (۲) یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ مَّوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ وَھُدًی وَرَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ (سورۂ یونس آیت ۵۷) ترجمہ یقیناً تمہارے خدا کی طرف سے نصیحت اور شفا آئی اِسکے لئے جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے (۳) وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۂ الاسراء، آیت نمبر ۸۲) ترجمہ ہم نے قرآن میں وہ چیزیں جو رحمت اور شفا ہیں نازل کیں مومنین کے واسطے اور نہ پائیں گے ظالمین مگر خسارہ۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسول خداؐ نے فرمایا نہیں مبعوث ہوا میں مگر صرف اس لئے کہ مکارم اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہونچاؤں اور فضائل علمِ حکمت سے انسانیت کے تاریک سینوں کو منور کروں چنانچہ آپ اپنی پوری زندگی تبلیغ دین اور سلامتی روح و جسم میں مشغول رہے یہاں تک کہ عالمِ فانی سے عالم باقی کی طرف رحلت فرمائی اور صرف اس لئے کہ دُنیائے انسانیت بے سرپرست اور بغیر مُصلح نہ رہ جائے۔ دو گراں چیزیں (قرآن اور عترت) اپنے بعد گم گشتہ راہ کے لئے چھوڑیں، ایک قرآن صامت اور دوسری قرآن ناطق (عترت) تاکہ تعلیم قرآن سے اگر کوئی انحراف کرے تو اُسکو راہِ مستقیم دکھائیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام

آپؑ کا زمانہ انتہائی بدامنی و بدنظمی اور اختلافات کا دَور تھا دُنیا طرح طرح کے عقائد میں مبتلا تھی ایسے ہولناک ہنگامے میں جہاں آواز بے سود ہو کسی مصلح اور مبلغ کی طرف توجہ نہ دی

جائے امام عالی مقام نے اپنے فرض امامت کو اس طرح انجام دیا جیسے ایک طبیب حاذق بہ حکم خداوندی بیمار انسانیت کے جسم وجان کی سلامتی کے لئے انتھک کوشش فرما تا ہے

نمونہ طب روحی امام جعفر صادق علیہ السلام

غضب

غضب ایک وہ حالت ہے جو متوقع اور غیر متوقع حالات کے پیش آنے پر برانگیختہ ہوتی ہے اور جب وہ طبعیت پر مسلط ہو جاتی ہے تو انسان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے انسان راہ صواب سے منحرف ہو کر بے ضابطگی کا مُرتکب ہو جاتا ہے۔

غصہ کے وقت خون جوش مارتا ہے اور تیزی سے قلب کی طرف مائل ہوتا ہے اور وہاں سے رگوں میں منتقل ہو کر جسم پر ظاہر ہونے کی کوشش کرتا ہے چہرہ سُرخ اور گردن کی رگیں اُبھر جاتی ہیں سینے میں پانی کی طرح جوش زن ہوتا ہے چہرہ کو بگاڑ دیتا ہے انسان اپنے ہونٹ دانتوں کے نیچے دبا لیتا ہے اور جسم کے تمام اعضاء متاثر ہوتے ہیں

غضب عقل کا سب سے بڑا اور سخت دُشمن ہے

غضب کے اہم ترین اسباب دو ہیں۔

(۱) وراثت (بیماریاں)

خاندانی تربیت کے طریقے اور اساتذہ کی تعلیم کو بھی غضب کی آگ کو بھڑکانے میں بڑا دخل ہے

تکبر خود میں مسرت بیجا کثرت مزاح۔ مکر و حرص زرومال وجاہ بھی وہ اخلاقِ کثیفہ ہیں۔ جو غضب کو اپنے ساتھ لاتے ہیں اور خود غضب، متعدد بیماریوں کی تولید کا سبب ہے۔

غضبناک آدمی میں پاگل کُتے کے خواص پیدا ہو جاتے ہیں اگر وہ حالت غضب میں کسی کے کاٹ لے تو اثرات سگِ گزیدہ کے جیسے ہوتے ہیں۔

غضب وہ روحانی خطرناک بیماری ہے جو اوّل صاحب غضب کو اور پھر دوسروں کو سخت نقصان پہونچاتی ہے صاحب غضب نادانستہ جُرمہائے بزرگ میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔

دُنیا کے اطباء اس غضب کے مہلک مرض کے علاج سے عاجز رہے ہیں لیکن خدا کا مقرر کردہ طبیب پیغمبر اسلام نے اس کا علاج یوں ارشاد فرمایا ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے اندر آثارِ غضب دیکھے تو اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اگر پھر بھی اثر رہے تو ٹھنڈے پانی سے وضو اور غسل کرلے کیونکہ پانی آگ کو بُجھا دیتا ہے۔

ارشادِ امام ہے کہ ہر شخص اور بلا کی کنجی (چابی) غضب ہے اور اگر کوئی بُردبار نہیں پھر بھی بردباری اور تحمل کی کوشش کی جائے غضب مردِ دانا کے دل کو ہلاک کر دیتا ہے بُردباری اسکا بہترین علاج ہے۔

دَروغ (جھوٹ)

سب سے بڑی رکاوٹ فرائض انسانی کی ادائیگی میں دروغ ہے یہ انفرادی اور اجتماعی ہر دو لحاظ سے خطرناک تر ہے۔

''دروغ'' دروغگو کے اندر ہر اخلاق رزیلہ پیدا کر دیتا ہے

(۱) معاملات میں آمیزش (۲) مکّاری اور دھوکہ بازی (۳) خیانت اور ریا کاری (۴) وعدہ خلافی (۵) عہد شکنی یہ سب دروغ کے آوُردہ ہیں۔ دروغ بذات خود ایک قبیح صفت ہے دروغگو معاشرہ میں ایک عضو فاسد ہے جو خود کو ہلاک کرتا ہے اور دوسروں کو بھی۔

امامؑ نے فرمایا کہ کوئی بیماری دروغ سے زیادہ تکلیف دہ نہیں ہے۔

جو زیادہ جھوٹ بولتا ہے اُس کی لوگوں کی نظر میں کوئی قیمت

نہیں رہتی عزت وآبرو برباد ہوجاتی ہے اس کے بالمقابل جس کی زبان راست گو ہوتی ہے اُس کا عمل بھی پاکیزہ ہوتا ہے،

خداوند عالم نے بارہ بلاؤں پر تالا (قفل) لگا دیا ہے جس کی کُنجی (چابی) شراب ہے لیکن دروغگوئی شراب خوری سے بھی بدتر ہے دروغگو کی صحبت سے بچو یہ تمہیں جب فائدہ پہونچانا چاہے گا تو صرف نقصان ہی پہونچائے گا۔فائدہ کا محض نام ہوگا۔

دروغگو غیروں کو تمہارے نزدیک اور نزدیکیوں کو غیر بنادیتا ہے

رشک حسد

رشک ،دوسروں کی دولت دیکھ کر رنجیدہ اور اُن کی دولت کے زوال کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔

حاسد ہمیشہ دوسروں کی دولت بہ حسرت دیکھتا اور دیکھ کر خود بہ خود جلتا ہے،

حسد ایک وہ روحانی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ شدید ہے اس لئے کہ بخیل اپنی دولت دوسروں کو دینے میں بخل کرتا ہے۔لیکن حاسد، دوسرے جب کسی اور دوسرے کو دیتے ہیں تو بھی ملول ہوتا ہے ،اور چاہتا ہے کہ دولت دوسروں کے پاس نہ رہے چاہے مجھے ملے یا نہ ملے۔

ارشاد رسول

خدا کی نعمتوں کے بھی بہت سے دشمن ہیں لوگوں نے عرض کیا وہ کون ہیں فرمایا جو حسد کرتے ہیں ان لوگوں پر جن کو خدا نے نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ بیماری خباثتِ روح کی وجہ سے عارض ہوتی ہے جب آدمی اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے اخلاق فاسد ہر جُرم و گناہ کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے

ارشاد امامؑ ہے کہ حاسد ایک طُرفت العین کے لئے بھی راحت نہیں دیکھتا ،حاسد،عذاب دائمی ہمیشہ کی پریشانی حسرت و نا امیدی لغزش و گنہگاری میں مبتلا اور ہمیشہ ناخوش رہتا ہے اگر چہ بہ ظاہر صحت مند نظر آتا ہے

حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو

تکبر یا بزرگ نمائی

غرور ایک وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنے کو بزرگ اور دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔

تکبر ایک وہ جاں فرسا بیماری ہے جس سے روح کمزور ہو جاتی ہے اس بیماری کا مریض اپنی ناسمجھی کی وجہ سے خود کو قابل و فاضل اور دوسروں کو جاہل سمجھنے لگتا ہے اپنے عیوب اور دوسروں کے کمالات پر نظر نہیں کرتا۔

اس خطرناک بیماری کے اثرات یہ ہیں کہ آدمی کو رذائل اخلاق کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے کینہ و دشمنی ،بد خواہی ،وسرکشی ،پند و نصیحت سے انحراف غرضکہ ہر اخلاق حمیدہ سے دور ہوجاتا ہے۔

امامؑ فرماتے ہیں تکبر وہ کرتا ہے جو اپنے اندر ذلّت دیکھتا ہے متکبر ہر وقت مدح و ثنا کا محتاج رہتا ہے کوئی بے وقوفی اور جہالت ،تکبر سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہے عاجزی اور انکساری اس کا علاج ہے

تین چیزیں دُشمنی پیدا کرتی ہیں خود پسندی دُورُوئی اور ستم

حرص

کسی چیز کے حاصل کرنے اور طلب میں انتہائی کوشش کرنا حرص ہے جب عقل انسانی پر قوت حیوانی غالب آجاتی ہے تو یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

حریص !یعنی گرفتار حرص کبھی فقیری سے رہائی نجات نہیں پاتا جتنی حرص زیادہ ہوتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ فقیر ہوتا

جاتا ہے اس لئے کہ فقیری احتیاج کا نام ہے اور حریص سے زیادہ کوئی صاحبِ احتیاج نہیں۔

حریص خدا کی عطا کردہ روزی پر قناعت نہیں کرتا اور اُس کی تمامتر کوششیں زیادہ مال و دولت میں صرف ہوتی ہے لہٰذا یہ صحیح ہے کہ حریص ہمیشہ فقیر ہے،

ارشاد امامؑ ہے کہ سب سے بڑا دولت منداور غنی وہ ہے جس میں حرص نہ ہو وہ شخص بے نیاز ہے جو خدا نے دیا ہے اُس پر قناعت کرتا ہے۔

حرص: رنج وغم، مصائب وآلام کی کُنجی (چابی) ہے۔

حرص: انسان کو گناہ کی مشکلات میں پھنسا دیتی ہے۔

حریص چار چیزوں سے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

قناعت، رضا بر تقدیر، یقین، سکون

وعدہ خلافی

وعدہ خلافی روح کو ضعیف ،انسان کو ذلیل کردیتی ہے جس میں یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے، وہ سب کی نظر میں ساقط الاعتبار ہو جاتا ہے۔

جو ممالک اس بُری خصلت سے مشہور و معروف ہو جاتے ہیں اُنکی تمامتر ترقی کی راہیں مسدود اور دیگر ممالک سے تعلّقات وروابط منقطع ہو جاتے ہیں باہمی تجارت درآمد برآمد کو سخت نقصان پہونچتا ہے اور اعتبار باہمی جو ایک قیمتی صفت ہے زائل ہو جاتا ہے۔

یہ بیماری اکثر ذلیل النفس اور کمینوں کو ہوتی ہے جس کی دوا سوائے اطباء روحانی کی پند ونصائح کے کسی طبیب کے پاس نہیں

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جو خدا وآخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ وعدہ وفا ہوتا ہے۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک بھی اگر کسی آدمی میں پائی جائے سمجھ لو کہ وہ منافق ہے اگر چہ روزہ ،نماز کا کیوں نہ پابند ہو۔

دروغگوئی، وعدہ خلافی، بددیانتی

جنگ وجدال

بحث ومباحثہ، حجّت وتکرار، مہلک ترین صفات میں سے ہیں جب خواہش نفسانی غالب آجاتی ہے تو وہ دوسروں کے افعال واقوال پر اعتراضات کیا کرتا ہے اور ہر ایک بات کو حقیر اور کمتر خیال کرتا ہے یہ ایک وہ بڑی خطرناک بیماری ہے جس کا ادنیٰ ترین ضرر یہ ہے کہ دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔

ارشاد امام ہے کہ مومن وہ ہے کہ جو دشمنوں سے بھی تواضع و مدارات سے پیش آئے کسی سے مخالفت پیدا نہ کرے۔

تین چیزیں داخلِ جہالت ہیں۔(۱) جدال (۲) تکبر (جہل)

سات آدمی وہ ہیں جو اپنے نیک اعمال کو تباہ کر لیتے ہیں اور ساتواں شخص وہ ہے جو اپنے برادر دینی سے جنگ کرکے اس کو اپنا دشمن بنالیتا ہے۔

جنگ ومباحثہ اگر صرف خودنمائی کے لئے ہو تو بدترین صفت ہے مگر اثبات حق کے واسطے صفت محمود ہے اگر اثبات حق کے لئے مخالفت سے برطرف احسن بحث ومباحثہ کیا جائے باہم دشمنی پیدا نہ ہو تو خدا خدائے عظیم اپنے رسول کریم سے قرآن میں ارشاد فرماتا ہے وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۵) ترجمہ: دشمن سے بہ طریق احسن مُجادلہ کرو۔

از: خطبات نماز جمعه

ڈاکٹر کلب صادق صاحب
مرتبہ: سید علی عباس طباطبائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهِ الْعَظِیْمِ

نماز جمعہ کی تکمیلی کیفیت و آداب

ضروری شرائط کی موجودگی میں نماز جمعہ تمام بالغ اور صحیح وسالم مسلمانوں پر واجب ہے اور کم از کم پانچ افراد کے یکجا ہونے پر نماز جمعہ ہوسکتی ہے

نماز جمعہ دو رکعت ہے اور وہ نماز ظہر کی جگہ لے لیتی ہے اس لئے کہ اس میں دو خطبے جو نماز سے پہلے پڑھے جاتے ہیں وہ حقیقتاً دو رکعتوں کی جگہ محسوب ہوتے ہیں۔

نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ہے مستحب ہے کہ اس میں حمد و سورہ بلند آواز سے پڑھا جائے اس کے علاوہ یہ بھی مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کی قرأت کی جائے۔

نماز جمعہ سے پہلے دو خطبوں کا پڑھنا واجب ہے اور دورانِ خطبہ خطیب کو اپنی آواز اتنی بلند رکھنا چاہیے کہ لوگ اس کی آواز کو اچھی طرح سن لیں تا کہ خطبہ کا مضمون سب کے کانوں تک پہنچ جائے۔

خطبہ کے دوران سامعین کو خاموش رہنا چاہیے اور خطیب کی باتوں کو غور سے سننا چاہیے، نیز خطیب کے روبرو بیٹھنا چاہیے۔

خطیب کو فصیح و بلیغ طرز تکلم کا حامل، احوالِ مسلمین سے آگاہ ،اسلامی معاشرے کے مصالح سے باخبر، شجاع اور اظہار حق میں بے خوف و دوٹوک ہونا چاہیے اس کے اعمال اور اس کی رفتار اس کے کلام کی تاثیر و نفوذ کا سبب ہوں اور اس کی زندگی لوگوں کو خدا کی یاد دلانے والی ہونی چاہیے مناسب یہ کہ وہ پاکیزہ ترین لباس پہنے ہو، بدن میں خوشبو لگائے ہو، عمامہ زیب سر ہو اور وقار کے ساتھ قدم اٹھائے منبر یا کسی بلند چیز پر لوگوں کے سامنے کھڑا ہو اور شمشیر، کمان یا عصا پر ٹیک لگا کر لوگوں کو سلام کرے۔ اس کے بعد بیٹھ جائے یہاں تک کہ اذان مکمل ہوجائے تو اٹھے اور خطبہ شروع کرے۔

خطبہ کی ابتدا حمد الٰہی اور پیغمبر اکرمؐ پر درود سے ہو (اس میں احتیاط ہے کہ یہ حصہ عربی زبان میں ہو لیکن باقی حصہ سننے والوں کی زبان میں پڑھا جائے پھر لوگوں کو خوفِ خدا اور تقویٰ کی نصیحت کرے۔ قرآن مجید کا کوئی مختصر سا سورہ پڑھے اور اس کی تفسیر دونوں خطبوں میں بیان کرے دوسرے خطبہ میں پیغمبر اسلامؐ پر درود کے بعد ائمہ مسلمین کے لئے دعا اور مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے۔

خطبہ کے ذیل میں ایسے اہم مسائل بیان کرے جو مسلمانوں کے دین اور دنیا کے ساتھ مربوط ہوں۔ اسلامی ممالک کے اندر و باہر اور اس علاقہ کے داخل و خارج میں جن باتوں کی مسلمانوں کو ضرورت و احتیاج ہو ان پر بحث کو سیاسی ،اجتماعی ،اقتصادی، اور دینی مسائل سے مربوط رکھتے ہوئے لوگوں کو آگاہ کرے اور دشمنوں کی سازشوں سے ہوشیار و باخبر کرے اور اسلامی معاشرے کے تحفظ نیز مخالفین کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے اپنی تجویز پیش کرے۔

مختصر یہ کہ خطیب (امام جماعت) کو بہت ہی محتاط، ہوشیار، بیدار، اسلامی مسائل کے بارے میں اہل فکر اور صاحب مطالعہ ہونا چاہیے اسے جمعہ کے ان عظیم مراسم کی اہمیت و حیثیت سے اسلام اور مسلمانوں کے اہداف و مقاصد کی کامیابی کے لئے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہیے۔ (نماز جمعہ کے احکام کی خصوصیات و جزئیات اور اس کے خطبوں میں فقہاء کے فتاویٰ میں جزوی اختلاف ہے لہٰذا جو کچھ ہم نے تحریر کیا ہے وہ مختلف فتوؤں کا خلاصہ ہے۔

جمعہ کے دن خطبہ اس لئے شروع کیا گیا کہ نماز جمعہ ایک عمومی اجتماع ہے اور خدا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے امیر کو یہ موقع فراہم کرے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے، اطاعت کی ترغیب دے، معصیت الٰہی سے ڈرائے اور انھیں اس چیز سے آگاہ کرے کہ جس میں ان کے لئے دین و دنیا کی بہبودی و بہتری ہو نیز وہ اخبار و واقعات جو مختلف علاقوں سے فراہم ہوئے ہیں اور جو لوگوں کے حق میں موثر ہیں، انھیں بیان کرے۔

دو خطبہ اس لئے قرار دیے گئے ہیں تا کہ ایک میں خدا کی حمد وثنا و تمجید و تقدیس ہو سکے اور دوسرے میں احتیاجات، ضرورتیں تنبیہیں اور دعائیں ہوں

خطبہ کیا ہے؟

نماز جمعہ کے موقعہ پر خطبہ کو دین اور نماز کا جزو قرار دیا گیا ہے جیسا کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ۔

''خطبہ کے موقع پر جب تک امام خطبہ پڑھتا رہے اور منبر سے نیچے نہ اترے اس وقت تک خاموشی سے اس کی طرف متوجہ رہ کر خطبہ سننا چاہیے گویا وہ حالت نماز میں ہیں البتہ کچھ فرق بھی ہیں مثلاً قبلہ رو ہو کر بیٹھنا یا خود امام کا جب تک وہ خطبہ پڑھ رہا ہو قبلہ رو ہونا واجب نہیں ہے بہر حال اس موقع پر جو دو خطبے فرض ہیں وہ نماز ظہر کی دو رکعتوں کی جگہ ہیں (اے گفتار عاشورہ، مرتضیٰ مطہری ص ۱۴۰)

ہم یہ تحریر کر چکے ہیں کہ نماز جمعہ کے خطبہ میں حمد و ثنائے الٰہی، ذکرِ رسولؐ ائمہ اطہارؑ، اور قرآن کے ایک سورہ کی تلاوت کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ خطیب وعظ و نصیحت کرے اور جو باتیں مسلمانوں کے لئے ضروری ہوں انھیں بیان کرے یہ جاننے کے لئے کہ جمعہ کے خطبہ میں کن مضامین کا بیان ضروری ہے ہمیں ایک روایت سے ہدایت ملتی ہے۔

وسائل الشیعہ میں ان احادیث کے ضمن میں جو جمعہ کے خطبوں سے متعلق ہیں ایک حدیث علل الشرائع اور عیون الاخبار کے حوالے سے نقل ہوئی ہے اس حدیث کو فضل بن شاذان نیشاپوری نے جو ہمارے اکابر اور ثقہ راویان میں سے ہیں امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے اس میں

انما جعلت الخطبة یوم الجمعه لانّ الجمعة مشهدٌ عامٌ فارادان یکون للا میر سبب الی موعظتهم و ترغیبهم فی الطاعة و ترهیبهم من المعصیة و توفیقهم علی ماارادمن مصلحة دینهم و دنیاهم ویخبرهم بما یرد علیهم من الافاق من الاحوال التی فیها المضرّة والمنفعة

''جمعہ کے دن خطبہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ جمعہ عام احتجاج کا دن ہے او اس دن سب لوگوں کو اس اجتماع میں شرکت کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ نے یہ قاعدہ اس لئے مقرر کیا ہے تا کہ قوم کا امیر اپنی جماعت کے سامنے وعظ کہہ سکے انھیں عبادت و اطاعت کی ترغیب دے سکے اور گناہوں کے

برے نتائج سے ڈرا سکے اور ساتھ ہی انھیں آگاہ کر سکے کہ ان کے دینی اور دنیاوی مفاد کا تقاضہ کیا ہے مزید یہ کہ دور دراز علاقوں میں مسلمانوں پر جو اچھی بری گزرے اس کی اطلاع دے جو واقعات عالم اسلام میں پیش آتے ہیں اس سے لوگوں کو آگاہ کرے مسلمان ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوں'' (ماخوذ از گفتار عاشورہ ص ۱۴۵ سے ۱۴۶)

خطابت اور وعظ

وعظ اور خطابت میں فرق ہے خطابت ایک ہنر ہے اور اس کا ایک فنی پہلو ہے۔ اس کے علاوہ خطابت کا مقصد جذبات اور احساسات کو ابھارنا ہے مگر وعظ کا مقصد نفسانی خواہشات کو ٹھنڈا کرنا، انسان کو برائیوں سے روکنا اور تنبیہ کرنا ہے اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ خطابت کا مقصد مطلقاً قائل کرنا ہے تو پھر وعظ بھی خطابت ہی کے صیغہ میں آجاتا ہے۔ بہرحال وعظ کا لفظ وہاں استعمال کیا جاتا ہے جہاں ایسے فقرے استعمال کیے جائیں جن کا مقصد تنبیہ کرنا، روکنا اور بوقتِ ضرورت غصہ وغیرہ کا ٹھنڈا کرنا ہو۔ غرض کہ وعظ لوگوں کو ہوا پرستی، سود خوری، غلط کاری اور ریا کاری سے روکنا اور موت، قیامت، دنیا و آخرت میں اعمال کے اچھے برے نتائج کی یاد دلانے کا نام ہے۔ اسکے برخلاف خطابت کی مختلف قسمیں ہیں کبھی اس کا مقصد جوش دلانا اور جنگ پر آمادہ کرنا ہوتا ہے، کبھی اس کا استعمال دینی اور اخلاقی مقاصد کے لئے ہوتا ہے، کبھی لوگوں کو ان کے سیاسی و سماجی حقوق سے آگاہ کرنے کے لئے اور کبھی دینی و اخلاقی شعور کو بیدار کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

واعظ اور خطیب کے فرائض

انسان کے لئے یہ تو ممکن ہے کہ اسے کسی دوسرے شخص سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ وہ وعظ و نصیحت سے بیگانہ و بے نیاز ہو کیونکہ کسی بات کا جاننا اور بات ہے اور کسی متقی و پرہیزگار واعظ کی نصیحت آمیز باتوں سے متاثر ہونا اور بات ہے۔ امیر المومنینؑ حضرت علی علیہ السلام نے خود بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو اثر سننے میں ہے وہ جاننے میں نہیں ہے۔

جو لوگ اس کام کی اہلیت و صلاحیت او راستعداد رکھتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہیں، انھیں خدا کی یاد دلاتے رہیں، آخرت کے انجام اور موت کی حقیقت سے غافل نہ ہونے دیں، قبر و قیامت کا تذکرہ کرتے رہیں اور لوگوں کو عدل الٰہی کی طرف متوجہ کرتے رہیں کیونکہ یہ ضروری باتیں ہیں اور معاشرہ کبھی ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

عہد ماضی میں ہمارے یہاں بڑے بڑے صاحبطرز واعظ گزرے ہیں اور بحمد اللہ آج بھی موجود ہیں وعظ جیسے اہم کام کے لئے جتنا باصلاحیت اور جامع الشرائط واعظ ہو اتنا ہی بہتر ہے۔

خطیب کا یہ فرض ہے کہ وہ معاشرے کو ان باتوں سے آگاہ کرے جو اہل معاشرہ کے دینی اور دنیاوی مفاد میں ہوں خطیب پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو یہ بھی بتائے کہ موجودہ حالات میں انھیں کیا کرنا چاہیے اور ان کے دینی و دنیاوی مصلحتوں کا اقتضاد کیا ہے؟

ظاہر ہے کہ یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور پند و نصائح یا عام واعظ سے بہت زیادہ مشکل، بھی عام واعظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اہل ایمان ہے، باعمل ہے، پُرخلوص ہے اور اسے وعظ سے متعلق چند کلمات بھی کہنے آتے ہیں تو وہ وعظ کرسکتا ہے اور کسی حد تک اس کا وعظ مفید و کارگر بھی ہوسکتا

ہے لیکن اگر وہ یہ چاہے کہ دینی اور دنیاوی مسائل ومصالح تفصیل سے بیان کرے اور ان کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرے تو یہ ایک سخت مرحلہ ہے اس کام میں دوطرح کی دشواریاں ہیں ایک تو یہ کہ اس کی انجام دہی کے لئے وسیع معلومات کی ضرورت ہے ،دوسرے خلوص ضروری ہے تاکہ دین ودنیا کی جو مصلحتیں وہ سمجھتا ہے انھیں بے خوف ہو کر صاف صاف اور آسان زبان میں اس طرح بیان کردے کہ وہ لوگوں کے اذہان پر ایک سرمدی نقش کی طرح مرتب ہوجائیں۔

جہاں تک معلومات کا تعلق ہے اسے دینی امور ومسائل سے بخوبی واقف ہونا چاہیے، اسلامی تعلیمات کی روح سے آگاہ ہونا چاہیے اس میں اسلام کے ظاہر و باطن میں امتیاز کی صلاحیت ہونا چاہیے تاکہ وہ دینی مصلحتوں کو بیان کرسکے عام دینی معلومات اس مقصد کے لئے کافی نہیں ہیں۔

خطیب کے لئے معاشرے اور اسکی نزاکتوں کو سمجھنا بھی ضروری ہے اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ دنیا میں کیا ہورہا ہے ؟اسلامی معاشرے کی مصلحتوں کا تقاضا کیا ہے تاکہ وہ دنیا میں رونما ہونے والے واقعات سے لوگوں کو باخبر کرسکے۔

امام رضاؑ کا یہ ارشاد بڑی اہمیت کا حامل ہے جس میں آپؑ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کو دین و دنیا کی مصلحتوں سے آگاہ کرو۔(خطبات نماز جمعہ ص ۴۰ سے ۴۶) مطبوعہ

لیکن ہمارے لکھنؤ کی مسجد آصفی کے امام جمعہ کو یہ نہیں معلوم کہ ان سے پہلے تقریر کرنے والے نے کیا کہا ؟ اور کیوں کہا؟ اور نہ معلوم کرنے کی زحمت گوارہ فرمائی بلکہ سنی سنائی باتوں پر اعتماد فرما کر مجھے ہٹانے کا فیصلہ کرلیا جبکہ میں مسجد آصفی میں ۱۹۸۵ء سے نماز جمعہ سے قبل مسائل اور سیرت اہل بیتؑ بیان کررہا تھا اور اس عمل کا بانی بھی میں ہی ہوں آقائے شریعت مولانا سید کلب عابد صاحب مرحوم سے اجازت لیکر میں نے یہ کام شروع کیا تھا جس کو ۳۱ سال ہوگئے۔امام جمعہ نے سنی سنائی باتوں میں آکر بغیر تحقیق کئے مجھے میری اس خدمت سے روک دیا ہے جو اعتراض مجھ پر کیا گیا ہے وہ جھوٹا اور بے بنیاد ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے جس کلپ پر اعتراض ہوا وہ میری پوری آدھے گھنٹے کی تقریر ہے اس دن ہادی ٹی ،وی کا کیمرہ لگا ہوا تھا جس نے دس منٹ کا کلپ واٹس ایپ پر ڈال دیا۔اس تقریر میں میں نے اپنا درد دل بیان کیا ہے۔

اگر شریعت کے خلاف کوئی تحریر لکھ رہا ہے جس میں ائمہ کی تعلیمات کو جھٹلایا جارہا ہے اور علماء کی کتابوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ولایتِ علیؑ کی گواہی دینے والوں کو غالی اور غلاۃ کارد کہا جارہا ہے اور مضمون کو فرضی نام سے شائع کیا جارہا ہے۔میں نے مجمع عام میں یہ سوال کیا تھا بتاؤ مولانا ساحل عباس صاحب قبلہ کون ہیں؟ تو امام جمعہ کی عدالت کا تقاضہ یہ تھا کہ مدیر اصلاح کو بلاکر میٹنگ کرتے اور مسئلہ کی نوعیت معلوم کرتے اور مجھ سے بھی سوال کرتے کہ تم نے ایسا کیوں کہا ہے؟ اور تفصیلات معلوم کرنے اور تحقیق کرنے کے بعد کوئی قدم اٹھاتے۔

لیکن صرف سنی سنائی باتوں میں آکر یک طرفہ فیصلہ کرلیا جو شرعاً اور قانوناً غلط ہے ۔ہمارے متعلق کہے گئے جملے جھوٹ اور بہتان پر مبنی ہیں اور ان معاملات کی تفصیلات تو بہت ہیں جو انشاء اللہ وقت آنے پر پیش کی جائیں گی۔جب کہ میں نے یہ واقعہ ہونے کے بعد امامِ جمعہ کو کھلا خط تحریر کیا تھا۔جس میں اپنے متعلق اور ادارۂ اصلاح کے مدیر کے متعلق

تفصیلات پیش کیں تھیں۔ اور اُس خط کو اردو اور ہندی میں امامی جنتری ۲۰۱۷ء میں شائع بھی کیا گیا تا کہ عام مومنین بھی مسئلہ سے واقف ہوسکیں۔ اُس کے بعد میں اپنے چچا جناب کبّن نواب صاحب کے ساتھ امام جمعہ سے ملاقات کرنے اُن کے گھر پر بھی گیا۔ تا کہ اگر کوئی غلط فہمی ہے تو دور ہوسکے۔ زیارات کی واپسی کے بعد ماہِ صیام میں پھر ایک اور خط امام جمعہ کو پیش کیا۔ لیکن امام جمعہ نے اس کا بھی کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔ اور خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں، جب کہ یہ میرا اپنا ذاتی مسئلہ نہیں ہے یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ میں مولا علیؑ کے خلاف بولنے اور تحریر کرنے والوں کے خلاف دفاع کر رہا ہوں۔ اور جواب دے رہا ہوں۔ بہر حال حق کو چھپایا نہیں جا سکتا آفتابِ امامت چمکتا رہے گا مومنین کے قلوب ولایتِ امیر المومنینؑ سے روشن و منور رہیں گے منکرِ ولایت ذلیل و خوار ہوں گے آفتاب پر خاک ڈالنے والوں کے چہرے خاک آلود ہونگے۔ اور سر شرم سے جھک جائیں گے۔

اس سلسلہ میں ہمارا دفاعی عمل انشاءاللہ جاری رہے گا۔

والسلام

سید علی عباس باطبائی

زیر سرپستی امام زمانہ عجل

مومنین کا اعتماد اور تحسین حاصل کرنے والا واحد ٹور

کاروانِ ابوذر رجسٹرڈ

ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں

ابوذر ٹور اینڈ ٹرولس

مکمل سفر بذریعہ ہوائی جہاز

مقاماتِ مقدسہ	روانگی کی تاریخ	اخراجات	فوٹو سفید بیک گراؤنڈ
عمرہ، زیارت مکہ و مدینہ (ولادت امام زین العابدینؑ مدینہ میں)	یکم فروری، 2018	Rs. 65,000/-	6 عدد
زیارت مکہ و مدینہ (ولادت حضرت امام علیؑ مکہ میں)	24 مارچ 2018	Rs. 67,000/-	6 عدد
زیارت عراق، ایران وحلہ (ولادت ولی، عصر عجل کربلا میں)	23 اپریل 2018	Rs. 77,000/-	8 عدد
زیارت عراق، ایران وحلہ (عرفہ کربلا میں عید غدیر نجف میں)	8 اگست، 2018	Rs. 77,000/-	8 عدد

حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا سید انتقام حیدر رضوی صاحب قبلہ منیجر حسینی ویلفیئر سوسائٹی، زید پور

ٹورز آرگنائزر: سید شہریار حسین رضوی، سید حسن عسکری رضوی

ہیڈ آفس مقابل گیٹ نمبر ۴، درگاہ حضرت عباسؑ رستم نگر لکھنؤ 9919031220, 9161070174,

نوٹ: روانگی سے 35 دن قبل پاسپورٹ جمع کریں مکمل سفر بذریعہ ہوائی جہاز ہر 2 ماہ پر قافلہ روانہ کیا جاتا ہے۔

مذہب اسلامیہ میں منابع حدیث

تالیف آیۃ اللہ سید محمد حسین جلالی

ترجمہ سید تلمیذ حسنین رضوی

حدیث کی بنیاد

صحیفہ علیؑ آغاز اسلام سے آج تک سنی اور شیعوں کے مابین اتنا مشہور ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے جامع صحیح میں اور اسی طرح دیگر محدثین نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

(صحیح بخاری جلد اول باب کتابۃ العلم مطبوعہ قاہرہ ۱۳۱۴ھ)

ہم شیعی نقطۂ نظر سے اس صحیفہ کو اسلام میں تدوین حدیث کا آغاز سمجھتے ہیں۔

جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے کہا ہے:

صحابہ و تابعین میں کتابت حدیث پر اختلاف نظر رہا ہے ،ایک گروہ اس عمل کو نامناسب سمجھتا تھا اور ایک گروہ کے نزدیک یہ عمل جائز تھا حضرت علیؑ اور ان کے فرزند امام حسنؑ نے اس عمل کو جائز سمجھتے ہوئے اس کام کا آغاز کر دیا تھا۔

(تدریب الراوی جلد ۱ صفحہ ۶۹ مطبوعہ قاہرہ ۱۳۸۳ھ)

حضرت علیؑ کے صحیفہ کے بعد ائمہ اہلبیتؑ کی کتابیں اور خطوط تحریری شکل میں دستیاب ہیں جیسے:

۱۔صحیفہ سجادیہ اور رسالۃ الحقوق امام علی بن الحسین زین العابدینؑ کا املا کردہ موجود ہے۔

۲۔تفسیر قرآن از امام محمد باقرؑ

۳۔رِسَالَۃُ اِلَی الشِّیعَۃِ اور التَّوحِید از امام جعفر صادقؑ نیز ان کے خطبے، خطوط اور کلمات قصار (جو حکمت و دوانائی سے پر ہیں) دستیاب ہیں۔اسی طرح اکابرین شیعہ نے بھی ائمہ کے دوش بدوش اس کام میں بھرپور حصہ لیا ہے

مثلاً:

۱۔اَلسُّنَنُ وَالْاَحْکَامُ وَالْقَضَایَا از ابو رافع قبطی مصری متوفی ۳۰ھ جو رسول اکرمؐ کے قریبی دوست تھے۔

۲۔مَنسَك (حج کے موقع پر) از جابر ابن عبداللہ انصاری متوفی ۷۸ھ۔

۳۔السَّقِیفَۃ: از سلیم ابن قیس ہلالی العامری اور اس کے علاوہ دیگر کتب اور رسائل۔

(تاسیس الشیعہ السید صدر صفحہ ۲۷۹ داعیان الشیعہ سید امین جلد ۱ صفحہ ۱۴۷)

اُصُولُ اَربَعمِأَۃ

دوسری صدی ہجری میں جب کہ امویوں سے عباسیوں کو اقتدار منتقل ہوا اور اس عرصے میں شیعوں پر سیاسی دباؤ کچھ کم ہوا تو بہت سے راویوں نے ان احادیث کی جمع و تدوین کی جانب توجہ مبذول کی جو انھوں نے ائمہ کرامؑ بالخصوص امام جعفرؑ صادق سے روایت کی تھیں۔

اور اسی زمانے میں چار سو رسالے مدون ہوئے جنہیں ''اصول اربعمأۃ'' کہا جاتا ہے یہ گویا کہ شیعوں کے نزدیک تدوین حدیث کو توسیع دینے کا آغاز تھا۔

جوامع الحدیث (حدیث کے مجموعے)

اُصُولُ اَربَع مِأۃ کے بعد''جوامع الحدیث'' کے نام سے

کتابیں تحریر کی گئیں، جن کے مؤلفین نے مذکورہ بالا اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ان احادیث کی تہذیب اور ترتیب دی اور اس طرح مختلف مجموعہ ہائے حدیث وجود میں آئے جن میں سے مشہور ہیں:

اَلْجَامِع تالیف ابونصر بزنطی

اَلْجَامِع تالفیف ابوطاہر وراق حضرمی۔ محمد بن ابی تسنیم

اَلْجَامِع تالیف محمد بن احمد بن یحییٰ اشعری

اَلْجَامِع تالیف ابوجعفر بن محمد بن حسن بن احمد بن ولید التوفی ۳۴۳ھ

(الذریعۃ الی معرفۃ مصنفات الشیعہ)

چوتھی صدی میں کے آخر تک اس نوعیت کے جوامع کی تالیف شیعوں کے نزدیک معمول اور رائج رہی ہے۔

کتب اربعہ

اس کے بعد تین شیعہ علماء نے حدیث کی کتابیں تصنیف کیں : جو کتب اربعہ'' کے نام سے مشہور ہیں انھوں نے ان کتب کی تصنیف میں ''اصول اربعمآ ۃ اور ''جوامع کوملحوظ رکھا اور ابو اب قائم کئے اور یہ کتب اربعہ آج تک ہر ایک کی توجہ کا محور رہی ہیں اور حوزہ علمیہ میں درساً پڑھائی جاتی ہیں۔ متاخرین نے ان کتب پر شروح وتعلیقات لکھی ہیں جن کی طرف ہم آئندہ اشارہ کریں گے۔

دیگر جوامع جو بعد میں تحریر کئے گئے

کتب اربعہ کی تصنیف کے بعد کچھ اور ''جوامع'' تالیف کئے گئے جو بمنزلہ دائرۃ المعارف کے ہیں جو شیعی تعلیمات پر مشتمل ہیں اور ائمہ کرام سے وہ روایات لی گئی ہیں جو کتب اربعہ اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں۔

اس قسم کی تالیفات کی جانب اعیان شیعہ نے توجہ مبذول کی اور ہر ایک نے خاص اسلوب اور بہترین روش اختیار کی جن میں سے تین کتب بہت مشہور ہیں:

۱۔ وَسَائِلُ الشِّیعۃ اِلیٰ تَحصِیلِ اَحکَامِ الشَّرِیْعَۃ تالیف شیخ محمد بن حسن متوفی ۱۱۰۴ھ جو حر عاملی کے نام سے مشہور ہیں۔

۲۔ اَلْوَافِی تالیف شیخ محمد محسن متوفی ۱۰۹۱ھ جو فیض کاشانی کے نام سے مشہور ہیں۔

۳۔ کتاب بحارالانوار تالیف شیخ الاسلام محمد باقر مجلسی متوفی ۱۱۱۱ھ

اس قسم کے دیگر مجموعے بھی دستیاب ہیں جو ابھی تک مخطوطے کی شکل میں ہیں اور زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئے، جن میں سے درج ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں:

۱۔ عَوَالِمُ الْعَلُوم تالیف شیخ عبداللہ بن نورالدین بحرانی (۲۵ جلدوں میں)

۲۔ جَامِعُ الْاَحْکَام تالیف سید عبداللہ شبر (۲۵ جلدوں میں)

۳۔ جَوَامِعُ الْاَحْکَام تالیف سید محمد بن شرف الدین الجزائری۔

(الزریعۃ الی معرفۃ مصنفات الشیعہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۳)

چونکہ شیعہ مذہب میں دروازۂ اجتہاد کھلا ہوا ہے اس لئے علماء شیعہ نے مسلسل آج تک حدیث کو از روئے روایت اور درایت از روئے تحقیق وتدقیق اور از روئے سند و دلالت،

بحث وتمحیص اور درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

اسی وجہ سے مجتہدین کے مابین فتاویٰ صادر کرنے میں اختلاف نظر ہے اس لئے کہ روایات کے مفاد اور معنی یا روایات کی صحت کے بارے میں ہر ایک اپنی تحقیق پر عمل کرتا ہے۔

کتب اربعہ

اب ہم کتب اربعہ کی حسن ترتیب وتنظیم وتدوین اور شہرت کے بنا پر اجمالاً ان کتب کا تعارف کرا رہے ہیں:

پہلی کتاب: اَلْکَافی

الکافی تالیف شیخ محمد بن یعقوب کلینی بغدادی متوفی ۳۲۸ھ کتاب ''تاج العروس'' میں مادہ ''کلان'' کے ذیل میں یہ مرقوم ہے:

''ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی منجملہ فقہاء شیعہ اور سربراہ علماء شیعہ مقتدر عباسی کے دور میں تھے، سلسلی کے نام سے ملقب ہیں کہ بغداد سے متصل ''درب السلسلہ''میں مقیم تھے۔''

وہ ۳۲۷ھ میں ''درب السلسلہ ''اور صور میں روایت حدیث کیا کرتے تھے۔

شیخ طوسیؒ نے کہا ہے:

''شیخ کلینی''،علم حدیث میں سب سے مؤثق اور معتبر گذرے ہیں۔انھوں نے کتاب الکافی کو بیس سال میں تصنیف کیا اور ۳۲۸ھ میں وفات پائی''

(الاستبصار، شیخ طوسی جلد ۲ صفحہ ۳۵۲)

نجاشی نے کہا ہے:

''کلینیؒ نے ۳۲۹ھ میں وفات پائی جو سال ''تناثر النجوم'' کے نام سے موسوم ہے۔ابو قیراط محمد بن جعفر حسینی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ''باب الکوفہ''میں جو مقبرہ ہے اس میں دفن کئے گئے۔

ابن عبودن نے کہا:

میں نے ان کی قبر طی کے راستے میں دیکھی ہے جس پر ایک لوح نصب ہے جس میں ان کا اور ان کے والد کا نام درج ہے۔''

ابوعلی نے منتہی المقال میں کہا:

''اور ان کی قبر مشرقی بغداد میں مشہور ہے خاص وعام تکیہ مولوی میں آکر جس کی زیارت کرتے ہیں اور اس میں ایک بیرونی کھڑکی لگائی گئی ہے۔جو پل کے بائیں جانب واقع ہیں۔

کلینی رازی کی تالیفات درج ذیل ہیں۔

۱۔رسائل ائمہؑ۔

(سید بن طاؤس نے کشف المحجۃ میں اس سے مطالب نقل کئے ہیں

۲۔ردّ قرامطہ ۳۔گلدستۂ اشعار دربارۂ ائمہ اطہار (اشعار)

۴۔کتاب رجال ۵۔تعبیر خواب ۶۔کتاب الکافی

ہمارے شیخ علامہ بزرگ تہرانی (اپنی کتاب الذَّ رِیْعَۃُ اِلٰی مَعْرِفَۃِ تَصَانِیْفِ الشِّیْعَۃ جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۵ میں)

کتاب الکافی کی تعریف میں یوں رقمطراز ہیں:

''یہ کتاب کتب اربعہ میں سب سے اہم ہے جو قابل اعتماد اصول پر تحریر کی گئی ہے۔''

روایات واحادیث رسولؐ وائمہ کرامؑ پر مشتمل ایسی جامع

کتاب پہلے نہیں لکھی گئی۔

اس میں ۳۴ کتابیں اور ۳۲۶/ابواب ہیں۔

کلینی نے اسے غیبت صغریٰ کے دوران ۲۰ سال کی مدت میں تصنیف کیا۔

کتاب تین حصوں پر منقسم ہے:

(۱)اصول کافی (۲)فروع کافی (۳)روضۂ کافی

اس کتاب کی بہت سی شرحیں اور لاتعداد حواشی تحریر کئے گئے ہیں۔ نیز مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا ہے۔

شیخ یوسف بحرانی نے (لولوۃ البحرین صفحہ ۳۹۴ میں) کافی میں درج شدہ احادیث کی تعداد کو اس طریقے سے بیان کیا ہے:

صحیح احادیث	۵۰۷۲
حدیث حسن	۱۴۴
حدیث موثق	۱۱۱۸
حدیث قوی	۳۰۲
حدیث ضعیف	۹۴۸۰

اس کتاب کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ کافی میں احادیث کی تعداد کل ۱۶۱۲۱ ہے کافی کے بہت سے قلمی نسخے بھی موجود ہیں میں نے کتاب کافی کا قدیم ترین نسخہ مشہد مقدس میں مدرسۃ النواب کی لائبریری میں دیکھا ہے جو ۶۷۵ھ کا تحریر کردہ ہے۔

علی بن ابی المیامین (ظ) علی بن احمد بن علی کے قلم سے واسط میں لکھا گیا اور کتابخانہ دانشگاہ تہران یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں میکروفلم کی شکل میں ہے جس کا نمبر ۵۱۵۶/ ہے۔

کتاب کافی کی طباعت بار بار ایران اور ہندوستان میں ہوتی رہی لکھنؤ میں ۱۳۰۲ھ میں اور ایران میں ۱۲۷۸، ۱۲۸۱ھ، ۱۳۱۱ھ، ۱۳۱۵ھ، ۱۳۷۴ھ اور آخر میں آٹھ جلدوں میں دارالکتب اسلامیہ کے زیر اہتمام ۱۳۸۱ھ میں طبع ہوئی۔

ڈاکٹر حسین علی محفوظ نے شیخ کلینی کے مفصل حالات زندگی تحریر کئے ہیں جو کتاب کافی کے مقدمہ میں طبع ہوئے اور سیرت کلینی کے نام سے مستقل کتاب کی شکل میں بھی شائع ہوئے ہیں۔

دوسری کتاب: مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيه

اسے شیخ محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی متوفی ۳۸۱ھ نے تصنیف کیا ہے۔ علامہ حلیؒ نے کہا:

''ہمارے شیخ اور فقیہ خراسان میں مذہب شیعہ کے زعیم ۳۵۶ھ میں بغداد تشریف لائے۔ ان سے بزرگان دین نے حدیث کی سماعت کی جب کہ وہ نوجوان تھے۔ وہ جلیل القدر حافظ حدیث، مردم شناس، روایات نقل کرنے والے تھے۔ قم کے رہنے والوں میں ان جیسا حافظ حدیث اور زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہ تھا۔''

ان کی تصنیفات کی تعداد تین سو ہے ۳۸۱ھ میں وفات پائی۔

سید بحرالعلوم نے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

''بزرگان شیعہ میں سے ایک بزرگ، شریعت کے رکن رکین رئیس المحدثین، ائمہؑ کی روایات نقل کرنے میں صادق،

صاحب الامر کی دعا سے متولد ہوئے اور اسی سبب سے بہت بڑی فضیلت وشرف کے مالک اور افتخار کے درجے پر فائز ہوئے۔''

امام زمانہؑ کی توقیع جو ناحیہ مقدسہ سے ملی ہے اس میں امامؑ نے صاحب من لایحضرہ الفقیہ کی توصیف ان الفاظ میں کی ہے۔

''اِنَّهُ فَقِيهٌ مُبَارَكٌ نَفَعَ اللهُ بِهٖ'' وہ ایک بابرکت فقیہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کے فائدہ کو عام کرے۔''

ان کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

(۱)عِلَلُ الشَّرائِع (۲)عُيُونُ اَخْبَارِ الرِّضا
(۳)اَلْاَمالِیْ (۴)اَلْخِصال (۵)ثَوابُ الْاَعْمال
(۶)مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ

سید بحر العلوم نے اس کتاب کے بارے میں یہ تحریر کیا ہے:

''ان کی یہ کتاب دنیا میں ایسی شہرت کی حامل ہے جیسے سورج نصف النہار میں چمکتا ہے''

محدث نوری نے کہا ہے:

''بہت سے علماء نے من لایحضرہ الفقیہ کی احادیث کو دیگر کتب احادیث پر اس لئے ترجیح دی ہے کہ شیخ صدوق اکثر احادیث کے حافظ تھے، انھیں اچھی طرح منضبط کیا اور ہر روایت کی جانچ پڑتال کی ہے۔ انھوں نے کافی کے بعد اپنی کتاب تحریر کی ہے اور تحریر کردہ احادیث کی صحت کی ضمانت لی ہے انھوں نے دیگر مصنفین کی طرح صرف احادیث و روایات کو جمع کرنے کا قصد نہیں کیا بلکہ انھیں احادیث کو رقم کیا جن سے فتاویٰ صادر کیا اور ان کی صحت کا حکم لگایا اور اس اعتقاد کے ساتھ جمع کیا کہ یہ احادیث ان کے اور رب کے مابین حجت ہیں''

شیخ صدوقؒ نے اس کتاب کا نام محمد بن زکریا کی کتاب من لایحضرہ الطبیب سے اخذ کیا ہے۔

شیخ صدوق نے اپنی کتاب کو چار جلدوں میں مرتب کیا ہے محدث بحرانی نے ہر جلد کی احادیث کو شمار کیا تو احادیث کی مجموعی تعداد ۵۹۶۳ ہوئی جب کہ ۴۴۶ ابواب قائم کئے جن میں سے ۳۹۱۳ /احادیث مسند ہیں اور ۲۰۵۰ /احادیث مرسل ہیں۔

اس کتاب کے قلمی نسخے بہت ہیں۔ اس کا ایک نسخہ ۶۸۱ھ کا تحریر شدہ مانچسٹر کی لائبریری میں موجود ہے، جیسا کہ اس کی فہرست مطبوعہ ۱۹۳۴ء صفحہ ۲۹۸ سے ظاہر ہے۔ مجھے ابھی تک وہ نسخہ دستیاب نہیں ہوا ہے۔

یہ کتاب بار بار چھپی ہے۔

لکھنؤ (ہندوستان) میں ۱۳۰۰ھ میں

تبریز (ایران) میں ۱۳۲۲ھ میں

تہران (ایران) میں ۱۳۲۷ھ میں

نجف اشرف (عراق) میں ۱۳۷۷ھ میں

سید حسن خراسان نے شیخ صدوقؒ کے حالات زندگی پر نہایت بسیط کتاب لکھی ہے جو جلد اول میں ''مقدمہ'' کے طور پر ۱۳۷۷ھ میں شائع ہوئی۔

<u>تیسری کتاب: تہذیب الاحکام</u>

اسے شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی متوفی ۴۶۰ھ نے تالیف کیا ہے۔

علامہ حلی نے ان کے بارے میں فرمایا:

''شیخ امامیہ، زعیم گروہ شیعہ جلیل القدر المنزلت ثقہ (معتبر) ممتاز، سچے، احادیث کی معرفت رکھنے والے اور علم رجال، فقہ، اصول فقہ، علم کلام اور ادب کے بہت بڑے ماہر تھے۔ جملہ اخلاقی فضائل اور محامد سے آراستہ تھے۔''

انہوں نے تمام اسلامی فنون پر کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے عقائد اور اصول وفروع کی تہذیب وتدوین کی ہے۔ ان میں علمی اور عملی دونوں کمالات یکجا تھے۔

ان کی ولادت ماہ رمضان المبارک ۳۸۵ھ میں ہوئی وہ ۴۰۸ھ میں بغداد آئے عباسی خلیفہ قائم بامر اللہ بن قادر نے علم کلام کی کرسی ان کے اختیار میں دے دی تھی۔

انھوں نے ۴۴۸ھ کو نجف اشرف کی طرف ہجرت کی اور وہاں کی علمی فضا کو از سر نو زندہ کر دیا اور ایک نئی روح پھونک دی جو بعد میں شیعوں کا سب سے بڑا حوزۂ علمیہ بن گیا۔

شیخ الطائفہ کا قیام مرتے دم تک نجف اشرف میں رہا۔ آخر کار شب ۲۲ محرم ۴۶۰ھ کو یہ شمع علم گل ہوگئی۔

ان کے شیعہ شاگردوں کی تعداد ۳۰۰ تک پہنچتی ہے اور سنی مذہب سے تعلق رکھنے والے بھی بہت سے افراد ان کے شاگرد تھے۔

شیخ طوسی کی تالیفات درج ذیل ہیں:

۱	مَسَائِلُ الْخِلَاف
۲	اَلتِّبْيَانُ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآن
۳	اَلْمَبْسُوط (در بار فقہ)
۴	اَلرِّجَالُ یا اَلْاَبْوَاب
۵	اَلْفِهْرِسْت
۶	تَهْذِيبُ الْاَحْكَام
۷	اور مصباح المتہجد

ہمارے شیخ علامہ آغا بزرگ تہرانی نے اپنی کتاب اَلذَّرِيعَةُ اِلٰى مَعْرِفَةِ تَصْنِيفَاتِ الشِّيعَة جلد ۴ صفحہ ۵۰۴ میں تہذیب الاحکام کے بارے میں یہ لکھا ہے:

''یہ چار کتابوں میں سے ایک اور ایسا قدیم مجموعہ حدیث ہے کہ روز تالیف سے لیکر آج تک علماء شیعہ کا ماخذ و منبع رہا ہے''

شیخ الطائفہ نے اس کتاب کو ان اصولوں کے مطابق منضبط کیا ہے جو علماء ماسبق کے نزدیک معتبر اور معتمد تھے اور ایسی کتب سے استفادہ کیا ہے جو اللہ نے بغداد میں تشریف آوری کے وقت ۴۰۸ھ سے ۴۴۸ھ نجف کی طرف ہجرت کے وقت تک ان کے لئے مہیا کردی تھیں۔

یہ کتاب دراصل رسالہ المقنعہ کی طرح ہے جو فقہ کے موضوع پر لکھی گئی ہے جسے مئولف ک استاذ، شیخ محمد بن نعمان مفیدؒ متوفی ۴۱۳ھ نے تالیف کیا ہے۔

محدث بحرانی نے کہا ہے:

''میں نے کتاب التہذیب کے ابواب کو شمار کیا ہے یہ کل ۹۳ر ابواب پر مشتمل ہے اور احادیث کی تعدد ۱۲۵۹۰ ہے۔

اس کتاب کے بے شمار قلمی نسخے موجود ہیں۔ شیخ الطائفہ کے ہاتھ کا تحریر کردہ موجود ہے اور نسخہ پر شیخ بہائی کے ہاتھ کی تحریر بھی نظر آتی ہے جو سید مرزا محمد حسین بن علی اصغر شیخ الاسلام الطباطبائی متوفی ۱۲۹۲ھ کی لائبریری میں آج تک ان کی اولاد کے پاس موجود ہے''

شیخ عزالدین بن عبد الصمد عاملی نے ۹۴۹ھ میں اپنے

ہاتھ سے اس کی کتابت کی اور کتاب کے آخر میں یہ لکھا ہے:

''میں نے اپنے قلمی نسخے کا مقابلہ مصنف کتاب شیخ طوسی کے اصل قلمی نسخے سے کیا اور اس کی تصحیح کی ہے۔''

یہ کتاب بار بار زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے ۱۳۱۸ھ اور ۱۳۷۸ھ میں نجف اشرف سے ۱۰ جلدوں میں شائع ہوئی۔

شیخ طوسی کے مفصل حالات زندگی ہمارے شیخ علامہ بزرگ تہرانی نے بنفس نفیس تحریر کئے ہیں جو تفسیر بتیان کے مقدمہ میں ۱۳۸۱ کو نجف اشرف میں شائع ہوئے اور الگ کتاب کی صورت میں ''حیات شیخ طوسی'' کے نام سے شائع ہوئی۔

چوتھی کتاب: الاستبصار فیما اختلف فیہ من الاخبار

یہ کتاب بھی شیخ طوسیؒ کی تصنیف ہے جن کے مختصر حالات زندگی پہلے بیان ہو چکے ہمارے شیخ علامہ بزرگ تہرانی کے بقول اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے:

یہ کتاب کتب اربعہ میں سے ایک اور حدیث کے ان گراں بہا مجموعوں میں سے ہے جن پر احکام شرعیہ کے استنباط کے لئے فقہا اثنا عشریہ کا دارومدار رہا ہے۔

یہ کتاب تہذیب الاحکام کی کئی کتب پر مشتمل ہے مگر اس میں صرف احادیث کے اختلاف اور اس کے مابین جمع کے طریق کا ذکر ہے اور تہذیب الاحکام مخالف اور موافق دونوں طرح کی احادیث کا مجموعہ ہے۔

شیخ طوسیؒ نے فرمایا ہے:

جان لو (اللہ تم پر اپنی رحمت نازل کرے) اللہ تمہارا ہی مددکرے) میں نے اس کتاب کو تین حصوں پر منقسم کیا ہے۔

پہلا اور دوسرا حصہ عبادات سے متعلق ہے اور تیسرا حصہ معاملات اور دیگر فقہی ابواب سے تعلق رکھتا ہے۔

اور شیخ طوسیؒ نے کتاب کی درجہ بندی درج ذیل طریقے پر کی ہے:

پہلا حصہ ۳۰۰/ابواب اور ۱۸۹۹/احادیث پر مشتمل ہے

دوسرا حصہ ۲۱۷/ابواب اور ۱۱۷۷/احادیث پر مشتمل ہے

تیسرا حصہ ۳۹۸ ابواب اور ۲۴۵۵/احادیث پر مشتمل ہے۔

اس بنا پر کتاب الاستبصار کل ۹۱۵/ابواب اور ۵۵۲۱/احادیث پر مشتمل ہے۔

اس کے کئی قلمی نسخے موجود ہیں:

ان میں سے ایک نسخہ شیخ جعفر بن علی مشہدی کے ہاتھ کا تحریر کردہ ہے وہ ۸ ذی القعدہ ۵۷۳ھ کو اس کتاب سے فارغ ہوئے اور انہوں نے اپنے اس نسخے کی مطابقت مؤلف متوفی ۴۶۰ھ کے قلمی نسخے سے کی ہے جو شیخ علی کاشف الغطاء کی لائبریری نجف اشرف میں موجود ہے۔

یہ کتاب لکھنؤ ہندوستان میں ۱۳۰۷ھ میں طبع ہوئی اور نجف اشرف عراق میں ۱۳۷۵ھ کو چار جلدوں میں شائع ہوئی۔

(مذہب امامیہ میں منابع حدیث صفحہ ۱۰ تا ۲۳) مطبوعہ تنظیم المکاتب لکھنؤ)

وضاحت: یہ ہمارے رسولؐ اور انکی آل ائمہ معصومینؑ کا علمی سرمایہ ہے جس کو ہمارے علماء نے محفوظ کیا ہے اور بچا کر رکھا ہے اور ہمارے لئے بصد افتخار ہے۔

ہم ان کتابوں کا مذاق نہ اڑائیں لفظ اخباریت کی لاٹھی سے نہ ہنکائیں ہمیں ان علمی کتابوں کا احترام کرنا چاہیے اور اس سے استفادہ کرنا چاہیے آج کل بعض حضرات اپنی تقریروں

میں ان کتابوں کا ذکر بڑی حقارت سے کرتے نظر آتے ہیں، لکھنؤ کے ۲؍دسمبر، ۲۰۱۶ء کے خطبۂ جمعہ میں فرماتے ہیں۔ انہیں کُتبِ اربعہ میں حدیث موجود ہے کہ کسی سنّی عالم کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب گویا رسول خداؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کے برابر ہے۔ میں ان سے مودّبانہ گذارش کرتا ہوں یہ بتائیں کہ یہ حدیث کتب اربعہ میں سے کون سی کتاب میں ہے؟ کس جلد میں ہے؟ اور کس صفحہ پر ہے؟ اللہ کا شکر ہے اس مضمون کو لکھنے والے نے چاروں کتابوں کی احایث کی تفصیل کو تحریر کیا ہے لیکن کہیں بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ ان چار کتابوں میں کوئی حدیث گڑھی ہوئی شامل کی گئی ہو تو پھر کوئی ایسی حدیث کہاں سے آجائے گی جو عقل کے خلاف ہو کیونکہ ہماری فقہ میں نماز پڑھانے والے کے لئے شرائط ہیں۔ شیعہ اثنا عشری ہو اور حلال زادہ ہو اور عادل ہو۔ وغیرہ۔

لہٰذا ان کتابوں کی عظمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے انکا مختصر تعارف آیۃ اللہ جلالی کی قلم سے پیش کر دیا ہے جس کا اردو ترجمہ جناب تلمیذ حسنین صاحب نے فرمایا ہے اور اس کتاب کو ادارۂ تنظیم المکاتب نے شائع بھی کیا ہے۔ (ادارہ)

❁❁❁

نماز آیات

نماز آیات تین چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے

۱۔ سورج گہن

۲۔ چاند گہن اگر چہ اس کے کچھ حصے کو ہی گہن لگے اور خواہ انسان پر اس کی وجہ سے خوف بھی طاری نہ ہوا ہو۔

۳۔ زلزہ، احتیاط واجب کی بنا پر، اگر چہ اس سے کوئی بھی خوف زدہ نہ ہوا ہو۔

البتہ بادلوں کی گرج، بجلی کی کڑک، سرخ سیاہ آندھی اور انہیں جیسی دوسری آسمانی نشانیاں جن سے اکثر لوگ خوفزدہ ہو جائیں اور اسی طرح زمین کے حادثات مثلاً (دریا اور) سمندر کے پانی کا سوکھ جانا اور پہاڑوں کا گرنا جن سے اکثر لوگ خوف زدہ ہو جاتے ہیں ان صورتوں میں بھی احتیاط مستحب کی بنا پر نماز آیات ترک نہیں کرنا چاہئے۔

جن چیزون کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگر وہ اس سے زیادہ دقوع بذیر ہو جائیں تو ضروری ہے کہ انسان ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک نماز آیات پڑھے مثلا اگر سورج کو بھی گہن لگ جائے اور زلزلہ بھی آجائے تو دونوں کے لئے دو الگ الگ نمازیں پڑھنا ضروری ہیں۔

نماز آیات پڑھنے کا طریقہ

نماز آیات کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد انسان تکبیر کہے اور ایک دفعہ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور پھر رکوع سے سر اٹھائے پھر دوبارہ ایک دفع الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور پھر رکوع میں جائے۔ اس عمل کو پانچ دفع انجام دے اور پانچویں رکوع سے قیام کی حالت کے بعد دو سجدے بجالائے اور پھر اُٹھ کھڑا ہو اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بجالائے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

نماز آیات پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہے اور پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر سے پہلے ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' بھی کہے۔ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اگر قنوت صرف دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لیا جائے تب بھی کافی ہے۔ (از توضیح المسائل)

❁❁❁

اودھ میں لکھنؤ کی عزاداری

(عزاداریِ حضرت امام حسینؑ ایک آفاقی تحریک تالیف ڈاکٹر دھرمیندر ناتھ)

ہر دل ہے عندلیب گلستان لکھنؤ
رضواں بھی ہے ارم میں ثنا خوانِ لکھنؤ
گلزارِ مومنیں ہے زہے شانِ لکھنؤ
نعرے علی علیؑ کے ہیں قربانِ لکھنؤ
کیوں سرخرو نہ ہو یہ چمن سبزہ وار ہے
دیکھو کہ اس خزاں پہ کیسی بہار ہے
مجلس کا انتظام اسی شہر پر ہے ختم
رونے کا اہتمام اسی شہر پر ہے ختم
یہ آبرو یہ نام اسی شہر پر ہے ختم
بس ماتمِ امام اسی شہر پر ہے ختم
پوچھو جو پھر کے آئے ہیں یاں ہر دیار میں
دیکھا نہ ہوگا ایک گل ایسا ہزار میں
سب عارفِ حق ہیں خلف بوتراب ہیں
شیدائے نام سبط رسالتمآب ہیں
سر گرم کار خیر شریک ثواب ہیں
بے شک یہ کوثری ہیں کہ آنکھیں پرآب ہیں
روتے ہیں ذکرِ قتل شہ خوش خصال پر
موتی نثار کرتے ہیں زہراؑ کے لال پر
ذی فہم ،نکتہ سنج، سخن فہم، ذی شعور
ذی قدر ،ذی وقار، فروتن ،سخی، غیور
نخوت، نہ خود سری، نہ تکبر ، نہ مکر و زور
وضعیں درست ،قلب صفا اور رُخوں پہ نور
کیوں کر نہ عرش وفرش پہ یہ نیک نام ہوں
آقا حسین سا ہو تو ایسے غلام ہوں
(میر انیس لکھنوی)

ایام محرم لکھنؤ ’’حسینی شہر‘‘ نظر آتا ہے مجلسوں ،جلوسوں شب بیداریوں وغیرہ کی چہل پہل اور گریہ وزاری، نوحہ خوانی، مرثیہ خوانی صدائیں ہر طرف سنائی دیتی ہیں۔ساتویں اور آٹھویں محرم، شب عاشور اور یوم عاشور ،صفر کا پہلا اتوار چہلم ،۲۸ صفر کو دو معصوموں کا یوم غم اور آٹھویں ربیع الاول کو یوم شہادت امام حسن عسکری مخصوص دن ہیں لکھنؤ میں عہد قدیم سے مختلف اور مخصوص تاریخوں کو جلوس ہائے عزا برآمد ہوتے ہیں جن شیعان علیؑ کے علاوہ دوسری اقوام کے لوگ بھی بہ کثرت شریک ہوتے ہیں ان جلوسوں کا آغاز یکم محرم کو حسین آباد کی ضریح سے ہوتا ہے جو سہ پہر کو آصفی امام باڑے سے گول دروازے ہوتی ہوئی حسین آبا جاتی ہے پانچویں محرم کو منشی فضل حسین کی کربلا واقع وکٹوریہ گنج سے عون ومحمد کا تابوت ،برآمد ہوتا ہے جو روضۂ زینبیہ پر پہنچ کر ایک مجلس میں تبدیل ہو جاتا ہے چھٹی محرم کو جامع مسجد مرزا علی خاں کے احاطے سے شبیہ گہوارہ علی اصغرؑ کا جلوس آصفی امام باڑہ پہنچتا ہے جہاں آگ پر ماتم کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں انجمن سوگواران حسین اس ماتم کی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہے سبز کپڑے پہنے

،سروں سے کفنی باندھے، ہاتھوں میں علم سنبھالے، بوڑھے ،جوان، کمسن بچے دہکتے انگاروں پر سے یا حسینؑ کہتے ہوئے گزرتے ہیں تو فضا سوگوار ہو جاتی ہے۔

محرم کی ساتویں کو اہل لکھنؤ سیاہ کپڑوں میں ملبوسِ ،گریبان چاک، برہنہ پا ایک مجلس سے دوسری مجلس میں نوحہ کناں نظر آتے ہیں ۔سہ پہر کے وقت محلہ بلوچ پورہ سے نواب صلاح الدین مرحوم کا علم اٹھتا ہے جس میں بڑی تعداد میں ماتم دار شریک ہوتے ہیں مہندی کا ایک بڑا جلوس سہ پہر کے وقت حسینیہ افضل محل متصل وکٹوریہ اسٹریٹ سے برآمد ہوکر پاٹا نالہ، سٹی اسٹیشن، گولہ گنج ہوتا ہوا امام باڑہ داروغہ میر واجد علی تسخیر جاتا ہے رن میں بیوہ حسن یہ پکاری: میرے قاسم کی آتی ہے مہندی۔ جب یہ نوحہ پڑھا جاتا ہے تو سامعین گریہ کرتے ہیں ۔''کشمیریوں کی مہندی'' کا علم شب کے شروع کے حصہ میں مولسری کی مسجد نخاس سے برآمد ہوکر اور وکٹوریہ اسٹریٹ ، پارچہ والی گلی، چوک سے ہوتا ہوا شاہ گنج جاتا ہے اس کے ساتھ جلوس نہیں ہوتا لیکن زیارت کے لئے لوگ کثیر تعداد میں سڑک کے کنارے منتظر رہتے ہیں ۔کشمیری حضرات اپنے روایتی انداز میں نوحہ پڑھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے لکھنؤ میں یہ مہندی میر احسان علی نے شروع کی تھی ۔مہندی کا آخری جلوس آصفی امام باڑے سے اٹھ کر حسین آباد کے امام باڑے جاتا ہے شاہی دور میں اس کی شان ہی کچھ اور تھی فوج، بینڈ باجہ، مہندی کے ۱۰۰ ڈھکے خوان، ساتھ ہوتے تھے۔ چاندی وسونے کے پھولوں کی نچھاور ہوتی تھی اب وہ بات نہیں پھر بھی یہ جلوس مشہور ومخصوص ہے اس رات عزاخانوں میں عورتیں اپنے بچوں کو گروی رکھتی ہیں ۔بچوں کی ولادت ،صحت ،ردِ بلیات کے لئے منت مانگی جاتی ہے منت پوری ہونے پر اسی دن ضریح اقدس یا علم مبارک کے ساتھ ناڑے کا ایک حصہ باندھ کر اُس بچے (جس کے لئے منت مانگی گئی تھی) کے دونوں ہاتھ کو جوڑ کر باندھ دیا جاتا ہے۔

آٹھویں محرم حضرت عباس علمدار حسینی سے منسوب ہے اُس دن کئی جگہ سے جلوس نکلتے ہیں۔ علم فاتح فرات سولہ یا سترہ برس قبل انجمن رضا کاران حسینی نے اٹھانا شروع کیا تھا آج یہ بہت مشہور ہزاروں ماتم دار اس جلوس میں شریک ہوتے ہیں یہ علم دریا والی مسجد گومتی کے کنارے اٹھتا ہے ۔ماتم دار زبردست ماتم کرتے ہوئے میڈیکل کالج کے راستے سے امام باڑہ غفران مآب تک آتے ہیں اُس دن ہر گھر میں حاضری پر حضرت عباسؑ کی نذر بھی دی جاتی ہے مجلسوں میں شیر مالیں تقسیم کی جاتی ہیں۔

شب عاشور کیونکہ انصار حسینی جاگ کر گزاری تھی اسی لئے اہل لکھنؤ بھی رات بھر بیدار رہ کر مجلس و ماتم میں مصروف رہتے ہیں اس رات کے ابتدائی حصے میں ناظم صاحب کے امام باڑے سے علم ''یادگار حسینی'' اُٹھتا ہے رات کے آخری حصہ میں وزیر باغ سے معجزے کا علم اُٹھتا ہے جو پو پھٹتے ہی درگاہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

روز عاشورہ

صبح سویرے گھر کی پردہ نشین خواتین بڑے دلدوز انداز میں

مرثیہ پڑھتی ہیں ''اٹھو میری جاں مرغ سحر بول رہا ہے'' اس کے بعد وہ تعزیہ رکھ کر اپنے اپنے گھروں کے صحن میں نکل آتی ہیں اور یہ نوحہ پڑھتی ہیں ''سونپا ہے خدا کو مرے شبیر سدھارو'' اور فرط غم سے وہ تعزیہ کو اپنے حلقہ میں لیکر دونوں ہاتھوں سے ماتم کرتی ہیں ''یا حسینؑ الوداع'' گھر کے باہر مومنین منتظر رہتے ہیں جیسے ہی تعزیہ برآمد ہوتا ہے اُسے سر پر رکھ کر کربلا کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں روز عاشور علموں ،تعزیوں ،تابوتوں کے سینکڑوں جلوس مختلف مقامات سے برآمد ہوتے ہیں جن میں سے دو خاص ہیں پہلا حسین آباد اما م باڑہ کی ضریح مقدس کا جو حسین آباد سے چوک ، پل غلام حسین ہوتے ہوئے کاظمین جاتا تھا۔ دوسرا جلوس جو مقبرہ عالیہ گولا گنج سے اٹھتا ہے وہ وزیر گنج آ کر کشمیری دستہ وزیر گنج کے ساتھ ضم ہو جاتا ہے پھر دونوں جلوس مل کر پاٹا نالہ ،وکٹوریہ اسٹریٹ ہوتے ہوئے کربلا تال کٹورہ پہنچتے ہیں۔

روز عاشورہ ہندوؤں کے تعزیے بھی اُٹھتے ہیں اور اہل سنت بھی اپنے تعزیے جلوس کی شکل میں نکالتے ہیں۔ یہ تعزیہ دیدہ زیب ہوتے ہیں ان میں کاغذ کے تعزیوں کے علاوہ جو کا تعزیہ، چوڑیوں کا تعزیہ موی تعزیہ اور کالا تعزیہ لوگوں کی توجہ کے مرکز بنتے ہیں اس دن اہل لکھنؤ کچھ کھاتے پیتے نہیں یہاں تک مائیں اپنے بچوں کو دودھ بھی نہیں پلاتیں۔ وقت عصر فاقہ شکنی ہوتی ہے جس میں چاول کھڑی مسور کی دال جو کی روٹی اور حاضری وغیرہ ہوتی ہے شام ہوتے ہی عزادار غفراں مآب کے امام باڑے میں شام غریباں کی مجلس کے لئے جانے لگتے ہیں یہ مجلس ٹی وی اورآل انڈیا ریڈیو سے بھی براڈ کاسٹ ہوتی ہے ۱۶ رصفر کو رفیق الدولہ کا تعزیہ رفیق الدولہ کی کوٹھی کشمیری محلہ سے براہ چوک روضۂ کاظمین جاتا ہے۔

چہلم کے دن اہل سنت کے تعزیوں کے جلوس صبح سے شام تک نخاس، چوک گول دروازہ ہوتے ہوئے پھول کٹورہ لے جائے جاتے ہیں۔ یہ تعزیے زیادہ تر سرخ پٹیوں سے سجائے جاتے ہیں اکثر تعزیوں کے ساتھ براق یا دلدل بھی ہوتے ہیں سنی حضرات سینہ زنی نہیں کرتے لیکن نوحے اور مرثیے عقیدت سے پڑھتے ہیں جنہیں سننے کے لئے بہت لوگ جمع ہو جاتے ہیں بعض اشعار پر سامعین صاحب بیاض کو نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں شیعہ حضرات کے علم تالکٹورہ بعد زوال آفتاب شروع ہوتے ہیں۔

آٹھویں ربیع الاول کو چپ تعزیے کا جلوس علی الصباح حسینہ افضل محل سے روضۂ کاظمین جاتا ہے غدر ۵۷ میں شاہی ضریح کے ساتھ یہ تعزیہ نہ اُٹھ سکا اب یہ نواب احمد علی مرحوم کے مکان واقع معالی خاں کے سرائے سے برآمد ہوتا ہے۔ (ملاحظہ کیجئے فرہنگ اصطلاحات (چپ تعزیہ)

نوٹ: واضح ہو کر یہ مضمون ۱۹۶۹ کے شیعہ سنی جھگڑے سے پہلے کی عکاسی کرتا ہے ۱۹۷۷ء کے بعد سے تقریباً ۲۰ سال تک جلوس نہیں اٹھ سکے، شیعہ سنی سمجھوتے کے بعد کچھ جلوس برآمد ہونگ لگے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ (علامہ فروغ کاظمی صاحب کی کتاب فتنہ وہابیت)

واجب تَشَہُد اور مستحب طولانی تَشَہُد

سید علی عباس طباطبائی، مدیر العباسؑ اسلامک ریسرچ سینٹر لکھنؤ (ھندوستان)

تشہد کے معنی کلام شہادت پڑھنا، یہ ہر واجب اور مستحب نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ ہر نماز کی دوسری رکعت میں مغرب کی تیسری اور عشاء کی وظہر وعصر کی دوسری و چوتھی رکعت میں تشہد دونوں سجدوں کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ گیارہ واجبات نماز میں پانچ رکن نماز ہیں جسکے جان بوجھ کر چھوڑنے سے یا بھولنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ تشہد ارکان نماز نہیں ہے اگر تشہد بھول جائے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

نماز ختم کرنے کے بعد تشہد کی قضاء کرے، اور ضروری ہے کہ بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے۔
(مراجع کرام)

تشہد میں کیا پڑھا جائے؟

اس سلسلہ میں علماء وفقہا نے کئی روایات نقل کی ہیں۔ جس میں ایک حدیث امام محمد باقر علیہ السلام سے اور دوسری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے وارد ہوئی ہے۔

پہلی حدیث: عن بکر بن حبیب قال لابی جعفر علیہ السلام أی شیٔی اقول فی التشھد والقنوت قال، قل باحسن ماعلمت فانہ لوکان موقتا لھلك الناس بکر بن حبیب احمسی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے؟ فرمایا جو سب سے اچھا جانو، تو اگر معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہوجاتے۔ اس حدیث معصوم کو جن علماء فقہا نے نقل فرمایا ہے ان میں سے چند کے حوالہ درج ذیل ہیں:

۱۔ الفروع من الکافی ثقۃ السلام محمد یعقوب کلینیؒ ۳۲۹ھ کتاب الصلاۃ باب التشہد صفحہ ۱۹۹ طبع نولکشور۔ ہند، جلد نمبر ۳ صفحہ ۷ ۳۳ طبع تہران۔

۲۔ تہذیب الاحکام شیخ الطائفہ طوسی ۴۶۰ھ باب کیفیۃ الصلاۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ طبع تہران۔ ایران

۳۔ کتاب الوافی محدث ملا محسن فیض کاشانی ۱۰۹۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵ طبع قم المقدسۃ۔ ایران

۴۔ وسائل الشیعۃ الی تحصیل مسائل الشریعۃ محدث اکبر محمد بن حسن حر عاملیؒ ۱۱۰۴ھ جلد ۴ صفحہ ۹۹۳ حدیث نمبر ۱ ابواب التشہد طبع بیروت۔

۵۔ خلاصۃ الحقائق فی شرح شرائع الاسلام آیت اللہ العظمیٰ محقق تہرانی۔ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵ المطبعۃ العلمیہ قم المقدسۃ

۶۔ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام شیخ الفقہاء محمد حسن نجفیؒ ۱۲۶۶ھ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۳ الطبعۃ السابعۃ ۱۹۸۱ء بیروت

۷۔ مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل خاتمۃ المحدثین میرزا حسین النوریؒ ۱۳۲۰ھ جلد ۵ صفحہ ۱۱ حدیث نمبر ۱ طبع بیروت

۸۔ جامع احادیث الشیعہ آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آقا حسین الطباطبائی البروجردی جلد پنجم باب التشہد حدیث

۲۴ ۳۳۳صفحہ ۳۳۴۔
اس روایت کے راوی بکر بن حبیب احمسی بجلی کوفی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادقؑ کے صحابی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔
ا۔ رجال الطوسیؒ ۴۶۰ھ صحہ ۱۰۸، ۱۵۶ المطبعۃ الحیدریۃ النجف الاشرف ۱۳۸۰
۲۔ جامع الرواۃ للعلامۃ الکامل محمد بن علی الاردبیلی الغروی الحائری جلد ا صفحہ ۱۳۶ طبع قم المقدسۃ ایران۔
۳۔ مجمع الرجال الشیخ العلامۃ عنایۃ اللہ بن علی القھپائی جلد ا صفحہ ۲۷۴ طبع اصفہان ۱۳۸۷ھ
۴۔ معجم رجال الحدیث آیت اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی ۱۴۱۳ھ جلد ۳ صفحہ ۳۳۷ مطبعۃ الآداب۔ النجف الاشرف
۲۔ دوسری حدیث: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔
و قال الحلبی له اسمی الائمة فی الصلاة؟ قال اجملهم حلبی نے پوچھا مولا کیا نماز میں ائمہ طاہرینؑ کے اسماء لئے جاسکتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: ''اجملهم'' مختصراً لے سکتے ہیں، اجملهم کا دوسرا معنی ہے خوبصورت کر کے لے سکتے ہیں۔ بڑے حسن و جمال سے لے سکتے ہیں۔
اس حدیث کو جن علماء نے نقل فرمایا ہے ان میں سے چند کے حوالے ملاحظہ فرمائیں۔
ا۔ من لایحضرہ الفقیہ رئیس المحدثین شیخ صدوقؒ ۳۸۱ھ جلد ا صفحہ ۲۰۸ طبع تہران۔ ایران۔
۲۔ تہذیب الاحکام فی شرح المقنعۃ شیخ الطائفہ طوسیؒ ۴۶۰ھ جلد ۳ صفحہ ۳۲۶ طبع تہران ایران

۳۔ کتاب الوافی محدث ملا محسن فیض کاشانی ۱۰۹۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ طبع قم المقدسۃ ۱۴۰۳ق
''**وفسرہ بعض بوصفهم بالجمیل**''، بعض علماء نے مذکورہ روایت کی تشریح یوں کی ہے کہ
امامؑ نے فرمایا کہ نماز میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اوصافِ جمیلہ کا ذکر کرو۔
۴۔ روضۃ المتقین شرح من لایحضرہ الفقیہ علامہ محمد تقی مجلسی اول ۱۰۷۰ھ جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ طبع کوشانپور ایران
اس روایت کے راوی حلبیؒ ثقہ ہیں ملاحظہ فرمائیں۔
ا۔ کتاب الرجال النجاشی ۴۵۰ھ صفحہ ۷۷ چاپخانہ مصطفوی۔
۲۔ الفوائد الرجالیہ آیت اللہ العظمیٰ السید محمد مہدی بحر العلوم الطباطبائیؒ ۱۲۱۲ھ جلد ا صفحہ ۲۱۴
۳۔ تنقیح المقال فی علم الرجال العلامۃ الجلیل عبداللہ مامقانیؒ جلد ا صفحہ ۷۴،۷۵ طبع النجف الاشرف ۱۳۵۲ھ
ایک اور حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا:
سئالت ابا جعفر علیه السلام عن ادنیٰ مایجزی من التشهد فقال الشهادتان''
میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد میں کم از کم کیا پڑھا جائے فرمایا شہادتین فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ مترجم
اس حدیث کے راوی محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن الحجال عن ثعلبہ بن میمون عن یحییٰ بن طلحہ عن سورۃ بن کلیب
ادیب اعظم مولانا ظفر حسن امروہوی نے اپنے ترجمہ فروع کافی میں اس حدیث کو مجہول لکھا ہے اکمال الدین ص ۵۶۷ مندرجہ بالا دو معصومین امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق

علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ تشہد کیلئے کوئی مخصوص الفاظ نہیں ہیں جن کی پابندی لازم ہو۔ جو بہتر جانتے ہو پڑھ لو۔ جو احسن ہو وہ پڑھ لو، یہ بھی امام علیہ السلام نے فرمایا اگر تشہد معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

نیز یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ معصوم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تشہد میں کم از کم کیا پڑھا جائے۔ سرکار باقر العلوم نے فرمایا ''شہادتین'' پڑھو۔ تو ثابت ہوا شہادتین پر مبنی تشہد کم از کم ہے یعنی مختصراً ہے۔ حقیقت میں تشہد زیادہ ہے اور طولانی ہے **تشہد اور قنوت دونوں کی حیثیت ایک ہی جیسی ہے نماز میں جس طرح قنوت میں کئی قسم کی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں اسی طرح تشہد میں بھی۔ زبان معصوم سے نکلا ہوا کلام اور حکم قرآن کے مطابق شہادات پر مبنی تشہد پڑھا جاسکتا ہے۔**

ہمارے علماء فقہاء نے ہر دور میں ہر زمانے میں کتابیں لکھیں اور اس میں کلام معصومؑ کو جمع کیا اور اسکی حفاظت کرتے رہے۔

اب ہم آپکی خدمت میں کچھ تشہد نقل کر رہے ہیں جو زبانِ عصمت سے نکلے ہوئے فقرہ ہیں۔ پہلا تشہد ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کا جو ابوبصیر سے مروی ہے نقل کر رہے ہیں۔ یہ تشہد کتاب فقہ کامل مجلسی علامہ مجلسیؒ کے والد بزرگوار تقی مجلسی اوّل نے لکھی ہے جنکی وفات ۱۰۷۰ھ ہے۔

''فقہ کامل مجلسی''، نجف اشرف کے مجتہد اعظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد کاظم طباطبائی یزدی ولادت ۱۲۴۸ھ وفات ۲۸ر رجب ۱۳۳۷ھ نجف اشرف صاحب عروۃ الوثقیٰ کے فتاویٰ وحواشی کے ساتھ بمبئی سے شائع ہو چکی ہے۔ اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین مرعشی نجفی ولادت ۱۳۱۵ھ وفات ۷ر صفر، ۱۴۱۱ھ کے مقدمہ کے ساتھ قم سے بھی شائع ہوئی ہے۔ اصل کتاب کا صفحہ، صفحہ نمبر۔ ۱۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں

واجب تشهد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

مستحب اور طولانی تشهد

امام جعفر صادقؑ کا تعلیم کردہ تشہد جسکے راوی صحابیؑ امام جعفر صادقؑ ابوبصیر ہیں۔

''بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَ أَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَأَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَصِيُّ وَ نِعْمَ الْإِمَامُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أُمَّتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ''

ترجمہ:

''خدائے رحمٰن ورحیم کی مدد کے ساتھ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور تمام اچھے نام اللہ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں اور اسے حق کے ساتھ ارسال کیا تا کہ قیامت تک خوش

خبری دینے والا اور ڈرانے والا ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرا خدا بہترین پروردگار ہے اور محمدؐ بہترین پیغمبرؐ ہیں اور علیؑ بہترین وصی اور امام ہیں۔ اے خدا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور اس کی امت کے متعلق شفاعت قبول کر اور اس کے درجے کو بلند کر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا پروردگار ہے''

اِسی تشہد کو آیۃ اللہ سید احمد مستنبط، نجف اشرف۔ ولادت ۱۲/ربیع الثانی، ۱۳۲۵ھ وفات ۱۳۹۹ھ القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ الباب الثامن جلد ا ص ۳۶۸ طبع ایران نے نقل فرمایا ہے۔ (اردو ترجمہ جلد دوم صفحہ ۹۳)

عکس کتاب فقہ کامل تقی مجلسی اوّل

وفات ۱۰۷۰ھ

آیۃ اللہ سید محمد کاظم طباطبائی یزدی   آیۃ اللہ سید شہاب الدین مرعشی نجفی

كتاب الصلوة فقه دربيان تشهد وسلام

۳۱

... اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة واشهد ان ربي نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان عليا نعم الوصي ونعم الامام اللهم صل على محمد وآل محمد وتقبل شفاعته في امته وارفع درجته الحمد لله رب العالمين ...

دوسرا تشہد کتاب مصباح المتہجد شیخ الطائفہ محمد ابن حسن طوسی ولادت ۳۸۵ھ وفات ۲۱ محرم ۴۶۰ھ
شیخ طوسیؒ کتبِ اربع میں سے ۲ کتابوں کے مؤلف ہیں تہذیب الاحکام اور الاستبصار

مِصْبَاحُ الْمُتَهَجِّد

الشَّيْخُ الطَّائِفَةِ رئيس مذهب الامامية
أبي جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي
سنہ ۱۳۱۳ھ ذوالحجة الحرام

للتشهد في الرابعة على ما وصفناه قلت بسم الله وبالله والحمد لله
والأسماء الحسنى كلها لله أشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك
له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله صلى الله عليه وآله أرسله
بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون
التحيات لله والصلوات الطيبات الطاهرات الزاكيات الرائحات الغاديات الناعمات
لله ما طاب وطهر وزكى وخلص وما خبث فلغير الله أشهد أن لا إله إلا الله
وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً و
نذيراً بين يدي الساعة وأشهد أن الجنة حق وأن النار حق وأن الساعة
آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور وأشهد أن الله ربي نعم الرب وأشهد
أن محمداً نعم الرسول وأن علياً نعم الولي وأشهد أن ما على الرسول

مصباح المتہجد وسلاح المتعبد سنہ طباعت ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ مطبع علمی مشہد الرضا علیہ السلام ایران

یہ ہی تشہد اسی دور کے دوسرے عالم حمزہ بن عبدالعزیز الدیلمی الملقب بسلاّ رالمتوفی ۴۶۳ھ کتاب المراسم فی الفقہ الامامی تحقیق وتقدیم الدوکتور محمود البُستانی صفحہ ۷۲، ۷۳ میں بھی موجود ہے

اب ہم بحارالانوار تالیفات علامہ مجلسیؒ ۱۱۱۱ھ کی جلد ۸۱ سے فقہ امام رضا علیہ السلام کے حوالے سے دو تشہد پہلا تشہد دوسری رکعت کا اور دوسرا طولانی تشہد چوتھی رکعت کا پیش کررہے ہیں۔ بحارالانوار جلد ۸۱ ص ۲۰۸، ۲۰۹ ناشر موسسۃ الوفاء بیروت لبنان ۱۹۸۳ء

ـ۲۰۸ـ　　　كتاب الصلاة　　　ج ۸۱

بصرك في وقت السّجود إلى أنفك ، وبين السّجدتين في حجرك ، و كذلك فيوقت التشهد و قل في سجودك « اللّهمّ لك سجدت ، وبك آمنت ، ولك أسلمت ، وعليك توكّلت ، أنت ربّي سجدلك وجهي وشعري و مخّي ولحمي ودمي و عصبي وعظامي ، سجدوجهي البالي الفاني الذليل المهين للّذي خلقه وصوّره و شقّ سمعه وبصره ، تبارك الله أحسن الخالقين ، سبحان ربّي الأعلى و بحمده ، مثل ما قلت في الركوع .

ثمّ ارفع رأسك من السّجود و اقبض إليك قبضاً و تمكّن من الجلوس ، و قل بين سجدتيك « اللّهمّ اغفرلي و ارحمني و اهدني و عافني ، فانّي لما أنزلت إليّ من خير فقير » ثمّ اسجد الثانية و قل فيه ما قلت في الأولى، ثمّ ارفع رأسك و تمكّن من الأرض .

ثمّ قم إلى الثانية ، فاذا أردت أن تنهض إلى القيام فاتّك على يديك ، وتمكّن من الأرض ثمّ انهض قائماً و افعل مثل ما فعلت في الركعة الأولى ، فان كنت في صلاة فيها قنوت فاقنت ، و قل في قنوتك بعد فراغك من القراءة قبل الركوع : «اللّهمّ أنت الله لا إله إلّا أنت الحليم الكريم، لا إله إلّا أنت العليّ العظيم ،سبحانك ربّ السّموات السبع و ربّ الأرضين السّبع وما فيهنّ وما بينهنّ وربّ العرش العظيم بالله، ليس كمثله شيء صلّ على محمّد وعلى آل محمّد ، واغفر لي ولوالديّ و لجميع المؤمنين و المؤمنات إنّك على ذلك قادر » ثمّ اركع و قل في ركوعك مثل ماقلت .

فاذا تشهّدت في الثانية فقل : « بسم الله و بالله و الحمد لله و الأسماء الحسنى كلّها لله أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له ، و أشهد أنّ محمّداً عبده و رسوله أرسله بالحق بشيراً و نذيراً بين يدي السّاعة » و لا تزيد على ذلك ، ثمّ انهض إلى الثالثة وقل إذا نهضت « بحول الله أقوم و أقعد » و اقرأ في الركعتين الأخريين إن شئت الحمد وحده ، وإن شئت سبّحت ثلاث مرّات .

فاذا صلّيت الركعة الرّابعة فقل في تشهّده « بسم الله وبالله ، و الحمد لله ، والأسماء الحسنى كلّها لله أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لاشريك له ، و أشهد أنّ محمّداً عبده و رسوله ، أرسله بالحقّ بشيراً ونذيراً بين يدي السّاعة ،التحيّات لله ، والصلوات الطيبات

الزاكيات الغاديات الرائحات التامّات النّاعمات المباركات الصّالحات لله ماطاب وزكى، و طهر ونمى ، وخلص ، وماخبث فلغيرالله .

أشهد أنّك نعم الرّبّ ، و أنّ محمّداً نعم الرّسول ، و أنّ عليّ بن أبي طالب نعم الوليّ و أنّ الجنّة حقّ و النّار حقّ و الموت حقّ و البعث حقّ و أنّ السّاعة آتية لاريب فيها وأنّ الله يبعث من في القبور ، الحمدلله الّذي هدانا لهذا وماكنّا لنهتدي لولا أن هدينا الله .

اللّهمّ صلّ على محمّد و على آل محمّد و بارك على محمّد وعلى آل محمّد و ارحم محمّداً و آل محمّد أفضل ما صلّيت و باركت و رحمت و ترحّمت و سلّمت على إبراهيم و آل إبراهيم في العالمين ، إنّك حميد مجيد ، اللّهمّ صلّ على محمّد المصطفى ، و عليّ المرتضى ، و فاطمة الزهراء ، و الحسن و الحسين ، و على الأئمّة الراشدين من آل طه و يس ، اللّهمّ صلّ على نورك الأنور ، و على حبلك الأطول ، و على عروتك الأوثق ، و على وجهك الأكرم ، و على جنبك الأوجب ، و على بابك الأدنى و على سبيلك الصّراط اللّهمّ صلّ على الهادين المهديّين الرّاشدين الفاضلين الطيّبين الطاهرين الأخيار الأبرار .

اللّهمّ صلّ على جبرئيل و ميكائيل و إسرافيل و عزرائيل و على ملائكتك المقرّبين ، و أنبيائك المرسلين ، و رسلك أجمعين ، من أهل السّموات و الأرضين ، و أهل طاعتك أكتعين ، و اخصص محمّداً بأفضل الصّلاة و التسليم ، السّلام عليك أيّها النبيّ و رحمة الله و بركاته ، السلام عليك و على أهل بيتك الطيّبين ، السّلام علينا و على عباد الله الصّالحين ، ثمّ سلّم عن يمينك ، و إن شئت يميناً و شمالاً ، و إن شئت تجاه القبلة .

و إذا فرغت من صلاة الزّوال ، فارفع يديك ثمّ قل «اللّهمّ إنّي أتقرّب إليك بجودك و كرمك ، وأتقرّب إليك بمحمد عبدك ورسولك ، و أتقرّب إليك بملائكتك و أنبيائك و رسلك ، و أسألك أن تصلّي على محمّد و على آل محمّد ، وأسألك أن تقيل عثرتي ، و تستر عورتي ، و تغفر ذنوبي ، وتقضي حوائجي ، ولاتعذّبني بقبيح فعالي ،

اس وقت ہمارے سامنے تین کتابیں فقہ امام رضا علیہ السلام موجود ہیں

ا۔ فقہ امام رضاؑ قدیمی نسخہ ۱۲۷۴ھ کے صفحہ ۸ اور دوسری کتاب فقہ امام رضاؑ تحقیق موسسۃ اہلبیت علیہم السلام الاحیاء التراث،

بیروت سے ۱۴۳۱ھ میں شائع ہوئی ہے۔جو جواد شہرستانی کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے،صفحہ ۱۰۸،۱۰۹

تیسری کتاب فقہ امام رضا علیہ السلام تحقیق الشیخ رحمۃ اللہ الرحمتی موسسۃ النشر الاسلامی ۱۴۳۱ھ قم کے صفحہ ۴۹ پر موجود ہے۔

فقہ الرضا کے متعلق آیۃ اللہ خوانساری کی تالیف

نجف اشرف کے معروف مجتہد فقیہ آیۃ اللہ سید محمد ہاشم خوانساری اصفہانی متوفی ۱۳۱۸ھ نے تحقیق فقہ الرضا نامی کتاب لکھی جس میں ثابت کیا کہ تعارض روایات کی صورت میں کسی بھی روایت کی تائید فقہ الرضا کی کسی روایت سے ہو جائے تو وہ روایت حجیت کے قابل ہوگی اور قوی سمجھی جائے گی الذریعہ ج ۱۱ ص ۱۳۹ مرحوم امام خمینیؒ نے بھی خود حکومت اسلامیہ نامی کتاب صفحہ ۱۱ میں فقہ الرضا کی روایت کا حوالہ دیا ہے۔

کتاب فقہ الرضا کے متعلق

واضح رہے کہ کتاب فقہ الرضا وہ کتاب ہے جس کو حضرت امام رضا علیہ السلام نے نصیر الدین احمد السکین بن جعفر بن زید الشہید بن امام زین العابدینؑ کی فرمائش پر انہیں املا کرائی اس کا اصل نسخہ ۲۰۰ھ کا لکھا ہوا جس پر خود حضرت امام رضاؑ کی تحریر اور دیگر محدثین عظام کی تحریریں تھیں مکہ مکرمہ میں علامہ سید علی خان شیرازی کے کتاب خانہ میں محفوظ تھا جو فقہ الرضاؑ کا صحیح ترین نسخہ تھا جس پر علامہ مجلسی مرحوم قاضی امیر حسین اور آیۃ اللہ سید محمد مہدی بحر العلوم آیۃ اللہ صاحب جواہر جیسے اکابر مراجع نے پورا پورا اعتماد کر کے اس کو مستند معتبر قرار دیا چنانچہ علامہ سید مہدی حسینی قزوینی نے اپنے منظومہ السبائک الذمیہ میں اس کتاب کے متعلق لکھا ہے۔

واحکم بحجیۃ فقہ الرضوی لانہ معنی حدیث قدروی و اعتمد القول بہ الفہامۃ بحر العلوم خالی العلامۃ

فقہ رضوی کی حُجّیت کا حکم لگاؤ کیونکہ وہ معنوی طور پر روایت شدہ حدیث کے برابر ہے اس پر میرے ماموں علامہ فہامہ سید مہدی بحر العلوم نے اعتماد کیا ہے۔(امینۃ الموقن صفحہ ۲۲۵)علامہ جزائری اور علامہ مرزا حسین نوری نے ثابت کیا ہے کہ اس کتاب کی بہت سی عبارتیں من وعن من لایحضرہ الفقیہ میں نقل کی گئی ہیں اور بہت سے فقہی احکام جن پر کوئی استناد نہ تھا علماء نے اسی کتاب پر اعتماد کر کے ان کی سند مہیا کی ہے البتہ کتاب فقہ الرضا کا موجودہ نسخہ جو بازار میں ملتا ہے خلط ملط ہے اس میں کتاب النوادر تالیف احمد بن محمد عیسی اشعری یا کتاب التکلیف محمد بن علی شلغمانی کی فصول کو اصل متن سے گڈ مڈ کر دیا گیا ہے تاہم یہ کہنا غلط ہے کہ یہ کتاب شلغمانی کی کتاب التکلیف ہے کیونکہ علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ اس کا اصل نسخہ ۲۰۰ھ کا لکھا ہوا ان کے شیخ الروایت قاضی امیر حسین نے مکہ مکرمہ میں خود دیکھا جس پر تاریخ مذکور تھی جبکہ شلغمانی ۳۲۹ء میں قتل کیا گیا گویا یہ کتاب شلغمانی سے ایک صدی پہلے سے مشہور تھی البتہ شلغمانی کی کتاب التکلیف کے متعلق بھی حسین بن روح نے ثابت کیا کہ اس میں صرف چند روایات غلط تھیں مکمل کتاب غلط نہ تھی یہ چند روایات اب بحار الانوار جلد ۸۴ صفحہ ۲۱۸ کے حاشیہ پر گن گن کر لکھ دی گئی ہیں مگر کسی نے آج تک اس کی روایت تشہد پر طعن و تشنیع نہیں کی بلکہ صاحب جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام نے اسی کتاب کے جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ میں لکھ دیا ہے کہ اس تشہد کو مکمل طور پر فقہ الرضا کے مطابق نماز میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے شیخ طوسی نے لکھا ہے۔۔سئل الشیخ یعنی

اباالقاسم عن کتب ابن ابی العزاقر بعد ما ذم و

خرجت فیه اللعنة فقیل له کیف نعمل بکتبه و بیوتنا منه ملاء قال قول فیها ما قاله ابو محمد الحسن بن علی خذوا ما (روا) و دعوا ما راوا۔ الغیبة صفحة ۲۴۰

شلمغانی ابن ابی عذاقر کی امام زمانہؑ کی طرف سے مذمت و لعنت ظاہر ہونے کے بعد حسین بن روح سے سوال ہوا کہ ہم ان کی پہلے سے لکھی ہوئی کتب کا کیا کریں ہمارے گھر تو ان سے بھرے پڑے ہیں انہوں نے فرمایا میں تم کو وہی جواب دیتا ہوں جو امام حسن عسکری علیہ السلام نے بنی فضال کے متعلق دیا کہ تم ان کی سابقہ روایت کردہ احادیث قبول کرلو اوران کے موجودہ نظریات کو چھوڑ دو شیخ طوسی فرماتے ہیں کہ ابن ابی عذاقر کتاب التکلیف کا باب لکھ کر حسین بن روح کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔

فیحککه فاذا صح الباب خرج فنقله، و امرنا بنسخه۔

وہ اس کی اصلاح کرتے تھے اور جب وہ باب صحیح ہو جاتا تو وہ اس کو نقل کرتے اور ہمیں اس کے لکھنے کا حکم دیتے تھے نیز انہوں نے لکھا ہے کہ حسین بن روح نے ابن ابی عذاقر کی کتاب التادیب قم کے علماء و مشائخ کو بھجوائی اور لکھا۔

اُنظروا فی هذا الکتاب فیه شئی یخالفکم فکتبوا کله صحیح الاوقوله فی الصاع۔

دیکھو اس کتاب میں کوئی ایسا مسئلہ تو نہیں جو تمہارے مخالف ہو انہوں نے دیکھ کر جواب دیا سب صحیح ہے صرف صاع (ایک پیمانہ) کے متعلق اس کا قول صحیح نہیں ہے رجال نجاشی صفحہ ۲۶۸ میں ہے کہ پہلے یہ شلغمانی اصحاب فقہاء شیعہ میں مقدم سمجھا جاتا تھا اس کی کتب اس کے بدعقیدہ ہونے سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں اسی لئے حسین بن روح نے اس کی کتب پر اعتراض نہ کیا جیسا کہ بیان ہو چکا گویا کسی نے اس کتاب کے تشہد پر اعتراض نہیں کیا بلکہ علامہ مجلسی نے تو اس تشہد کی تائید میں ابو بصیر کی دوسری حدیث نقل کی ہے جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اس میں بھی ولایت علیؑ کی شہادت کا ذکر آیا ہے۔

علامہ محمد حسنین السابقی النجفی تحریر فرماتے ہیں

کتاب ''فقہ الرضاؑ'' کی توثیق

یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ کتاب ''فقہ الرضا علیہ السلام''، خود حضرت امام رضا علیہ السلام کی تصنیف لطیف ہے جس کے متعلق سرکار علامہ محمد باقر مجلسیؒ مقدمہ بحار الانوار میں ارشاد فرماتے ہیں۔

کتاب فقه الرضا علیه السلام اخبرنی به السید الفاضل المحدث القاضی امیر حسین طاب ثراه بعد ماورد اصفهان قال قد اتفق فی بعض سنی مجاورتی بیت الله الحرام ان آتانی جماعة من اهل قم حاجین و کان معهم کتاب قدیم یوافق تاریخه عصر الرضا صلوات الله علیه و سمعت الوالد انه قال سمعت السید یقول کان علیه خطه صلوات الله علیه و کان علیه اجازات جماعة کثیرة من الفضلاء و قال السید حصل لی العلم بتلك القرائن انه تالیف الامام علیه السلام فاخذت الکتاب و کتبته و صححته فاخذ والذی قدس الله رو حه هذا الکتاب من السید واستنسخه و صححته و اکثر عباراته موافق لما یذکره الصدوق ابو جعفر بن بابویه فی کتاب من لا یحضره الفقیه من غیر سند و مایذکره والده فی رسالته الیه و کثیر من

الاحکام التی ذکرھا اصحابنا ولا یعلم مستندھا مذکورۃ فیہ"

(بحار الانوار جلد اول طبع جدید تہران ص ۱۲)

کتاب فقہ الرضاؑ اس کے بارے میں مجھے سید فاضل محدث قاضی سید امیر حسین (طاب ثراہ) نے اصفہان میں وارد ہونے کے بعد خبر دی اور فرمایا جس زمانہ میں، میں مکہ میں بیت اللہ شریف کا مجاور تھا تو میرے پاس اہل قم میں سے حاجیوں کی ایک جماعت وارد ہوئی اور ان کے پاس ایک قدیم کتاب تھی جس کی تاریخ امام رضا علیہ السلام کے زمانہ کی تاریخ کے موافق تھی اور میں نے والد محترم سے سنا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سید مذکور سے سنا ہے کہ اس کتاب پر خود امام علیہ السلام کی تحریر تھی اور اس پر بہت سے علماء افاضل کی اجازات علمیہ درج تھیں۔ سید نے فرمایا کہ ان قرائن سے مجھ کو یہ علم حاصل ہو گیا کہ یہ کتاب حضرت امام رضا علیہ السلام کی تالیف ہے پس میں نے کتاب کو لیا اور نقل کیا اور نسخہ اصلیہ کے مطابق اس کی تصحیح کی۔ پس والد گرامی قدس اللہ روحہ نے یہ کتاب سید مذکور سے لے کر اپنے پاس نقل کر لی اور اس کی تصحیح کر لی اور اس کی اکثر عبارات ان روایات کے مطابق ہیں جن کو شیخ صدوق نے من لا یحضرہ الفقیہ میں بلا سند ذکر کیا ہے اور جو کچھ شیخ صدوق اپنے والد کے رسالہ سے نقل کرتے ہیں اور بہت سے ایسے احکام جن کو ہمارے اصحاب نے ذکر کیا ہے اور ان کی سند معلوم نہ تھی وہ سب اس کتاب میں مذکور ہیں۔

سرکار آقائے مجلسی اعلی اللہ مقامہ کی اس تحقیق انیق کے بعد یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ کتاب فقہ الرضاؑ معتبر کتب شیعہ میں سے ہے۔ اس کی روایات پر عمل کرنا موجب اجر و ثواب اور تاسی امام معصومؑ ہے۔

(شہادت ثالثہ در اذان و اقامت و تشہد نماز صفحہ ۱۵۵)

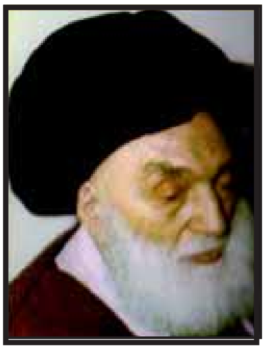

(۸)۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ

الحاج سید حسین الطباطبائی البروجردی

ولادت: ۲۰/ماہ صفر، ۱۲۹۲ھ

وفات: ۴/شوال، ۱۳۸۰ھ

کتاب جامع احادیث الشیعہ کے متعلق آیۃ اللہ سید محمد رضا گلپائگانی اور خود آیۃ اللہ بروجردی کا اظہار خیال

اب آخر میں ہم آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج حسین الطباطبائی البروجردی کی کتاب جامع احادیث الشیعۃ جلد ۵ جو آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابو القاسم الخوئی کے حکم سے ۱۳۹۸ھ میں موسسۃ علمیہ قم ایران سے شائع ہوئی ہے باب تشہد کے عکس کو پیش کر رہے ہیں۔ جس میں تقریباً دس طولانی تشہد مختلف کتابوں سے جمع کئے گئے ہیں۔

"کتاب جامع احادیث الشیعہ" آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید حسین الطباطبائی البروجردی کی تالیفات میں سے ہے۔ اور اُن کی سرپرستی میں لکھی گئی ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید حسین الطباطبائی البروجردی، جنھیں آیت اللہ ابو الحسن اصفہانی کے بعد شیعیت کے مرجع بننے کا عظیم شرف حاصل ہوا۔ جن کی ولادت ماہ صفر، ۱۲۹۲ھ اور وفات ۴/شوال، ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں ہوئی۔ اور ۸۸ سال کی عمر پائی۔ جہانِ تشیع کا عظیم مرجع اپنی قلمی خدمات چھوڑ کر گیا۔ آنے والی نسلیں قیامت تک اُن کی تالیفات سے

استفادہ کرتی رہیں گی۔

ڈاکٹر سید باقر امام زیدی ''زندگانی آیت اللہ بروجردی'' مؤلف جناب علی دوانی کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں

تالیفاتِ آیۃ اللہ بعد از رحلت :۔ آیۃ اللہ بروجردی نے اپنی پر برکت زندگی میں جو علمی آثار چھوڑے انکے چھپنے کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔آپ کی کتاب جامع احادیث الشیعہ ۱۳۹۷ھ سے چھپنا شروع ہوئی اور اب تک ۱۹ر جلدیں چھپ چکی ہیں۔اس کتاب کی پہلی جلد (کتابِ طہارت) آپ کی حیات میں چھپ گئی تھی، اس کتاب کے بارے میں مرحوم آیۃ اللہ فقیہ فرماتے ہیں تھے''این ثمرہ زندگانی و نتیجہ عمر من است'' اس کتاب کی عظمت کے لئے یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔انتقال سے چندروز قبل جب آپ بستر بیماری پر تھے تو علماء وفضلاء جمع تھے اور آپ کی دلداری فرمارہے تھے کہ آپ نے دین کی جو خدمات انجام دیں، بڑی تعداد میں علماء کی تربیت فرمائی، مساجد و مدرسہ اور حسینیہ بنوائے اور پوری زندگی باطل اور ظالم طاقتوں سے برسرِ پیکار رہے۔آپ نے جواب میں فرمایا''اینها همه در مقابل عظمت خداوند و نعمتهائے بے شمار او اندک است'' پھر آیۃ اللہ حاج سید محمد رضا گل پائیگانی نے کہا''آپ نے فضل خدا سے جامعِ احادیث الشیعہ جیسی قیمتی کتاب لکھی ہے جو فقہا کے لئے ایک بزرگ نعمت ہوگی اور آپ کا یہ کام بہترین مصداق حدیث ''مداد العلماء من دماء الشهداء'' ہے۔آیۃ اللہ بروجردی نے فرمایا۔ہاں امید کرتا ہوں کہ خدا اس کتاب کے سبب مجھے بخشش دے گا اور امید کرتا ہوں کہ خدا قیامت تک اس کتاب کو علماء، فقہاء و طلاب کے لئے مرجع قرار دے ۔(نابغۂ ابرار، صفحہ ۱۷۷۔۱۷۸، ناشر مصباح تعلیمی سوسائٹی، دسمبر، ۲۰۱۴ء) یہ واقعہ جامعہ احادیث شیعہ کے مقدمہ میں موجود ہے۔محمد حسن ابن حسین الطباطبائی برجردی کے قلم سے۔صفحہ''ن'' پر آیۃ اللہ بروجردی کی کتاب جامعِ احادیث الشیعہ کو شائع کرنے کا تحریری حکم آیۃ اللہ العظمٰی سید ابوالقاسم الخوئیؒ نے ۱۹۹۷ء میں دیا۔اور اُس تحریر میں بھی اُنھوں نے آیۃ اللہ بروجردی کی کتاب قرار دیا ہے اور مؤلّفِ کتاب اور معاونینِ کتاب کا ذِکر فرمایا ہے اور ۱۳۹۹ھ۔ق، **مطبعه العلميه** قُم سے شائع ہونے والی جلد اوّل میں آیۃ اللہ بروجردی کے فرزند محمد حسن ابن الحسین الطباطبائی البروجردی کا مقدّمہ بھی درج ہے۔جس میں اُنھوں نے کتاب کی ترتیب وحُسنِ تنظیم کی خدمات میں دو لوگوں کا ذِکر فرمایا ہے۔العالم المتتبع الحاج الشیخ اسماعیل الملایری اور الشیخ علی نیاں الاشتہاردی۔یہ کتاب کے جمع کرنے میں معاون ہیں۔

اب آخر میں ہم آیۃ اللہ العظمٰی الحاج حسین الطباطبائی البروجردی کی کتاب جامع احادیث الشیعہ جلد ۵ جو آیۃ اللہ العظمٰی سید ابوالقاسم الخوئی کے حکم سے ۱۳۹۸ھ میں موسسۃ علمیہ قم ایران سے شائع ہوئی ہے باب التشہد کے عکس کو پیش کررہے ہیں۔جس میں تقریباً دس طولانی تشہد مختلف کتابوں سے جمع کئے گئے ہیں۔

یحیی العطار عن محمد بن احمد قال حدثنی ابو سعید الادمی عن **احمد بن** عبدالعزیز الرازی عن بعض اصحابنا عن ابی الحسن الاول علیه السلام قال کان اذا استوی من الرکوع فی آخر رکعة من الوتر قال اللهم انک قلت فی کتابک المنزل کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون و بالاسحارهم یستغفرون طال والله هجوعی وقل قیامی وهذا السحر و انا استغفرک لذنوبی استغفار من لایملک لنفسه ضراً ولانفعاً ولاموتاً ولاحیوة ولانشورا ثم یخرساجدا.

۳۳۰۳ (۳) ک ۳۲۰ ـ السید **ابن الباقی** فی اختیار المصباح فی سیاق عمل الوتر بعد رفع الرأس من الرکوع یمد یدیه ویدعوا بما روی عن مولینا الرضا علیه السلام الهی وقفت بین یدیک ومددت یدی الیک الدعاء

(۱٦) ابواب التشهد والتسلیم

(۱) باب وجوب التشهد و کیفیته و آدابه و جملة من احکامه و وجوب الصلوة فیه علی النبی و آله (ص) و وجوب الجلوس له واستحباب کونه للرجل علی جانب الایسر وان المرئة تضم فخذیها

۳۳۰۴ (۱) ـ یب ۱۶۰ الحسین بن سعید عن صفوان قال حدثنا عبد الله بن بکیر عن **عبد الملک** بن عمر و الاحول عن ابیعبد الله علیه السلام قال التشهد فی الرکعتین الاولتین الحمدلله اشهد انلااله الاالله وحده لاشریک له واشهدان محمداً عبده ورسوله اللهم صل علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعته (فی امته ـ خ) و ارفع درجته .

۳۳۰۵ (۲) ک ۳۳۳ ـ السید **علی بن** طاووس فی فلاح السائل یقول فی التشهد بسم الله و بالله والاسماء الحسنی کلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له

واشهدان محمداً عبده ورسوله اللهم صل على محمدو آل محمد وتقبل شفاعته في امته وارفع درجته .

مصباح الشيخ ٢٧ ـ ثم يجلس للتشهد متوركاً يجلس على وركه الايسر و يضع ظاهر قدمه اليمنى (الايمن ـ خل) على باطن قدمه اليسرى (الايسر ـ خل) ويقول بسم الله و الحمدلله والاسماء (وذكر مثله و زاد فى هامشه بعدامته) (وقرب وسيلته ـ خ)

٣٣٠٦ (٣) **الدعائم** ١٩٩ ـ وروينا عن **جعفربن** محمدعليهما السلام انه كان يقول فى التشهد الاول بعد الركعتين الاولیین من الظهر والعصر والمغرب والعشاء بسم الله و بالله و الاسماء الحسنى كلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله اللهم صل على محمد نبيك وتقبل شفاعته فى امته وصل على اهل بيته .

٣٣٠٧ (٤) **و فيه** ١٩٩- عن **جعفربن** محمد عليهما السلام انه كان يقول فى التشهد الاخر وهوالذى ينصرف منه من الصلوة بسم الله وبالله التحيات لله الطيبات الطاهرات الصلوات الزاكيات الحسنات الغاديات الرائحات الناعمات السابغات لله ماطاب وخلص و صلح و زكى فلله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق بشيرا و نذيراً بين يدى الساعة اشهد ان الله نعم الرب وان محمداً نعم الرسول ثم اثن على ربك بعد بما قدرت عليه من الثناء الحسن وصل على محمد وآل محمد ثم سل لنفسك وتخير من الدعاء ما احببت .

٣٣٠٨ (٥) **فقيه** ٦٦ ـ فاذا رفعت رأسك من السجدة الثانية فتشهد و قـل بسم الله و بالله و الحمد لله و الاسماء الحسنى كلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ارسله بالحق بشيراً و نذيراً بين يدى الساعـة .

۳۳۰۹ (۶) يب ۱۶۲ ـ الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن زرعة عن ابى بصير عن ابى عبدالله عليه السلام قال اذا جلست فى الركعة الثانية فقل بسم الله وبالله والحمدلله وخير الاسماء لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك وان محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدى الساعة اشهد انك نعم الرب وان محمداً نعم الرسول اللهم صل على محمد وآل محمد وتقبل شفاعته فى امته وارفع درجته ثم تحمدالله مرتين او ثلثاً ثم تقوم .

فاذا جلست فى الرابعة قلت بسم الله وبالله والحمدلله وخير الاسماء لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيراً ونذيرا بين يدى الساعة (و ـ خ) اشهد انك نعم الرب و ان محمداً نعم الرسول التحيات لله والصلوات الطاهرات الطيبات الزاكيات (الغاديات ـ خ) الرائحات السابغات النائمات لله ماطاب وزكا وطهر وخلص وصفافلله واشهد ان لااله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيراً و نذيراً بين يدى الساعة اشهد ان ربى نعم الرب وان محمداً نعم الرسول واشهد ان الساعة آتية لاريب فيها وان الله يبعث من فى القبور (و ـ خ) الحمدلله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله الحمدلله رب العالمين .

اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد و(على ـ خ) آل محمد وسلم على محمد وعلى آل محمد وترحم على محمد وعلى آل محمد كما صليت وباركت وترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد .

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد واغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولاتجعل فى قلوبنا غلا للذين آمنو ربنا انك رؤف رحيم اللهم صل على محمد وآل محمد وامنن على بالجنة وعافنى من النار.

اللهم صل على محمد و آل محمد واغفر للمؤمنين والمؤمنات ولمن دخل بيتى مؤمنا ولا تزد الظالمين الا تباراً ثم قل السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام على انبياء الله ورسله السلام على جبرئيل وميكائيل والملائكة المقربين السلام

علی محمدبن عبدالله خاتم النبیین لانبی بعده والسلام علیناوعلی عبادالله الصالحین ثم تسلم .

۳۳۱۰(۷) فقیه ۶۶- فاذا صلیت الرکعة الرابعةفتشهد وقل فی تشهدك بسم الله وبالله والحمدلله والاسماء الحسنی کلها لله اشهد ان لااله الا الله وحده لا شریك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ارسله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون التحیات لله والصلوات الطیبات الطاهرات الزاکیات (النامیات - خ)الناعمات الغادیات الرائحات المبارکات الحسنات (التامات- خ) لله ما طاب وطهر وزکی وخلص ونمی فلله وما خبث فلغیره اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعة واشهد ان الجنة حق وان النار حق وان الساعة آتیة لاریب فیها وان الله یبعث من فی القبور واشهد ان ربی نعم الرب و ان محمداً نعم الرسول ارسل و اشهد ان ما علی الرسول الا البلاغ المبین السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاته السلام علی محمد بن عبدالله خاتم النبیین السلام علی الائمة الراشدین(و-خ) والمهدیین السلام علی جمیع انبیاءالله (انبیائه - خل) ورسله وملائکته السلام علینا وعلی عبادالله الصالحین .

۳۳۱۱ (۸) ك ۳۳۳ - وقال السید علی بن طاووس ره فی فلاح السائل یقول فی تشهد الفریضة بسم الله وبالله والاسماء الحسنی کلها لله اشهد ان لااله الا الله وحده لاشریك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون التحیات لله و الصلوات الطیبات الطاهرات الزاکیات الرائحات الغادیات الناعمات لله ماطاب وطهر وزکی وخلص ونمی وما خبث فلغیرالله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ارسله بالحق بشیراً ونذیراً بین یدی الساعة واشهد ان الجنة حق وان النار حق و ان الساعة آتیة لا ریب فیها و ان الله یبعث من فی القبور و اشهد ان الله ربی نعم الرب و ان محمداً نعم الرسول اشهد ان ما علی الرسول الا البلاغ المبین

اللهم صل علی محمد وآل محمد و بارك علی محمد وآل محمد كافضل ماصليت وباركت ورحمت وترحمت وتحننت علی ابراهيم و آل‌ابراهيم‌انك‌حميد مجيد السلام عليك ايها النبی و رحمة الله و بركاته السلام علی جميع انبياء الله وملائكته ورسله السلام علی الأئمة الهادين المهديين السلام علينا و علی عباد الله الصالحين .

مصباح الشيخ ۳۴ ـ فاذا جلست للتشهد فی الرابعة علی ما وصفناه قلت بسم‌الله وبالله (وذكر مثله الا انه قال) واشهد ان محمداً نعم الرسول و ان‌علياً نعم الولی و اشهد ان ما علی الرسول الا البلاغ المبين اللهم صل علی محمد و آل محمد وبارك علی محمد وآل محمد وارحم‌محمداًوآل‌محمد (وزادبعد قوله‌الهادين المهديين كلمة الراشدين) .

۳۳۱۲ (۹) فقه‌الرضا عليه‌السلام۸ـفاذا تشهدت فی‌الثانية فقل بسم‌الله وبالله والحمدلله‌والاسماء الحسنی كلها لله اشهد ان لا اله الاالله‌وحده‌لاشريك‌له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيراًونذيرا بين يدی‌الساعة ولاتزيد علی ذلك (الی ان‌قال ع)

فاذا صليت الركعة الرابعة فقل فی تشهده (تشهدك ـ ظ) بسم الله وبالله و الحمدلله والاسماء الحسنی كلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدی الساعة التحيات لله والصلوات الطيبات الزاكيات الغاديات الرائحات التامات الناعمات المباركات الصالحات لله ما طاب وزكی وطهرونمی و خلص وما خبث فلغيرالله اشهد انك نعم‌الرب وان محمداً نعم الرسول وان علی‌بن ابی‌طالب نعم المولی (الولی ـ ك) و ان الجنة حق والنارحق والموت حق والبعث حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من فی‌القبور (وخ) الحمدلله الذی هدانا لهذا وماكنا لنهتدی لولاان هدانا الله.

اللهم صل علی محمد وآل محمد وبارك علی‌محمد وآل محمد وارحم علی

محمد (وارحم محمداً -ك) وآل محمد افضل ما صليت وباركت وترحمت وسلمت على ابراهيم و آل ابراهيم فى العالمين انك حميد مجيد اللهم صل على محمد المصطفى وعلى المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن والحسين وعلى الائمة الراشدين من آل طه ويس .

اللهم صل على نورك الانور وعلى حبلك الاطول وعلى عروتك الاوثق وعلى وجهك الاكرم (الكريم-ك) وعلى جنبك الاوجب وعلى بابك الادنى وعلى سلك -۱- الصراط اللهم صل على الهادين المهديين الراشدين الفاضلين الطيبين الطاهرين الاخيار الابرار اللهم صل على جبرائيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل وعلى ملائكتك المقربين وانبيائك المرسلين ورسلك اجمعين من اهل السموات والارضين واهل طاعتك راكعين-۲- واخصص محمداً (ص) بافضل الصلوة والتسليم السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام عليك وعلى اهل بيتك الطيبين السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ثم سلم

۳۳۱۳ (۱۰) المقنع۲۹-فاذا صليت الركعة الرابعة فتشهد وقل بسم الله وبالله و الاسماء الحسنى كلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله ارسله بالحق بشيراً ونذيرا بين يدى الساعة التحيات لله الصلوات الطيبات الطاهرات لله الزاكيات الغاديات الرائحات الناعمات (السابغات-خ) الساغيات لله ما طاب وطهروزكى وخلص واشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و ان محمداً عبده ورسوله و اشهد ان الله نعم الرب (واشهد - خ ل) ان محمداً صلى الله عليه وآله نعم الرسول ثم اثن على ربك بما قدرت عليه من الثناء الحسن ثم سلم

۳۳۱۴(۱۱) يب۱۶۳ص۳۴۲-احمد بن محمد عن على بن الحكم عن ابى ايوب الخزاز عن **محمد بن مسلم** قال قلت لابى عبدالله عليه السلام التشهد فى الصلوة قال

---

(۱) مسلك - سبيل الصراط - ك خ ل (۲) اكتعين-ك .

اس کے علاوہ بڑے بڑے جیدّ علماء فقہا مجتہدین حضرات نے طولانی تشہد کو کتابوں میں نقل کیا ہے اور پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

۱۔ من لا یحضر الفقیہ رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق، محمد بن علی المتوفی ۳۸۱ھ

۲۔ تہذیب الاحکام شیخ الطائفۃ جعفر محمد بن حسن الطّوسی المتوفی ۴۶۰ھ

۳۔ المراسم فی الفقہ الامالی حمزہ بن عبدالعزیز دیلمی المتوفی ۴۶۳ھ

۵۔ بحار الانوار محمد باقر مجلسی المتوفی ۱۱۱۱ھ

۶۔ الحدائق الناصرۃ الفقیہ المحدث الشیخ یوسف بحرانی المتوفی ۱۱۸۶ھ

۷۔ مستند الشیعہ فی احکام الشریعہ الفقیہ المولا احمد بن المولیٰ محمد مہدی الزاقی

۸۔ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام شیخ الفقہا و امام المحققین الشیخ محمد حسن النجفی ۱۲۶۶ھ

۹۔ مستدرک الوسائل الحاج میرزا حسین النوری الطبرسی المتوفی ۱۳۲۰ھ

۱۰۔ جامع احادیث الشیعہ الحاج آقا حسین الطباطبائی بروجردی المتوفی ۱۳۸۰ھ

مذکورہ بالا شواہد کے بعد کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بس تشہد وہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ اہل قلم حضرات وہ باتیں تحریر نہ فرمائیں جو حقائق کے خلاف ہوں اور اہل منبر حضرات ایسی تقریریں نہ کریں جس سے آپ واقف نہ ہوں۔ منبروں سے غلط بیانی زیبا نہیں دیتی ہے۔ آج کل بعض صاحب عمامہ منبروں پر آکر غلط بیانی کر رہے ہیں یا تو وہ جاہل ہیں یا کسی سازش کا شکار ہیں۔ یہ کون سی سازش ہے کہ نماز کے تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی کے خلاف ایسی تقریریں کریں جو سابق کے علماء و فقہا کی محنتوں پر پانی پھیر دیں اور کہیں کہ کیا کوئی نئی وحی آئی ہے۔ کوئی کہے کہ فقہ امام رضاؑ دشمنوں کی لکھی ہوئی کتاب ہے اور کوئی لکھے کہ فقہ امام رضا علیہ السلام مجہول المولف کی کتاب ہے۔ اور اس کتاب کے مندرجات صریحاً خلاف تشیع ہیں۔ یہ کیسی اصلاح کا انداز ہے میں نے جن کتابوں کی تحریروں کو پیش کیا ہے ان میں کتنے اخباری حضرات ہیں ؟ ولایت علی علیہ السلام کے تشہد کو بیان کرنے والوں کو اخباری کہہ کر مشکوک بنایا جا رہا ہے۔ اللہ کی پناہ! بس آخر میں ہم آیۃ اللہ روح اللہ الخمینیؒ کے استاد آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا جواد ملکی تبریزی کا بیان نقل کر رہے ہیں۔

اپنے تشہد میں متعارف روایت کے مطابق صرف واجب تشہد پر اکتفاء نہ کرو بلکہ لامحالہ طور پر اس میں تشہد کبیر کے فقرے بھی شامل کرو اور اسی طرح اپنے سلام میں آئمہ طاہرینؑ پر سلام اور انبیاءؑ و ملائکہ پر بھی سلام بھیجنا ترک مت کرو۔ کیونکہ ہمارے ہاں اتباع سلف کی لاعلاج بیماری ہے۔ سب ایک ہی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں اور اس سے کوئی خاص بندہ ہی بچا ہوا ہے اور اس کا دائرہ عبادات و قربات میں بھی پھیل چکا ہے مثلاً میں دیکھتا ہوں کہ لوگ اذان میں شہادت ولایت کے بڑے فریفتہ ہیں مگر وہ اپنی نمازوں میں ائمہ طاہرینؑ پر سلام بھیجنا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس کے مستحب ہونے کا سب اعتقاد رکھتے ہیں۔ اسرار الصلوٰۃ صفحہ ۲۷۷

بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہوں اللہ ہم سب کو اعمال خیر بجالانے کی توفیق عنایت فرمائے اور دین مبین کی خدمت انجام دیتے رہیں۔ امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور میں تعجیل فرمائے اور ہمارا شمار امامؑ کے خدمت گاروں میں ہو۔ آمین۔

والسلام

سید علی عباس طباطبائی

مدیر العباسؑ اسلامک ریسرچ سینٹر لکھنؤ

تشہد میں ولایت امیر المومنینؑ حضرت علی علیہ السلام کی گواہی سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے

سید علی عباس طباطبائی، مدیر العباسؑ اسلامک ریسرچ سینٹر، لکھنؤ (ھندوستان)

تشہد واجبات نماز میں شامل ہے۔ اور فقہا حضرات واجب تشہد کی مقدار صرف ''اشھد ان لا الہٰ الا اللہ وحدہ لاشریك لا و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ اللّٰھم صلی علی محمد و آلِ محمدؐ بتاتے ہیں جس کا عموماً مراجع کرام کی توضیح المسائل میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہی معروف ہے اور اسی پر عمل ہوتا ہے۔ البتہ سنت اور مستحب طولانی تشہد جنکو ہمارے ائمہؑ نے تعلیم فرمایا ہے۔ خصوصاً امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام رضا علیہ السلام جن کو فقہا اور علماء حضرات نے نقل کیا ہے۔ حلبی کی روایت جسکا ذکر میں اس کتاب کے صفحہ ۸۰ پر کر چکا ہوں۔

حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا ''مولا کیا نماز میں ائمہ طاہرینؑ کے اسماء لئے جا سکتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا اجملھم مختصراً لے سکتے ہیں۔ اجملھم کا دوسرا معنی ہے خوبصورت کر کے لے سکتے ہیں۔ حوالے صفحہ ۷۹، ۸۰ پر نقل کئے جا چکے ہیں۔ اب سوال پیدا یہ ہوتا کہ ائمہؑ کے اسمائے گرامی نماز میں کس مقام پر اور کیسے لئے جائیں؟ اس کا ذکر خود ائمہ نے اپنے تعلیم کردہ طولانی تشہد میں تعلیم فرمایا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے ائمہؑ کے آثار میں دو تشہد موجود ہیں۔

پہلا تشہد فقہ جعفریہ کے رئیس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو تشہد تعلیم فرمایا ہے جسکے راوی ثقہ جناب ابو بصیر ہیں۔ اس تشہد میں وحدانیت اور رسالت کے ساتھ ولایت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ''اشھد اَنَّ ربّی نعم الرب و ان محمد انعم الرسول و اَنّ علیا نعم الوصی و نعم الامام'' میں گواہی دیتا ہوں میرا خدا بہترین پروردگار ہے اور محمدؐ بہترین پیغمبرؐ ہیں اور علیؑ بہترین وصی اور امام ہیں۔

دوسرا تشہد فقہ الرضاؑ میں امام ہشتم امام علی رضا علیہ السلام نے نماز کی تفصیلات تعلیم کرتے ہوئے نماز عصر کی چوتھی رکعت میں جو تشہد تعلیم فرمایا ہے وہ کافی طویل ہے اور اس میں بھی ائمہؑ کے نام بہت خوبصورتی سے تعلیم فرمائے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ اشھد انك نعم الرب و ان محمدا نعم الرسول و اَن علیا نعم المولیٰ یہاں پر بھی اللہ رسولؐ کے ساتھ علی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا اور اسی تشہد میں بصورت دعا صلوات تعلیم کی گئی ملاحظہ ہو۔ اللّٰھم صلی علی محمد المصطفیٰ و علی نِ المرتضیٰ و فاطمة الزھراء والحسنِ والحسین و علی الائمة الراشدین من اٰلِ طٰہٰ و یٰسین

یہ ہمارے ائمہؑ کا اندازِ تعلیم ہے کہ تشہد میں کس طرح سے ائمہؑ کے نام لئے جائیں۔ یہ دو نمونے ہم نے پیش کئے ہیں۔

وہ نام جو عرش کی زینت، وہ نام جس کے ذریعہ سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، وہ نام جس کو ہر زمانہ میں انبیاء و اولیاء نے بارگاہ الٰہی میں تقرب کا ذریعہ بنایا جنکے ناموں کے وسیلہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جنکی مودت کو اجر رسالت قرار دیا گیا۔ بغیر اجر رسالت ادا کئے ہوئے کوئی عمل اللہ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں۔ چاہے نماز ہو یا روزہ ہو یا اور

دوسری عبادات وغیرہ۔

اللہ کے رسولؐ نے مولا علی علیہ السلام کے ذکر کو عبادت قرار دیا ہے۔ اور روز جنگ خندق میں عمرو ابن عبدود پر چلنے والی تلوار کو ثقلین یعنی دو جہاں کی عبادت سے افضل قرار دیا ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ تشہد میں ولایت علی علیہ السلام کی گواہی دی جائے تو نماز باطل ہو جائے؟ یہ بات قابل غور ہے۔ پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علی علیہ السلام ولی ہیں یا نہیں؟ اور علیؑ کو ولی کس نے بنایا ہے؟ ہم نے آپ نے یا اللہ نے۔ تو ہمارا جواب یہ ہی ہے کہ علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے۔ سورۂ مائدہ کی ۵۵ ویں آیت جس میں ارشاد ہو رہا ہے۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه، وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ

بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں جبکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں۔

مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت مولائے کائنات علی ابن ابیطالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ تاج ولایت علیؑ اور اولاد علی علیہ السلام کے لئے مخصوص ہے۔ اور قرآن مجید کی دوسری آیت جس میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط (سورہ مائدہ آیت ٦٧) پہونچا دیجئے اس پیغام کو جو آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا جا چکا ہے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ اور اگر آپ نے یہ پیغام نہ پہونچایا تو رسالت کا کام ہی انجام نہیں دیا۔

پھر غدیر میں اعلان ولایت کے بعد آیۂ کریمہ کا نازل ہونا الیوم اکملت لکم دینکم آج کے دن ہم نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی خاص نعمت تمام کر دی اور دین اسلام سے راضی ہو گئے۔ یعنی تکمیل دین ولایت علیؑ پر ہو رہی ہے۔ وحدانیت اور رسالت کی گواہی کے بعد ولایت کی گواہی پر دین مکمل ہو رہا ہے۔ ولایت علی علیہ السلام کی گواہی کے بغیر دین ناقص ہے۔ جس دین میں ولایت نہیں جن عبادات میں ولایت نہیں وہ دین بھی ناقص اور وہ عبادتیں بھی نامکمل رہیں گی۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے فقہا نے تحریر فرمایا ہے کہ وحدانیت و رسالت کی گواہی کو مکمل کرنے والی گواہی ولایت علی علیہ السلام کی گواہی ہے۔ چنانچہ استاد الفقعاء آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئیؒ کتاب منہاج الصالحین جلد اول صفحہ ۱۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں "واکمال الشهادتین بالشهادة لعلی علیه السلام بالولایة امرة المومنین فی الاذانِ وغیرہ" اذان اور اس کے علاوہ دوسرے موارد میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت اور آپ کی امیرالمومنین ہونے کی گواہی دونوں شہادتوں کو مکمل کرتی ہے۔ اسی عبارت کو آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی دام ظلہ اور مرحوم آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد روحانی نے منہاج الصالحین میں من وعن تحریر کیا ہے۔

وحدانیت اور رسالت جیسی عظیم گواہی کو مکمل کرنے والی گواہی ولایت امیرالمومنینؑ کی گواہی ہے اذان میں بھی اور دیگر موارد میں بھی"

سرکار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بڑے واضح انداز میں ارشاد فرمایا:

فَاِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلْيَقُلْ عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰه"

تم میں سے جب بھی کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللهِ کہے تو فوراً کہے عَلِیٌّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ الله احتجاج طبرسی جلد اول صفحہ ۱۵۸، القطرہ آقائے سید احمد مستنبط، بحار الانوار مجلسی، پرواز در ملکوت آقائے خمینی علیہ الرحمہ۔

یہ عظمت ولایت علی علیہ السلام ہے تو کیسے نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی دی جائے تو نماز باطل ہو جائے گی کس دلیل سے نماز باطل ہوگی۔

نہ عقلی ممکن ہے اور نہ نقلی اور اگر ولایت علی علیہ السلام کی گواہی سے نماز باطل ہو جاتی تو پھر ہمارے ائمہؑ ایسے عمل کی تعلیم کیوں دیتے؟ دو معصومومؑ کے تعلیم کردہ تشہد کا ذکر کیا جا چکا ہے اور ہمارے لئے معصوم کا عمل اور قول ہی رسولؐ کے بعد حجت ہوتا ہے۔ جسکو علمائے دین بیان کرتے ہیں اور علماء متقدمین نے بھی اور فقہاء متاخرین نے اپنی کتابوں میں ولایت علی علیہ السلام کی گواہی والے تشہد کو نقل فرمایا اور کسی نے بھی یہ جرأت نہیں کی جو کہتے کہ ولایت علی علیہ السلام کی گواہی سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اب آپ کی خدمت میں کچھ نمونے علماء متقدمین کے اور کچھ نمونے فقہا متاخرین کے پیش کر رہے ہیں۔ جن تشہد میں ذکر علی علیہ السلام موجود ہے۔

ا۔ ''کتاب مصباح المتھجد'' مولف الشیخ الطائفۃ رئیس مذہب امامیہ ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی جنکی ولادت ۳۸۵ھ اور وفات ۲۱ محرم الحرام ۴۶۰ھ میں ہوئی۔ جو کتب اربع میں سے دو کتابوں کے مولف ہیں تہذیب الاحکام اور الاستبصار۔

طولانی تشہد میں وحدانیت و رسالت کے ساتھ علی علیہ السلام کا ذکر کیا ہے وَاَشْھَدُ اَنَّ اللهَ رَبِّی نِعْمَ الرب وَاشھدُ اَنَّ محمداً نعم الرسول وَ اَنَّ عَلِیّاً نعم الولی۔

نوٹ: ۱۳۱۳ھ اور ۱۳۲۸ھ کی مطبوعات میں ذکر علی علیہ السلام موجود ہے لیکن ۱۴۲۸ھ موسسہ التاریخ العربی بیروت، لبنان سے چھپنے والی مصباح المتھجد ص ۳۴ پر تشہد موجود ہے اس میں ذکر علی علیہ السلام ہٹا دیا گیا ہے۔ جبکہ آیۃ اللہ آقا حسین الطباطبائی البروجردی نے اپنی کتاب جامہ احادیث الشیعہ میں مصباح المتجد سے جو تشہد نقل کیا ہے اس میں بھی ذکر علی علیہ السلام موجود ہے۔ جامہ احادیث الشیعہ جلد پنجم ص ۳۳۱

۲۔ المراسم فی الفقہ الامامی تالیف الفقیہ حمزہ بن عبدالعزیز الدیلمی الملقب بسلّار المتوفی ۴۶۳ھ تحقیق و تقدیم الدکتور محمد البُستانی منشورات الحرمین پاساز قدس ص ۷۲ و ۷۳ طولانی تشہد میں تحریر ہے ''واشھد ان ربی نعم الرب، و ان محمد نعم الرسول، کے بعد و ان علیاً نعم الامام''

۳۔ الحدائق الناضرۃ فی احکام العترۃ الطاہرہ تالیف العالم البارع الفقیہ المحدث الشیخ یوسف البحرانی قدس سرہ المتوفی ۱۱۸۶ھ الجزالثامن مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ نجف یہ بزرگوار بہت بڑے عالم عامل محدث ورع کامل فاضل تبحر و متتبع ماہر صاحب حدائق ناضرہ فی احکام العترۃ الطاہرہ یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کے متعلق علماء اعلام کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کی مثل کتب امامیہ میں کوئی نہیں ملتی۔ یہ بھی تشہد میں شہادت ولایت علی علیہ السلام پڑھنے کو مستحب و مرغوب قرار دیتے ہیں ان کی کتاب الحدائق الناضرہ جلد ۸ صفحہ ۴۴۴ میں ہے

اعلم ان المشھور بین الاصحاب ان التشھد الواجب انما یحصل بان یقول اشھد ان لا الہ الہ اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ ثم یصلی علی النبی و آلہ و مازاد علی ذالک فھو مندوب

یہ جان لو کہ اصحاب فقہاء کے درمیان مشہور قول ہے کہ واجب تشہد صرف اتنا کہنے سے حاصل ہو جاتا ہے اشھد

ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ۔ پھر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھ لے یہ اس سے جو زیادہ ہوگا وہ مستحب ہوگا پھر انہوں نے اسی کتاب کے صفحہ ۵۴۱ جلد ۸ پر تشہد کے مستحبات میں لکھا ہے کہ اس میں یہ اضافہ کیا جائے۔

اشھد انك نعم الرب و ان محمداً نعم الرسول و ان علی بن ابی طالب نعم المولی۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اے خدایا تو میرا بہترین رب ہے اور محمدؐ بہترین رسول ہیں اور علی بن ابی طالبؑ بہترین مولا ہیں پھر فرمایا کہ تشہد میں اس طرح درود پڑھنا بھی مستحب ہے۔

اللّٰھم صلی علی محمد المصطفی و علی المرتضی و فاطمة الزهراء والحسن والحسین و علی الآئمة الراشدین من آل طه و یٰسین اللّٰھم صلِّ علی الھادین المھدین الراشدین الفاضلین الطیبین الطاھرین الاخیار الابرار

تشہد کی یہ عبارت ساری کی ساری جو کتاب فقہ الرضا سے منقول ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آقا بحرانی اس کتاب کو مستند و معتبر سمجھتے تھے جب اتنا بڑا مجتہد ایسی جلیل القدر عدیم النظیر کتاب میں فقہ الرضا پر اعتماد کر کے تشہد میں ولایت امیر المومنینؑ کی گواہی تسلیم کرتا ہے۔ تو پھر مبطل نماز کے فتوے کیا معنی رکھتے ہیں؟

۴۔ **مستند الشیعہ فی الاحکام الشریعہ**'' علامہ الفقیہ المولیٰ احمد بن المولیٰ محمد مہدی النراقی قدس سرہما منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ المرعشی النجفی قم مقدسہ ایران ۱۴۰۵ھ، جلد اول ص ۳۷۹ پر تحریر ہے'' **وَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ رَبِّی نِعْمَ الرب وَاشهدُ اَنَّ محمداً نَعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ عَلِیّاً نَعْمَ الْوَلِیُّ**''

۵۔ ''**مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل**، تالیف خاتمۃ المحدّثین الحاج میرزا حسین النوری الطبرسی المتوفی ۱۳۲۰ھ۔ مطبوعہ تحقیق موسسۃ آل البیت علیہم السلام الاحیاء التراث الجزء خامس جلد ۵ ص ۶ و ۷ پر فقہ الرضاؑ سے تشہد کو نقل کیا ہے۔ جس میں وحدانیت و رسالتؐ کے بعد ''علی ابن ابی طالب علیہ السلام **نعم المولیٰ**'' کا ذکر کیا ہے۔

۶۔ ''**جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام**'' تالیف شیخ الفقہا و امام المحققین الشیخ محمد حسن النجفی المتوفی ۱۲۶۶ھ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان ۱۹۸۱ھ الطبعۃ السابعۃ الجزء العاشر ص ۲۷۷ سند الفقہاء و المجتہدین سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام جو کہ مذہب شیعہ میں فقہ جعفری کی سب سے ضخیم استدلالی کتاب اور اجتہاد کا دارو مدار ہے آپ نے کتاب مذکور کے مبحث تشہد میں مندرجہ بالا تشہد پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اور فرمایا ہے۔

بل لوقرء القاری المروی عن فقه الرضا علیہ السلام علی طوله زیادته علی خبر ابی بصیر لم یکن به باس فتامل جیداً۔ (جلد ۱۰ ص ۲۷۷)

''بلکہ اگر نماز پڑھنے والا تشہد میں فقیہ الرضا سے منقول یہ طویل و عریض تشہد پڑھ دے جو کہ ابوبصیر کی حدیث میں وارد تشہد سے کافی زیادہ ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے پس اچھی طرح سمجھ لو''۔

قدیمی آثار میں جو دو تشہد ائمہؑ سے وارد ہوئے ہیں اُس میں کسی فقیہ نے اختلاف نہیں کیا بلکہ ہر دور میں امامؑ کے تعلیم کردہ تشہد کو نقل کرتے رہے جس میں ذکر علی علیہ السلام موجود ہے۔ مندرجہ بالا چھ بزرگ علماء و فقہا جو اپنے دور کے جید عالم ہیں جنھوں نے دین کے لئے خدمات انجام دیں ہیں اور ایک عظیم ذخیرہ کتابوں کی صورت میں چھوڑا ہے، کے حوالے بطور نمونہ پیش کر دئے ہیں۔ جبکہ علماء و فقہا کی ایک

کثیر تعداد ہے۔جنہوں نے طولانی تشہد کونقل کیا ہے۔جس میں ذکرِ علیؑ موجود ہے۔

فتاویٰ واستفتات

مراجع کرام سے پوچھنے والے مسئلہ اور توضیح المسائل میں شائع ہونے والے مسائل تشہد سے متعلق چند بطورنمونہ پیش کئے جارہے ہیں۔

۱۔آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی سے سوال کیا گیا۔

سوال ۵۲۰: من یذکر فی کل تشھد فی الصلاۃ بعد الشھادۃ بالوحدانیۃ والرسالۃ، الشھادۃ لعلی علیہ السلام، ھل یحکم ببطلان صلاۃ، لو کان ذلک منہ جھلا بالحکم، واعتقادابلزو مھا او استحبابھا، ام تصح تلک الصلاۃ؟

ترجمہ:اگرکوئی شخص تشہد میں توحید اور رسالت کی گواہی کے بعد امام علی علیہ السلام کی گواہی دیتا ہے تو کیا اس کی نماز باطل ہوجائے گی؟ کیا اگر یہ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اس کو مستحب سمجھ کر پڑھے تو کیا اس صورت میں نماز صحیح ہے؟

جواب الخوئی:

اذا کان معتقدا بصحۃ الصلاۃ معھا صحت و لا اعادۃ علیھا فیھا۔

ترجمہ:اگر وہ شخص تشہد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی کے ساتھ نماز کو صحیح جانتا ہو تو اس صورت میں اس کی نماز صحیح ہے اور اس پر کوئی اعادہ نہیں ہے۔(صراط النجاۃ فی جوبۃ الاستفتاءات استاد الفقہا والمجتہدین السید ابوالقاسم الخوئیؒ جلداوّل صفحہ ۱۵۸)

۲۔فقیہ اہلبیتؑ حضرت آیت اللہ العظمیٰ مبشّر کاشانی مدظلہ العالی

مسئلہ نمبر ۹۴۸۔ واجب اور مستحب نماز نمازوں کی دوسری رکعت اور نماز مغرب کی تیسری رکعت در نماز ظہر وعصر وعشا کی چوتھی رکعت اور آخری رکعتوں میں انسان کو چاہئے کہ دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھے اور بدن ساکن ہونے کی حالت میں تشہد پڑھے یعنی:

"اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّد" پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۹۴۹:تشہد مین روایت جناب ابی بصیر پر جسے مرحوم تقی مجلسیؒ نے کتاب "فقہ الامامیہ" (فقہ کامل) میں ذکر کیا ہے عمل کرے اور اس طرح پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ وَاَشْھَدُ اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِیّاً نِعْمَ الْوَصِیُّ وَنِعْمَ الْاِمَامُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

(توضیح المسائل صفحہ ۲۵۹، مطبوعہ مکتبہ شریکۃ الحسینؑ بھرپور چکوال)

۳۔حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید صادق شیرازی دام ظلہٗ العالی

یہاں پر ایک تشہد اور سلام کا طریقہ اور بھی ہے جسے جامعہ احادیث الشیعہ میں شیخ طوسیؒ کی مصباح المتہجد سے روایت بیان کی ہے اُس کے تشہد میں آیا ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات پڑھنے سے پہلے یہ عبارت پڑھے: **ان علیا نعم الولی۔** پس اس کے ذریعہ سے تشہد جائز ہے۔اور سلام میں السلام علینا سے پہلے السلام علی الائمۃ الھادین المھدیین کی عبارت آئی ہے پس اس کا سلام میں پڑھنا جائز ہے پس تشہد اور سلام کا خلاصہ یہ ہے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان

محمدا عبدہ و رسولہ و ان علیا نعم الولی اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و بر کاتہ۔ السلام علی الائمۃ الھادین المھدیین، السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و بر کاتہ۔

(احکام الشباب، صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷، مطبوعہ مکتبہ شریکۃ الحسینؑ بھر پور چکوال)

استاد المحققین رئیس المفسرین، فقیہ اھلبیت علیہ السلام
حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ یعسو الدین رستکار جویباری

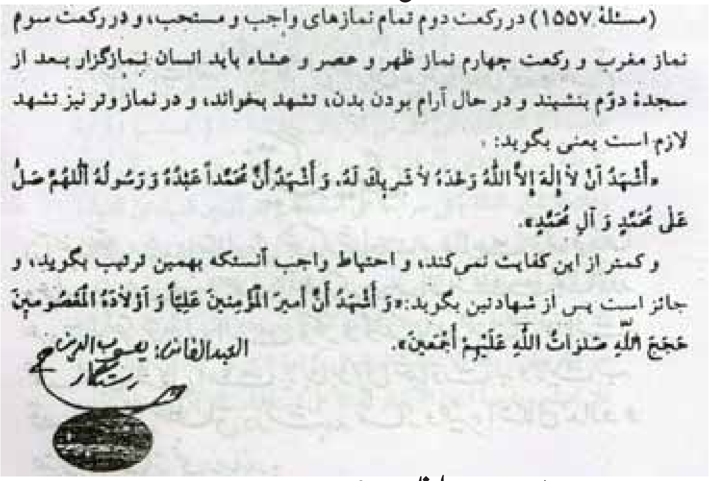
(مسئلۃ ۱۵۵۷) در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب، و در رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء باید انسان نمازگزار بعد از سجدهٔ دوّم بنشیند و در حال آرام بودن بدن، تشهد بخواند، و در نماز وتر نیز تشهد لازم است یعنی بگوید:

«أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَ أشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ».

و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آنستکه بهمین ترتیب بگوید، و جائز است پس از شهادتین بگوید: «وَ أشْهَدُ أنَّ أمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَ أوْلادَهُ الْمَعْصُومِينَ حُجَجُ اللهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أجْمَعِينَ».

العبد الفانی: یعسوب الدین رستگار

۵۔ درج ذیل فتویٰ رہبرِ معظم آیت اللہ العظمیٰ آقائی خامنہ ای مدِّ ظلہٗ العالی کی طرف سے جاری ہوا۔

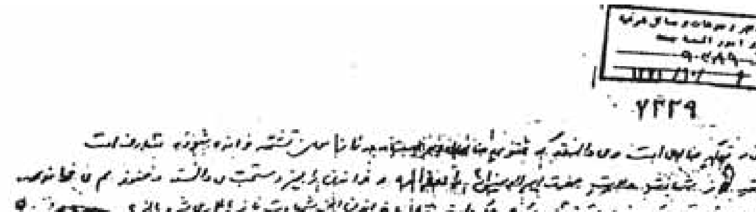
۷۴۳۹

رہبر معظم سے استفتاء اور اس کا جواب فتویٰ کے ساتھ حوالہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

سائل: مولانا الفت ساقی۔ دانشگاہ رضوی مشہد مقدس، ورود بہ دفتر وجوہات ومسائل الشریعہ وامور ائمہ جمعہ، شمارہ (ڈاک نمبر) ۹۴۸۹ مارچ فتویٰ ۱۷، ۱۳۔ ۱۰۔ ۹ فتویٰ نمبر ۷۴۳۹ سوال نمبر ۸

سوال: ایک آدمی جو کہ آپ کا مقلد ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ آپ کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز میں اتنا ہی تشہد پڑھا جائے جو عام طور پر متعارف ہے لیکن وہ شخص نماز میں شہادت ولایت امیر المومنینؑ پڑھتا رہا ہے اور اس کے پڑھنے کو بہتر اور مستحب سمجھتا تھا اور اب بھی وہ پڑھتا ہے۔ اس کی پہلے والی اور بعد والی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس شہادت کے پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شہادت جزئیت اور ورود کے قصد سے نہ ہو تو یہ نماز کے صحیح ہونے میں مانع نہیں ہے اور نماز صحیح ہے۔

ولایت امیرالمومنینؑ کی گواہی سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔ اس کے جواز میں ائمہ معصومینؑ کے تعلیم کردہ تشہد اور علماء وفقہاء جنھوں نے ائمہ کے تعلیم کردہ تشہد کا ذکر کتابوں میں کیا ہے۔ اور اُن کا پڑھنا سنت مستحب اور بہتر بتایا ہے۔ انھیں تحریر کیا گیا ہے۔ ایک اعتراض اور کیا جاتا ہے۔ کہ ہمیں احکام دین میں کچھ بڑھانے کا اختیار نہیں ہے۔

بیشک دین اور شریعت اللہ کی ہے جو ہمیں رسولؐ سے ملی ہے۔ اور اسکی حفاظت ہمارے ائمہؑ نے کی ہے، جو اُن سے ہمیں ملا ہے ہم اُس پر قائم رہیں۔ جب ہمیں احکام دین میں کچھ بڑھانے کا اختیار نہیں ہے تو پھر احکام دین میں کچھ گھٹانے کا اختیار بھی نہیں ہونا چاہئے بس ویسے ہی ہم عمل انجام دیں جیسا کہ تعلیم کیا گیا ہے۔ اب آپ مذکورہ حوالوں اور فتووں کو دیکھئے اور سوچئے کہ ولایت علیؑ کی گواہی نماز میں بڑھائی جارہی ہے، یا گھٹائی جارہی ہے۔

نمازِ رسولؐ اور ولایتِ علی علیہ السلام

ہمیں تو قرآن کے ذریعہ اور تفسیر معصومؑ کے ذریعہ یہ علم ہورہا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ خود بھی نماز میں ذکرِ علیؑ کرتے تھے۔ چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل جسے سورۂ اسریٰ بھی کہتے ہیں کی ۱۱۰ نمبر آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ○

اورتم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ تو بلند ہی کیا کرو اور نہ ہی اُسے بہت آہستہ ہی کیا کرو اور اُس کے بین بین کا راستہ اختیار کرو۔ (قرآن المبین، ترجمہ مولانا امداد کاظمی)

تفسیر معصوم علیہ السلام

تفسیر عیاشی میں ابوحمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ ...... کی آیتِ مجیدہ کے متعلق سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ علیؑ کی ولایت کو بلند آواز سے بھی بیان نہ کرو اور میں نے علیؑ کو جو عزت عطا کی ہے اسے بلند آواز سے بیان نہ کرو اور اِخفات بھی نہ کرو، یعنی خود اس سے وہ فضائل مت چھپاؤ۔ میں نے اسے جو عزت عطا کی ہے اسے اس سے باخبر رکھو۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ .... کی تفسیر دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا: علیؑ کی ولایت کو بلند آواز سے مت بیان کرو۔ پس وہ نماز میں ہے اور میں نے علیؑ کو جو اعزاز واکرام دیا ہے اسے بلند آواز سے بیان نہ کرو اور اِخفات نہ کرو یعنی خود علیؑ سے یہ باتیں مت چھپاؤ۔ میں نے اسے جو عزت دی ہے اسے اس سے باخبر رکھو اور جہاں تک وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا کا تعلق ہے تو خدا یہ کہہ رہا ہے کہ تم مجھ سے ولایتِ علیؑ کو بلند آواز سے بیان کرنے کا سوال کرتے رہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو غدیر خم میں اس کے اظہار کی اجازت دی تھی اور اس دن آنحضرتؐ نے کہا تھا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

''جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے خدایا جو اس سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔''

ابوحمزہؒ ثمالی امام باقر علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ یہ روایت شہرۂ آفاق کتاب بصائر الدرجات میں امام حسن

عسکری علیہ السلام کے صحابی شیخ المحدث ابوجعفر محمد بن الحسن بن فروح الصفار القمی المتوفی ۲۹۰ھ دوسری روایت جناب جابرؓ ابن عبداللہ سے ہے۔ جس کو المحدث الجلیل ابی النصر محمد بن مسعود بن عیاش السمر قندی مذہب اہلبیتؑ کی نہایت قدیم تفسیر العیاشی میں موجود ہے۔ ''تفسیر البرہان جلد۔۶ صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳ علامہ المحدث المفسر السید ھاشم الحسینی البحرانی المتوفی ۱۱۰۷ھ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان'' ''تفسیر نور الثقلین، جلد پنجم، صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵ محدث جلی العلامۃ الخبیر الشیخ عبدِ علی الحویزی، مطبوعہ ادارہ منہاج الصالحین، لاہور''

ان حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کو پہلے نماز میں حضرت علی علیہ السلام کی گواہی کا حکم تھا۔ حبیبؐ یہ گواہی آہستہ دیا کریں۔ مگر بعد میں بروز غدیرِ خم یہی گواہی بلند آواز دینے کا حکم آ گیا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس ولایت کو آہستہ کہنے کا حکم تھا وہ آج ختم کر کے بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دے دیا گیا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ''ولا تجهر بصلواتك'' کی آیتِ مجیدہ فاصدع بما تؤمر (جو تمہیں حکم دیا جا رہا ہے اسے کھل کر بیان کرو) کی آیت سے منسوخ کر دیا ہے۔ تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۹۳۔

ولا تجہر آیت تشہد ہے۔

تفسیر درمنثور تفسیر طبری میں واضح طور پر باسناد اس آیت کی تفسیر اس طرح سے ہے کہ ''نَزَّلَتْ هٰذِهِ الاٰيةُ فِي التشهد الصلاۃ'' یہ آیت تشہد نماز کیلئے نازل ہوئی۔

مندرجہ بالا آیت اور اس کی تشریح و تفسیر سے معصومؑ کے فرمان کے مطابق تشہد نماز میں سب سے پہلے خود ذات رسول اکرمؐ بانیٔ شریعت نے ولایت امیر المؤمنینؑ کی گواہی دی۔ واقعہ غدیر سے پہلے درمیانی آواز سے اور واقعہ غدیر کے بعد باآواز بلند خود ذات رسول اکرمؐ نے شہادت ولایت علی علیہ السلام کو اپنی نماز میں ادا کیا۔ یہ شہادت فعل رسالت مآبؐ کے مطابق سنّتِ رسولؐ ہے۔

بعض حضرات تشہد میں وحدانیت و رسالت کی گواہی کو واجب جانتے ہیں اور ولایت علی علیہ السلام کی گواہی کو مبطل نماز۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ ذات علیؑ کو رسولؐ سے جدا نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ پیغمبر اسلامؐ کے ارشاد گرامی ہے۔

عن عبداللہ ابن عمر ابن الخطاب قال: رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان علیاً من منزِلةُ روحُ من جَسدِ رسول اللہؐ نے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ کے بیٹے سے فرمایا:

علیؑ کی منزل میرے ساتھ ایسے ہے جیسے ''روح کی جسد'' کے ساتھ۔

دنیا بھر کے علماء سے سوال ہے کہ وہ بتائیں جسم روح کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے، ہرگز نہیں تو پھر جس طرح جسم روح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ولایت ہے روح، رسالت ہے جسد۔ جب تک شہادت ولایت نہ ادا کی جائے گی جسد رسالت تو ہو گا مگر روح کے بغیر۔

تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جسم کی گواہی دی جائے تو نماز صحیح اور روح کی گواہی دینے سے نماز باطل ہو جائے ہرگز نہیں۔

قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان علیاً منی بمنزلة راس من بدنی۔

حضورؐ فرماتے ہیں علیؑ کی منزلت میرے نزدیک ویسی ہے جیسے سر کی بدن سے یعنی ولایت سر ہے، رسالت بدن ہے۔ جس طرح سر کے بغیر بدن کی پہچان ناممکن ہے اسی طرح شہادت ولایت کے بغیر شہادت رسالت بیکار ہے لہٰذا

جہاں جہاں گواہی رسالت ہوگی وہاں وہاں گواہی ولایت کا ہونا ضروری ہے لہٰذا شہادت ولایت رسالت کی پہچان ہے۔(اکمال الدین بولایت امیر المومنینؑ، ص ۲۰۳)

نماز کا پہلا نام ہے الصلوٰۃ، آقائے روح اللہ خمینیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

''قال امام الموحدین امیر المومنین علی علیہ السلام نحنُ صَلواۃ المؤمنین''

(ترجمہ) مومنوں کی نماز ہم (معصومینؑ) ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں کہ حکم قرآن ہے ''وستعینوا بالصبر والصلوٰۃ'' کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو فرماتے ہیں۔

''وَالصَّبر رسول اللہ والصلوٰۃ امیر المومنینؑ''

صبر نام رسول خداؐ کا ہے اور نماز علیؑ کو کہتے ہیں۔ (پرواز در ملکوت، جلد اوّل، ص ۲۴)

حضرات آپ نے آیۃ اللہ العظمیٰ روح اللہ خمینیؒ کی تحریر سے بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا۔ کہ نماز درحقیقت وجود علیؑ و اولاد علیؑ کا نام ہے۔ ذرا سوچیئے جو علیؑ مجسم نماز ہیں کیا عقل تسلیم کرتی ہے کہ اُس علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل ہوجائے گی؟ ہرگز نہیں، حالانکہ تشہد بقول مجتہدین عظام رُکن نماز نہیں ہے۔ جو علیؑ خود مجسم نماز ہو وہ ایک غیر رُکن صلوٰۃ میں بھی معاذ اللہ آنے کے قابل نہیں ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ! ولایت علی علیہ السلام کی گواہی نماز کی عظمت بلند کرتی ہے گھٹاتی نہیں ہے۔

والسلام

سید علی عباس طباطبائی

العباس اسلامک سینٹر،

درگاہ حضرت عباسؑ، رُستم نگر، لکھنو، ۵ رنومبر، ۲۰۱۷ء

اکمال الدین بولایت امیر المومنینؑ

مؤلف علامہ السید نثار عباس نقوی الجہادی اعلی اللہ مقامہٗ

کتاب ۱۴ رابواب پر مشتمل ہے، صفحات ۶۹۶

ولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر ایک جامع مدلّل کتاب جس میں قرآن حدیث تاریخ اور سیرت فقہ وعلم الرجال سے بحث کی گئی ہے۔ ہدیہ -/275

اے رب محمد وآل محمد علیہم السلام!

اس بندۂ ناچیز کی ادنیٰ سی سعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما۔ تیرے ولی اعظم کی ولایت عظمیٰ پر یہ ٹوٹی پھوٹی تحریر، یہ الفاظ اپنے بساط معرفت کے مطابق رقم کیے، اس امید پر کہ قبر کے اندھیروں میں اُجالا ہوسکے۔

مالک کائنات! مجھے اپنی کم علمی، کم مائیگی کا مکمل احساس ہے۔ سرکار ولایت مآب امیر المومنین علیہ السلام کے صدقہ میں مجھے رزق علم عطا فرما۔ ان چند سطور کو میرے لیے نجات اخروی قرار دے۔ میں تو مودۃ آل اطہارؑ کے مصر کا ایک حقیر پر تقصیر شہری ہوں۔ کنعان عرش کے بے مثال یوسفؑ کے خریداروں میں نام درج کروانے کی آرزو رکھتا ہوں۔

جملہ مومنین، عزاداران مظلوم کربلا، ماتم داران سید الشہد اعلیہ السلام کو اس شہادت ثالثہ مقدسہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

میرے زمانہ کے امام عجل اللہ فرجہٗ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ حسرت ہے کہ اپنے مولاؑ کی زبان اطہر سے علیاً ولی اللہ کی صدائیں سنوں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادِہٗ الْمَعْصُوْمِیْنَ

علامہ سید نثار عباس نقوی الجہادی شب عاشور منبر پر ذکر حسینؑ کرتے کرتے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے مرحوم کے لئے سورۂ فاتحہ کی التماس ہے۔

غلو کیا ہے؟ اور غالی کون ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں

الحاج علامہ محمد بشیر انصاری
(فاتح ٹیکسلا)

پہلے لفظ غلو کا مطلب اور اس کے معنی سمجھئے ۔مجمع البحرین میں مندرجہ ذیل تشریح درج ہے۔الغلاۃ ھم الذین یغالون فی علی علیہ السلام ویجعلو نہ ربا۔والغالی من یقول فی اھل البیت مالا یقولون فی انفسھم کمن یدعی فیھم النبوۃ والالٰھیہ۔!

ترجمہ:غالی وہ ہیں جو حضرت علیؑ کی شان میں زیادتی کر کے رب کا درجہ دیتے ہیں نیز غالی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اہلبیتؑ کی شان میں وہ باتیں کہے جو انہوں نے اپنے لئے نہیں فرمائی ہیں جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ اہل بیت علیہم السلام نبیؑ ہیں۔یا یہ کہے کہ یہ حضرات خدا ہیں'' اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ غالی وہ شخص ہے جو اہلبیتؑ کو خدا کہے یا وہ باتیں کہے جو انہوں نے اپنے لئے نہیں کہی ہیں مثلاً انہوں نے نبی کا استعمال نہیں کیا لہذا جو نبی کہے وہ غالی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:یٰاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الۡحَقَّ۔اِنَّمَا الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلۡقٰہَاۤ اِلٰی مَرۡیَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡہُ (سورۃ النساء)

اے اہل کتاب !اپنے دین میں غلو نہ کرو۔اور خدا پر حق کے سوا کوئی بات مت تھوپو جناب مسیحؑ فرزند مریمؑ صرف اللہ کا رسول اور اس کا وہ کلمہ تھے جس کو مریم کی طرف القاء کیا تھا اور اللہ کی پیدا کردہ رُوح تھے'' اس کی تفسیر میں ائمہ طاہرین علیہم السلام نے جو کچھ فرمایا ہے۔وہ مندرجہ ذیل سطور میں پیش کیا جاتا ہے۔

پہلی حدیث قال امیر المومنین لاتجاوز وابنا العبودیۃ ثم قولوما شئتم ولن تبلغوا وایاکم والغلو کغلو النصاریٰ فانی برء من الغالین (احتجاج طبرسی ص ۲۲۴)

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہمیں عبودیت کے درجہ سے نہ ہٹاؤ پھر جو چاہتے ہو ہماری شان میں بیان کرو ۔مگر پھر بھی ہم تمہاری شان کی حد تک نہیں پہنچ سکتے اور دیکھو غلو سے بچو اور غلو نہ کرو جو نصاریٰ نے کیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم کو خدا بنالیا ہے۔

کیونکہ میں ایسا کرنے والوں سے بے تعلق ہوں۔

دوسری حدیث:قال اللہ تعالیٰ لا تغلو افی دینکم ولا تقولو اعلیٰ اللہ الاالحق وقال امیر المومنین علیہ السلام اللّٰھم انی برء من الغلاۃ کبرائۃ عیسیٰ بن مریم من النصاریٰ اللّٰھم اخذلھم ابدًولا تنصر ھم احدا (بحارالانوار ج ۷ ص ۳۴۴)

خداوند عالم نے فرمایا کہ دین میں غلو نہ کرو اور خدا کے ذمہ حق کے سوا کوئی بات نہ لگاؤ اور حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں غالیوں سے بری ہوں جس طرح عیسیٰ بن مریمؑ نے نصاریٰ سے برأت کی تھی۔یا اللہ ایسے لوگوں کو ہمیشہ ذلیل کر اور ان میں سے کسی کی مدد نہ کر''

تیسری حدیث عن ابی خالد الکابلی قال

سمعت علی بن الحسین صلوات اللہ علیہا یقول ان الیہود احبو اعزیر احتی قالو افلا عزیر منہم ولاھم من عزیر وان النصاری احبو اعیسی بن مریم حتی قالو افیہ ماقالو افلا عیسیٰ منہم ولاھم من عیسیٰ وانا علیٰ سنہ من ذالک ان قوما من شیعتنا سیحبو نا حتیٰ یقولو افینا ماقالت الیہود فی عزیر وماقالت النصاریٰ فی عیسیٰ بن مریم فلاھم مناولا نحن منہم۔(بحار ج ۷ ص ۳۴۶)

ابو خالد کابلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے بات سنی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہودیوں نے حضرت عزیر سے محبت کی اور اُن کے لئے وہ درجہ بیان کیا جو بیان نہ کیا (یعنی خدا کہا) پس نہ عزیر اُن میں سے ہیں اور نہ وہ عزیر سے ہیں یعنی بے تعلق ہیں اور نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم سے محبت کی اور اُنکے لئے کہا جو کہا یعنی خدا پس عیسیٰ اُن میں سے نہیں اور نہ وہ عیسیٰ میں سے ہیں اور میرا بھی یہی حال ہے کہ ایک گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہم سے محبت کرے گا اور میرے لئے وہی کہے گا جو یہود نے عزیر کے لئے اور نصاریٰ نے عیسیٰ کے لئے کہا۔ وہ گروہ ہم سے نہیں اور نہ ہم ان میں ہیں۔''

چوتھی حدیث: عن کامل التمارقال کنت عندا بی عبد اللہ علیہ السلام ذات یوم فقال لی یاکامل اجعل لنار بائوب الیہ وقولو افینا ماشئتم (بحار ج ۷، ص ۳۴۴)

ترجمہ: کامل تمار کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اے کامل ہمارے لئے ایک رب تسلیم کرو جس کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں۔ اس کے بعد جو تمہارا جو دل چاہے ہماری شان میں بیان کرو''

اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اہلبیتؑ طاہرین کو خدا مانتے تھے اور ان کے لئے کوئی خدا تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ایسے ہی لوگوں کو غالی کہا گیا ہے لہٰذا جو مومنین حضرات آئمہ طاہرینؑ کو خدا نہیں کہتے بلکہ انکے لئے بھی خدا تسلیم کرتے ہیں اور ان حضرات کو خدا کا عبد مانتے ہیں وہ ہرگز غالی نہیں ہیں۔ اور امامؑ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ ہمارے لئے خدا تسلیم کرو، اور پھر جو چاہو ہماری شان میں بیان کرو۔

پانچویں حدیث: عن ابان بن عثمان سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لعن اللہ عبد اللہ بن سبا انہ ادعی الربوبیۃ فی امیر المومنین علیہ السلام وکان واللہ امیر المومنین علیہ السلام عبد اللہ طائعاً الویل لمن کذب علینا و ان قوماً یقولون فینا مالا نقولہ فی انفسنا نبرٔ الی اللہ منہم نبرہ الی اللہ منہم (بحار ج ۷، ۳۴۵)

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی زبان مبارک سے سُنا کہ آپ نے عبداللہ ابن سبا کو ملعون کہا اور فرمایا کہ یہ شخص امیر المومنینؑ کو خدا کہتا تھا حالانکہ خدا کی قسم امیر المومنینؑ خدا کے فرمانبردار بندہ تھے۔ اس شخص کے لئے ہلاکت ہے کہ جو ہم پر غلط بات تھوپے اور کچھ لوگ ہمارے لئے وہ باتیں کہتے ہیں جو ہم اپنے لئے نہیں

کہتے ہم ایسے لوگوں سے بری ہیں۔ہم ایسے لوگوں سے بری ہیں۔ہم ایسے لوگوں سے بری ہیں اور خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

چھٹی حدیث: عن ابی جعفر علیه السلام آن عبد الله بن سبا کان یدعی النبوة و زعم ان امیر المومنین علیہ السلام هو الله تعالیٰ عن ذالك فبلغ ذالك امیر المومنین علیہ السلام فدعاه و سئله فاقر بذالك وقال نعم انت هو وقد کان القی فی روعی انك انت الله وانی نبی فقال امیر المومنینؑ و یلك قد سخر منك الشیطان فارجع عن هذا اثکلتك امك وتب فالیٰ محبسه واستتابه ثلثة ایام فلم یتب فاحرقه بالنار و قال انّ الشیطان استهواه فکان یاتیه ویلقی فی روعه ذالك (بحارالانوار ج ۷ ۳۴۵)

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ عبد اللہ بن سبا اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور امیر المومنینؑ کو خدا کہتا تھا۔یہ خبر امیر المومنینؑ تک پہنچی تو آپ نے اس کو بلایا اور اس سے دریافت کیا۔اس نے اقرار کیا کہ وہ یہی کہتا ہے اور اس نے صاف کہا کہ اے علیؑ آپ وہی ہیں یعنی خدا ہیں اور میرے دل میں یہ القاء ہوا ہے کہ آپ ہی خدا ہیں اور میں خود نبی ہوں۔حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ تجھ پر وائے ہو شیطان نے تجھ سے مذاق کیا ہے۔یہ خیال چھوڑ دے تجھے تیری ماں روئے، توبہ کر۔اس نے توبہ سے انکار کیا آپ نے اسے تین دن حبث میں رکھا اور توبہ کے لئے حکم دیا مگر اس نے توبہ نہیں کی پس آپؑ نے اس کو آگ کے دھوئیں میں جلا دیا۔اور فرمایا کہ کہ شیطان نے اس کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور اس کے پاس آتا رہتا تھا اور یہ عقیدہ اس کو القاء کیا تھا۔“

ساتویں حدیث: عن ابی جعفر علیه السلام قال ان علیّا علیه السلام لما فرغ من قتال اهل البصرة اتاه سبعون رجلا من الزط فلموا علیه وکلموه بلسانهم فرد علیهم بلسانهم وقال لهم انی لست کما قلتم انا عبد الله مخلوق قال فابوا علیه وقال اله انت هو فقال لهو لئن لم ترجعوا عما قلتم فی وتتوبوا الی الله تعالیٰ لاقتلنکم قال فابوا ان یرجعوا ویتوبوا فا مران یحفر لهم ابار فحفرت ثم خرق بعضها الیٰ بعض ثم قذ فهم فیها ثم الهب النار فی بئر منها لیس فیها احد فدخل الدخان علیهم فماتوا (بحار ج ۷، ۳۴۵)

جناب امام محمد باقرؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جب حضرت علیؑ جنگ بصرہ سے فارغ ہوئے تو آپ کی خدمت میں ستر ۷۰ آدمی آئے جو قوم زط سے تھے انہوں نے سلام کے بعد آپ کی خدمت میں اپنی زبان میں گفتگو کی یعنی وہ لوگ غیر عرب تھے اُن کی زبان عربی نہ تھی۔حضرت علیؑ نے ان کو ان ہی کی زبان میں جواب دیا کیونکہ امام تمام دینا کی زبانوں کا عالم ہوتا ہے بلکہ پرندوں اور چرندوں کی زبان کو بھی جانتا ہے جیسا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کی احادیث سے ثابت ہے اور حضرت علیؑ نے اُن سے فرمایا کہ میں وہ نہیں ہوں جو تم سمجھتے ہو میں تو خدا کا عبد اور اسی کا مخلوق ہوں۔انہوں نے یہ ماننے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ

نہیں نہیں آپ ہی خدا ہیں۔حضرت نے فرمایا کہ اگر تم لوگ اپنے اُس عقیدے سے جو میرے بارہ میں رکھتے ہو علیحدگی نہ کروگے اور توبہ نہیں کروگے تو میں تمہیں قتل کردوں گا انہوں نے اس عقیدے سے باز آنا قبول نہیں کیا اور توبہ بھی نہیں کی۔تو حضرت نے کچھ کنویں کھدوائے اور کنوؤں کے درمیان سرنگیں بنوائیں اور ایک کنویں میں آگ روشن کرائی اور دوسرے کنوؤں میں اُن کو ڈلوا دیا۔سرنگوں کے ذریعہ دُھنواں ان کنوؤں میں بھرتا رہا اور اس دھوئیں کی وجہ سے مرگئے۔(بحار جلد ۷ ص ۳۴۵)

آٹھویں حدیث:''محمد بن النصیر النمیری زعم ان اللہ تعالیٰ لم یظهرہ الا فی هذا العصر وانه علیٌ وحده فالشرزمة النصیریة ینتمون الیه وهم قوم اباحیة ترکوا العبادات والشرعیات واستحلو االمنهیّات والمحرمات ومن مقالهم ان الیهود علی الحق ولسنا منهم وان النصاری علی الحق ولسنا منهم'' بحار جلد ۷ ص ۳۴۵

محمد بن نصیر نمیری بصری یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ خدا ہر زمانہ میں کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور آجکل خدا حضرت علیؑ کی شکل میں ہے اور صرف علیؑ ہی خدا ہیں نصیری لوگوں میں سے کچھ لوگ اسی محمد بن نصیر کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں یہ لوگ اباحیہ کہلاتے ہیں۔یعنی سب کچھ مباح جانتے ہیں۔ان لوگوں نے عبادت چھوڑ دی ہے اور تمام ممنوع اور حرام چیزوں کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہودی حق پر تھے۔مگر ہم ان میں سے نہیں ہیں۔اور نصاریٰ بھی حق پر تھے۔مگر ہم ان میں سے نہیں ہیں۔کیونکہ یہودیوں کے اعتقاد میں خدا حضرت عزیر کی شکل میں آیا تھا ،اور عیسائیوں کے اعتقاد میں خدا حضرت عیسیٰ کی صورت میں آگیا تھا۔وہ لوگ حق پر تھے۔اور اب خدا حضرت علیؑ کی صورت میں آگیا ہے لہٰذا ہم بھی حق پر ہیں،جو لوگ نصیری کہلاتے ہیں وہ اسی نصیری کی طرف منسوب ہیں جو حلول کا قائل تھا۔

نویں حدیث:''وجمیع الأئمه الاحد عشر بعد النبی ﷺ قتلو انهم بالسیف و هو امیر المومنین علیہ السلام والحسین علیهما السلام والباقون علیهم السلام قتلو ا بالسمّ قتل کل واحد منهم طاغیة زمانه وجری ذالك علیهم علی الحقیقة والصحة لا کما تقوله الغلاة والمفوضة لعنة الله فانهم یقولون انهم لم یقتلو اعلی الحقیقة وانه شبه للناس امرهم و کذبوا علیهم غضب الله فانه ماشبّه امر احد من انبیاء الله وحججه علیهم السّلام للناس الاامر عیسیٰ بن مریم وحده (بحارج ۷ ص ۲۸۹)

''حضرت رسولِ خدا کے بعد گیارہ امام قتل کئے گئے ان میں دو امام تلوار سے شہید ہوئے ایک حضرت امیر المومنینؑ اور دوسرے امام حسینؑ اور باقی آئمہ زہر سے شہید کئے گئے۔ان کو جابر بادشاہِ وقت نے زہر دلوایا۔اور ان کی یہ شہادت یقیناً اور بالتحقیق ثابت ہے غالیوں نے اس کا انکار کیا ہے خدا ان پر لعنت کرے۔وہ لوگ کہتے ہیں کہ آئمہ

طاہرینؑ ہرگز قتل نہیں ہوئے بلکہ یہ لوگوں کو شبہ میں ڈالا گیا تھا۔ان غالیوں نے یہ بات قطعاً غلط کی ہے ،جھوٹ بولا ہے ۔خدا کا ان پر غضب ہو کیونکہ تمام انبیاء اور آئمہؑ میں سے صرف حضرت عیسیٰؑ کے لئے ایسا ہوا ہے کہ ان کو زندہ اٹھا لیا گیا تھا اور یہودیوں کو شبہ میں ڈال دیا گیا تھا یہی اعتقاد مفوضہ کا بھی ہے۔''

خواجہ ابوصلت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ کوفہ میں کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ امام حسینؑ شہید نہیں ہوئے عیسیٰؑ کی طرح آسمان پر اٹھا لئے گئے حضرت نے ان پر لعنت فرمائی اور ان کا تفصیلی جواب ارشاد فرمایا (عیون اخبار ص ۴۵۳)

دسویں حدیث : قال امیر المومنین علیه السلام ایا کم والغلو فینا قولو اانا عبید مربو بون وقولو افی فضلنا ما شئتم (بحار الانوار ج ۷ ص ۳۴۰)

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ غلو سے بچو اور ہمارے بارہ میں یہ کہو کہ ہم بندے ہیں اور خدا کے مربوب ہیں،خدا ہمارا رب ہے۔اس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو۔غلو کی حدیث کی شرح میں حضرت علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تبین قوله علیه السلام ولن تبلغو اا ی بعد ماا ثبتم لنا العبو دیه کل ما قلتم فی وصفنا کنتم مقصرین فی حقّنا ولن تبلغو اما نستحقه من التوصیف (بحار ج ۷ ص ۳۴۲)

حضرت امیر المومنینؑ نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیں عبد تسلیم کرتے ہوئے جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو اور تم ہرگز ہماری فضیلت کی حد تک نہیں پہونچ سکتے ،اس کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر بھی تم ہمارے فضائل اپنی بساط بھر بیان کرو گے اس میں تم مقصر ہی ہو گے یعنی ہماری فضیلت کا حق تم ادا نہیں کر سکو گے جس کے ہم حقدار ہیں اس سے ثابت ہوا کہ ان ذوات مقدسہ کی حد بندی قطعاً جہالت ہے اور عدم معرفت کا ثبوت ہے بلکہ ناصبیت کے آثار میں سے ہے جیسا علامہ کے بیان سے ثابت ہے۔

ہم نے مسئلہ غلو کو ارشادات آئمہ طاہرین علیہم السلام کی روشنی میں بالکل واضح کر دیا ہے اور اب کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ انکو عبد مانتے ہوئے ان کی فضیلت جس قدر بھی بیان کی جائے پھر بھی ان کی فضیلت کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور ان کے فضائل و مراتب کی حد مقرر نہیں کی جا سکتی کوئی کتنا ہی بڑا علامہ اور مجتہد ہو وہ ان کے فضائل و مراتب کی حد بندی سے عاجز ہی رہے گا اب کسی کی مجال ہے کہ ان ذوات مقدس کی حد بندی کر سکے۔

اقسام غلو

جناب علامہ مجلسیؒ نے غلو کے ممنوعہ اقسام کی فہرست مندرجہ ذیل عبارت میں تحریر فرمائی ہے جس سے نبی یا امام کی شان میں غلو ممکن ہو سکتا ہے۔

اعلم ان الغلو فی النبیﷺ والائمة علیهم الصلوٰة والسلام بالقول بالوهیتهم او بکر نهم شرکاء فی المعبودیة اوفی الخلق والرزق و اِنَّ اللہ تعالیٰ حل فیهم اداتحد بهم ادانهم یعلمون الغیب بغیر وحی والهام عن الله

تعالیٰ اوبالقولِ فی الائمة علیهم السلام انهم کانو انبیاء او تبناسخ ارواح بعضهم الیٰ لبعض اوالقول بان معرفتهم تغنی عن جمیع الطاعات ولاتکلیف معها بترك المعاصی والقول بکل منها الحادو کفروخروج عن الدین کمادلت علیه الادلة العقلیة والاٰیات والاخبار السالفة و غیر هاوقد عرفت ان الأئمة علیهم السلام تبترٔ و امنهم و حکموا بکفرهم القتلهم وان قرع سمعك من الاخبار المهمة لشئی من ذالك فهی اماما ولة اوهی من مفتریات الغلاة (بحار الانوارج ۷ ص ۳۵)

جاننا چاہیے کہ نبی اور آئمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں غلو کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں (۱) ان کو خدا کہنا (خدا کی معبودیت یا خلق و رزقِ خدا میں شریک قرار دینا یعنی جس طرح خدا معبود ہے اسی طرح یہ بھی معبود ہیں اور جس طرح خدا خالق و رازق ہے اسی طرح یہ بھی خالق رازق ہیں۔(۳) ان کے اندر خدا کا حلول ماننا (۴) خدا اور ان کو متحد ماننا یعنی خدا اور یہ حضرات مل کر ایک ہوگئے ہیں (۵) بغیر وحی یا الہام اُن کو عالم الغیب ماننا (۶) آئمہ کو نبی ماننا (۷) ان کے ارواح کا تناسخ ماننا جیسے آریہ لوگ کہتے ہیں کہ روح جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں بغرض جزاء داخل ہوجاتی ہے (۸) ان کی معرفت کو کافی سمجھنا یعنی اُن کی معرفت کے بعد نہ خدا کی عبادت کی ضرورت ہے اور نہ گناہوں کو ترک کرنے کی تکلیف ہے صرف معرفت کافی ہے

۔ان عقائد میں کا ہر عقیدہ کفر و الحاد اور دین سے خروج کا باعث ہے۔جیسا کہ دلائل عقلیہ اور آیات و اخبار مذکورہ سے ثابت ہے۔اور تم سمجھ چکے ہو کہ آئمہؑ نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے بیزاری فرمائی ہے اور اُن کے کفر کا فیصلہ فرمایا ہے اور ان کے قتل کا حکم دیا ہے۔اگر تم کوئی ایسی حدیث سنو جو ان عقائد مذکورہ میں سے کسی عقیدہ کا وہم پیدا کرنے والی ہو تو اس کی تاویل کرلی جائے گی۔یا نا قابل تاویل کی صورت میں غالیوں کی افترا پردازی قرار دی جائے گی۔

سرکار علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے غلو کے مذکور بالا اقسام نہایت صراحت و وضاحت کے ساتھ تحریر فرمادیئے ہیں تا کہ ناصبیوں کو اُن ممنوعہ اقسام کے بغیر لحاظ کسی پر فتویٰ غلو لگانے کی جسارت نہ ہو۔

ہم بانگ دُہل کہتے ہیں ان اقسام غلو میں سے کوئی ایک قسم بھی ہم پر عائد نہیں ہوسکتی کیونکہ ہم زواتِ مقدسہ کو بغیر وحی یا الہام عالم الغیب نہیں کہتے ہیں، بلکہ ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں تعلیم خدا عالم الغیب تسلیم کرتے ہیں اور یہ عقیدہ ہرگز غلو نہیں ہوسکتا بلکہ یہ اعتقاد ''آیات قرآن و حدیث صحیحہ پر ایمان رکھنے کا نتیجہ ہے۔اور جو شخص اس کا انکار کرے گا اور ان حضرات مقدسہ کو بتعلیم خدا عالم الغیب تسلیم نہیں کرے گا وہ منکر قرآن و حدیث ہے اور اس کے ناصبی ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

البتہ وہ اپنے ضعف ایمان یا لوگوں کے ضعفِ ایمان کی وجہ سے خطرہ محسوس کرے گا کہ اس صفتِ ''علم غیب'' کی وجہ سے لوگ ان حضرات کو خدا نہ سمجھ لیں۔تو ایسا شخص اور ایسے لوگ عالم الغیب نہیں کہیں گے۔مگر ہم بحمد اللہ کوئی خطرہ

نہیں ہے کیونکہ قرآن ہمارا حامی ہے اور احادیث ہمارے مئوید ہیں اور ایمان و اعتقاد میں ہم کسی بڑے سے بڑے عالم و مجتہد کے بھی مقلد نہیں ہیں ہم خود اپنے قلوب اور اپنی نیّتوں کو جانتے ہیں کہ ہم ذواتِ مقدسہ کو تعلیم خدا عالم الغیب تعلیم کرتے ہیں اور ہمارا خدا بھی ہمارے نیّات کا خوب واقف ہے۔اسی طرح ہم ان ذواتِ مقدسہ کو خالق ورازق اور محیّ وممیت اور حاضر و ناظر تسلیم کرتے ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ خداوند عالم نے ان حضرات کو یہ کمالات عطا فرمائے ہیں وہ وحدہٗ لاشریک اور یہ حضرات ان کمالات میں باہم شرکاء ہیں جیسا کہ آئندہ دلائل و براہین کے ساتھ ہم اس کتاب میں تحریر کریں گے انشاء اللہ ثم شاء محمدؐ ثم شاء علیؑ۔ خدا کے لئے حاضر و ناظر کی صفت کسی حدیث میں نہیں ہے۔

اس کے بعد سرکار علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے بالکل متصل بغیر فاصلہ مندرجہ زیل عبارت تحریر فرمائی ہے اقسامِ غلو کے بعد علامہ علیہ الرحمۃ نے نہایت ضروری ہدایات تحریر فرمائے ہیں

بعض متکلم اور محدث لوگوں نے غلو کے معنی بیان کرنے میں غلو سے کام لیا ہے کیونکہ آئمہ طاہرینؑ کی معرفت سے قاصر اور انکے حیرت انگیز حالات کو سمجھنے اور ان کی تعجب خیز شان کو برداشت کرنے سے عاجز تھے۔انہوں نے اپنی کم معرفتی کی وجہ سے ان معتبر باوثوق روایوں میں بھی قدح کی ہے جنہوں نے آئمہ طاہرین علیہم السلام کے لئے تعجب انگیز حالات اور حیرت خیز واقعات و معجزات تحریر کئے ہیں اور ان عاجزوں اور قاصروں اور عاجزوں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ آئمہ طاہرینؑ کے لئے بھول چوک نہ ماننا بھی غلو ہے اور ان قاصروں اور عاجزوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ آئمہ طاہرینؑ کو ما کان و ما یکون کا عالم جاننا بھی غلو ہے اسی طرح دیگر فضائل و کمالات کو بھی ان قاصروں اور عاجزوں نے غلو کہہ دیا ہے

حالانکہ احادیث کثیرہ میں بالتحقیق یہ مضمون موجود ہے کہ خود آئمہ طاہرینؑ نے فرمایا ہے کہ ”تم لوگ ہمیں خدا نہ کہو اور اس کے سوا جو چاہو اور ہماری فضیلت بیان کرو۔مگر پھر بھی تم لوگ ہرگز ہماری فضیلت کا حق ادا نہیں کر سکتے ہو۔“

اور بالتحقیق ان حضرات کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ ہماری شان بذات خود مشکل ہے اور اس کا سمجھنا بھی بہت مشکل ہے۔اس کا بار اٹھانا یا ملک مقرب یا نبی مرسل یا اس عبد مومن کا کام ہے کہ جس کا ایمانی امتحان خدا لے چکا ہو۔اور بالتحقیق یہ حدیث بھی موجود ہے کہ اگر ابوذرؓ کو اگر معلوم ہوجائے وہ اعتقاد جو سلمان کے دل میں آئمہ طاہرین کی شان کے بارے میں موجود ہے تو ابوذر سلمان کو قتل کردیں۔

اور اسی طرح دیگر احادیث بھی موجود ہیں جن میں سے کچھ ہم تحریر کر چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں جو آئندہ تحریر کریں گے لہٰذا مومن متدین پر واجب ہے کہ وہ جلد بازی سے کام لے کر آئمہ طاہرین علیہم السلام کے فضائل و معجزات اور اُن کی شان بلند کا انکار نہ کرے جب تک براہین قاطعہ سے کوئی چیز اُن کے خلاف ثابت نہ ہو اور یا قرآن مجید کے آیات محکمہ سے کوئی چیز ثابت نہ ہو“(بحارالانوار)

سرکار علامہ مجلسیؒ جیسی شخصیت نے بعض متکلین و محدثین کو قاصرین عاجزین اس لئے فرمایا ہے کہ ان کو معرفت

محمد وآل محمد نہیں ہے اور وہ ان کے مراتب عالیہ اور اُن کے محیر العقول کمالات ومعجزات کو سمجھنے سے قاصر وعاجز ہیں لہذا ایسے متکلم ومحدث غیر متدین مومن ہیں کیونکہ انہوں نے جلد بازی سے کام لیا ہے حالانکہ ابوذر جیسی شخصیت بھی ان حضرات کے مراتب سمجھنے سے قاصر ہے ان کی شان اس قدر بلند ہے کہ اس کا سمجھنا انتہائی مشکل ہے۔اس کے بعد علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فضیلت ومرتبت کا انکار ہرگز نہ کیا جائے جب تک کہ آیہ محکم یا دلیل قطعی یا اخبار متواتر یا ضرورت دین کے خلاف نہ ہو لہذا جب تک کوئی متکلم یا محدث انکار حدیث فضیلت کے ثبوت میں یہ چار چیزیں پیش نہ کرے گا ان حضرات کی فضیلت کا انکار یا رد نہیں کر سکتا۔منکرین کو چاہیے کہ یہ چار چیزیں وقت ردوانکار یاد رکھیں،اس کے سوا کسی کا قول قبول نہیں ہوسکتا،اس معیار کو فراموش نہ کریں اور ہر فضیلت اہلبیتؑ میں خبر احاد کا بہانہ نہ تراشیں۔

ناظرین کرام! بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت علامہ مجلسیؒ نے غلو کے اقسام بیان فرمانے کے بعد کسی قدر وضاحت کے ساتھ آئمہ طاہرین علیہم السلام کے مراتب و فضائل کا تحفظ لازم و واجب قرار دیا ہے کیونکہ اس غواص بحار اخبار کی نظر عمیق قاصرین وعاجزین کا مطالعہ کر رہی تھی کہ یہ لوگ اپنے عجز وقصور کو تسلیم کرتے ہوئے شرمائیں گے اور اپنی ناسمجھی اور نافہمی سے مراتب وکمالات آئمہ کا انکار کر دیں گے۔اس لئے اقسامِ غلو بتانے کے بعد ہدایت فرمادی کہ ان حضرات کو خدا نہ کہو،اور پھر دل کھول کر ان کے معجزات و کمالات و فضائل اپنی اپنی بساط علم ومعرفت کے مطابق خوب خوب بیان کرو،مگر کتنے ہی بڑے مجتہد اور معلم بن جاؤ تب بھی آئمہ طاہرینؑ علیہم السلام کی شان اور ان کی فضیلت کا حق ادا نہیں کر سکتے ہو،اعلم العلماء اور افضل المجتہدین بھی بن جاؤ تب بھی سلمانؓ کے ایمانی درجہ تک نہیں پہنچ سکتے وہ سلمانی فارسی رضی اللہ عنہ جو اُوتوا العلم میں شامل ہیں یوں فرماتے ہیں کہ اگر میں حضرت علیؑ کی اس شان میں جو میں جانتا ہوں کہ کچھ تھوڑا سا بھی بیان کروں تو تم لوگ مجھے مجنون کہہ دوگے یا میرے قاتل کے لئے مغفرت کی دُعا کروگے (احتجاج طبرسی ص ۴۰)

اور علامہ مجلسی نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ اگر ابوذر کو اس ایمان کا پتہ لگ جائے جو سلمان کے دل میں موجود ہے تو ابوذر جیسی بلند پایہ ہستی ان کو قتل کر دے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے جس تحقیقی حدیث کا حوالہ دیا ہے اس میں مراتب آئمہ طاہرین کے بار کو برداشت کرنے والوں کے ذکر میں ملک مقرب و نبی مرسل اور عبد مومن ممتحن کو ذکر ہے اور اس میں حصر ہے کہ ان تین کے سوال ان کے مراتب کا تحمل کوئی نہیں کر سکتا۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ مئولف صاحب اس سے خارج ہیں یہ علمائے اعلام اور یہ مجتہدین کرام خارج ہیں اُمتِ محمدیہ میں سے صرف وہ مومنین اس بارے کے متحمل ہو سکتے ہیں جن کے ایمان کا امتحان خدا نے لے لیا ہو(مثلاً زبانیں کٹوائی گئی ہوں،سولی چڑھائے گئے ہوں اور محبتِ اہلبیتؑ کے ولولہ اور جذبہ میں اُف تک نہ کی ہو ممکن ہے کہ ایسے ہی امتحانوں کی طرف اشارہ ہو۔

شیعہ،اور،عدو اور غالی کی شناخت رسول اکرمؐ کی نظر میں

"عن علی علیہ السلام قال قال رسول

اللہ مثلك فی امتی مثل المسیح بن مریم افترق قومه ثلاث فرق فرقة مومنون و هم الحوار یون وفرقة عادوه وهم الیهودو فرقة غلو افیه فخر جواعن الایمان وان امتی ستفترق فیك ثلاث فرق ففرقة شیعتك وهم المومنون و فرقة عدوك و هم الشا كون و فرقة تغلو افیك و هم الجاهدون وانت فی الجنة یا علی شیعتك و محب شیعتك و عدوك والغالی فی النار ''(بحارالانوارج ۷ ص ۳۳۸)

''حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اے علی تمہاری مثال میری امت میں ایسی ہے جیسے مسیح ابن مریمؑ ان کی قوم کے تین فرقے ہو گئے تھے۔ایک فرقہ مومن اور وہ حواریٔ عیسیٰ ہیں۔اور دُوسرا دشمن اور وہ یہود ہیں۔اور تیسرا فرقہ غالی (جنہوں نے خدا کہا) وہ ایمان سے خارج ہو گئے۔اسی طرح میری امت کے تین فرقے ہو جائیں گے۔تمہارے باب میں ایک فرقہ تمہارا شیعہ ہوگا اور یہی مومنین ہیں اور دوسرا دشمن اور وہ شک کرنے والے ہیں (تمہاری شان کو نہ پہچاننے والے) اور تیسرا فرقہ غالی اور وہ کافر ہیں۔اور تم اے علیؑ جنت میں ہوگے اور تمہارے شیعہ اور شیعوں کے دوست بھی جنت میں ہونگے۔اور شک کرنے والے اور خدا کہنے والے جہنم میں ہوں گے۔''

اب اہلبیتؑ طاہرین خصوصاً امیر المومنینؑ کی فضیت و شان میں جو بھی شک کرنے والے اور ان کے درجہ سے گھٹا کر ان حضرات کو اپنی نوع میں داخل کرنے والے اور ایک نوع سمجھ کر ان کی جگہ مباح سمجھنے والے یہ سب شاکین ہیں کیونکہ یہ لوگ ان حضرات کے مراتب میں شک کرتے ہیں لہٰذا یہ فرقہ پست فرقہ ہے۔اور جنہوں نے خدا بنا لیا وہ فرقہ اوپر نکل گیا اور جو شیعہ فرقہ ہے؟ درمیان میں ہے کیونکہ اس فرقہ نے نہ خدا بنایا اور نہ اُن کے مراتب سے گھٹایا لہٰذا یہی مومنین شیعہ فرقہ ہے۔(حقائق الوسائط)

ماہنامہ اصلاح دسمبر ۲۰۱۶ء کے صفحہ ۳۶ پر شائع ہونے والا مضمون ''تشکیل تشہد اور شہادت ثالثہ'' ''مولانا ساحل عباس صاحب قبلہ'' کے نام سے شائع ہوا۔ کے بارے میں مدیر اصلاح سے سوال کیا گیا کہ یہ مضمون نگار کون ہے؟ انکا پتہ اور فون نمبر مرحمت فرما دیں۔مضمون نگار سے مضمون کے متعلق بات کرنا ہے، تو فون پر مدیر اصلاح نے جواب دیا، مضمون نگار کا پتہ و فون نمبر ہمارے پاس نہیں ہے۔یہ مضمون مجھے میرے بھتیجے حسنین باقری نے دیا تھا اور یہ مضمون بڑا تھا میں نے اسے کم کیا ہے اگر آپکو کوئی اعتراض ہو تو ردّ فرمائیں۔

مدیر اصلاح کی فون پر گفتگو (جو ریکارڈ اور محفوظ ہے) سے پتہ چلا کہ مضمون بڑا تھا موصوف نے اصلاح فرمائی ہے بڑے کو چھوٹا کیا ہے، موصوف کا کام ہی یہی ہے کہ چھوٹے کو بڑا کرنا، اور بڑے کو چھوٹا کرنا، جب چھوٹے مضمون کا یہ عالم ہے تو بڑے مضمون میں کتنا زہر اگلا ہوگا ۲۰۱۷ء کی امامی جنتری میں کچھ جوابات دئے جا چکے ہیں لیکن ایک خاص جواب رہ گیا تھا ویسے تو انشاء اللہ عدالتِ الٰہی میں مولانا ساحل عباس صاحب قبلہ اور انکا مضمون پیش کرنے والوں اور حمایتی ٹولہ حاضر ہوگا پھر فیصلہ ہوگا کون سچا ہے؟ اور کون جھوٹا ہے؟ کون غالی ہے؟ اور کون شاکی

ہے؟ مجھے نہیں معلوم تھا کہ اتنے عظیم ''ادارۂ اصلاح'' جو دینی خدمات میں اپنا مقام رکھتا ہے اس کا مدیر اتنا بڑا جاہل ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ کی گواہی نماز میں دینے والے حضرات کو غلاۃ کار اور، غالی سے تعبیر کرے گا اور اقرار ولایت علیؑ کے جرم میں غالی کہا جائے گا اللہ اکبر! ان کو یہ نہیں معلوم کہ غالی کون ہوتا ہے؟ جب شاکین کے ہاتھوں میں قلم آجاتا ہے تو یہی حال ہوتا ہے۔ جناب مدیر صاحب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ غالی کون ہے؟ غلو کسے کہتے ہیں؟ قرآن اور حدیث کی روشنی میں کیا ولایت علیؑ کی گواہی غلو ہے؟ نماز کے تشہد میں ولایت علیؑ کی تعلیم ہمارے ائمہؑ نے دی ہے امام جعفر صادقؑ کا تشہد دیکھیں امام رضاؑ کا تشہد ملاحظہ فرمائیں جسکو ہمارے جیّد فقہا اور علماء نے لکھا ہے اور مستحب وسنت اور بہتر بتایا ہے۔

نماز باطل، نماز باطل کے فرضی فتوے شائع کرنے کے علاوہ بھی کوئی دلیل ہے؟ اگر عالم ہیں نماز باطل ہونے کے دلائل پیش کریں ہم مستحب سنت اور جائز ہونے کے دلائل پیش کررہے ہیں۔

فتوے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب نص نہ ہو۔ قرآن اور احادیث میں ولایت کا ذکر موجود ہے تو پھر فرضی فتوے کیا معنی؟

ہم تو یہ سمجھے تھے کہ اب مدیر اصلاح خاموش ہوجائیں گے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلیں گے۔ لیکن چار ماہ خاموشی کے بعد پھر مئی ۲۰۱۷ء کے رسالہ میں سر اٹھایا اور اپنی کھسیاہٹ مٹانے کی کوشش کے ساتھ زہر سے بجھا ہوا تیر بطلان نماز کا چھوڑا اور پھر ماہ جون ۲۰۱۷ء کے رسالہ میں لفاظی پر مبنی تقریر جو کافی عرصہ سے کانوں کو برما رہی ہے جبکہ اب یوٹیوب پر تقریر کے نیچے لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ (یہ جھوٹا ہے) کو شائع کر دیا معلوم ہوتا ہے کہ بہت بڑا کارنامہ انجام دے دیا، بغض وعناد رکھنے والے کم علم حضرات ایسی گھٹیا تقریر سے مرعوب ہو کر اپنے خط کے ذریعہ لکھ دیتے ہیں جسور حضرات کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ جن کو یہ بھی پہچان نہیں کہ حقیقت میں جسور کون ہے؟ افسوس ہے اپنی پست فطرت پر رہنے والے حضرات ایسی ہی تحریریں لکھتے ہیں اللہ کا شکر ہے کہ ہم مشکوکین میں نہیں ہیں۔ جو شک میں غوطہ زنی کرتے رہیں۔

ہماری ''کتاب نمازِ شب'' واجب اور مستحب طولانی تشہد ملاحظہ فرمائیں۔

قیامت تک کے لئے زبان رسالتؐ سے فیصلہ ہوگیا اے علیؑ تمہارے باب میں تین فرقے ہوجائیں گے، ایک فرقہ تمہارا شیعہ ہوگا اور یہی مومنین ہیں اور دوسرا دشمن اور وہ شک کرنے والے ہیں اور تیسرا فرقہ غالی اور وہ کافر ہیں، میں اور تم اے علیؑ جنت میں ہوں گے اور تمہارے شیعہ اور شیعوں کے دوست بھی جنّت میں ہونگے اور شک کرنے والے اور خدا کہنے والے جہنم میں ہونگے۔

(بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۳۳۸)

اب انسان کو اختیار ہے چاہے وہ جس فرقے میں اپنا شمار کروالے چند روزہ دنیاوی نام ونمود اور دولت پر فریفتہ ہوجاؤ یا مولی علیؑ کے شیعہ بن کر زندگی گزار دیں اور آخرت میں مولا علیؑ کے ساتھ جنت میں ہمیشہ رہیں۔

(والسلام سید علی عباس طباطبائی)

ولایت علیؑ کا اقرار غلو نہیں ہے

سید محمد محسن جعفری

مکرمی

ادھر کچھ عرصے سے جب سے قوم شیعہ میں اخباری اور اُصولی کا وہ تنازعہ جواب تک صرف علمی حلقہ میں علمائے کرام تک ہی محدود تھا وہ عوام الناس کے درمیان موضوع بحث بنا اور اسپر ستم یہ ہوا کہ قوم کے وہ جہلا کہ جو یہ بھی نہیں جانتے کہ اخباری کے معنی کیا ہیں؟ اور اصولی کسے کہتے ہیں۔اس بحث میں مبتلا ہوئے اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک علمی مسئلہ جہلا کی نذر ہو کر قوم میں اختلاف انتشار کا سبب بنا اور حالات بد سے بدتر ہو کر تشویش ناک حد تک پہونچ گئے اور اسکا اثر ماتم مجلس اور عزائے حسینؑ پر صاف نظر آنے لگا۔اور کہیں تو حالات اتنے بدتر ہو گئے کہ قتل و غارت گری تک نوبت آ گئی۔ جو قوم شیعہ جو ہمیشہ سے عالم انسانیت میں ایک پڑھی لکھی ،امن پسند ،وسنجیدہ قوم سمجھی جاتی رہی ،کے لئے نہایت ہی شرم و رسوائی کا سبب بنا۔

بزرگوں کی کہاوت ہے تالی ایک ہاتھ سے نہیں سے بجتی ہے اسی طرح اس غیر ضروری اور نامناسب تنازعہ میں بھی صرف ایک نظریہ رکھنے والے افراد ہی قصوروار نہیں بلکہ غلطی دونو ں طرف سے ہوئی جہاں ایک طرف وہ جہلا جو اخباریت کیا ہے اور اخباریت کسے کہتے ہیں سے نابلد اخباریت کی حمایت میں آگے بڑھے اور اپنے حرکات سکنات سے ایسے عمل انجام دیئے جس سے جہاں ان بزرگ و نامور اخباری نظریہ کے حامل جلیل القدر علماء کی توہین ہوئی جنہوں نے اپنی پوری زندگی شیعیت کے نام وقف کر دی بلکہ وقت آنے پر اپنی جان عزیز کو بھی شیعیت کے لئے راہ حق میں قربان کر دیا جس میں قاضی نوری اللہ شوشتری (شہید ثالث علیہ الرحمہ اور علامہ مجلسی شیخ حر عاملی، شیخ صدوق وغیرہ کے نام شامل ہیں اور ان کو نظر انداز کر کے لوگ یہ کہنے لگے کہ اخباریت صرف چند جہلا کے دماغ کی اپج ہے اور اخباریت ایک جہالت ہے۔جبکہ سابق کے بزرگ وجید علماء میں دونوں نظریہ کے حامل علماء پائے جاتے ہیں یا اخباری نظریہ رکھنے والے یا اصولی نظریہ رکھنے والے مگر دورِ حاضر کے چند جاہل اخباریوں نے اپنے جاہلانہ حرکات وسکنات سے سنجیدہ علمی اختلاف کو جہالت کی نذر کر دیا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ نافہم افراد یہ سمجھ بیٹھے کہ مراجع کرام کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا اور تقلید کی مخالفت کرنے والا اخباری ہوتا ہے۔

اسی طرح سے سنجیدہ علمی اختلافی مسئلہ جہالت کی نذر ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ نافہم افراد کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اخباریت مراجع کرام کی شان میں گستاخی کرنے اور انکے ہر فتوے کا مذاق اڑانے کا نام ہے۔

وہیں دوسری طرف مرجعیت کے حمایت کرتے ہوئے کچھ ایسے جہلا سامنے آئے جن کو یہ تک نہیں معلوم کہ مرجع کسے کہتے ہیں؟ اور تقلید کس کی ہونی چاہیے؟ حد یہ ہے کہ جب ایسے کسی فرد سے پوچھا کہ جناب کس کی تقلید میں ہو تو محلے وشہر کے کسی عمامہ پوش مولانا کا نام بتا کر فرمانے لگے میں اور میرے بزرگ ہمیشہ ان کی ہی تقلید میں رہے سبحان اللہ جو خود کسی کی تقلید میں ہوں ان کی تقلید کرنے والے

مرجعیت کی حمایت میں اخباریت کے موضوع پر دست بہ گریبان نظر آئے۔

تو انجام تو برا ہونا ہی تھا۔اسکے علاوہ کچھ عالم نما جاہل و کچھ نوخیز عمامہ پوش حضرات نے بھی اپنے حرکات وسکنات سے تحریر وتقریر کے ذریعہ مقدس ومحترم مراجع کرام کی طرف سے عوام کو بدگمان کرنے کی کوئی کثر نہ چھوڑی۔

مثلاً وہ خطیب و ذاکر جس نے محافل و مجالس میں اہلبیتؑ کا ذکر کیا۔ بنا کسی تحقیق وتصدیق کے اخباری نصیری و غالی کہہ کر مرجعیت سے الگ کر دیا۔ گو کہ وہ کسی نہ کسی مرجع کی تقلید میں ہی کیوں نہ ہو۔اور جہالت کی اس منزل کمال تک پہونچے کہ وہ خطیب و ذاکر جو انکے مزاج کے برعکس محافل ومجالس تحریر وتقریر میں فضائل ومعجزات وشہادت ثالثہ کا ذکر کرتا ہے اگر وہ کسی ایسے کی تقلید میں ہے جسکی تقلید میں یہ نہیں، یا جہاں سے انہیں وظیفہ نہیں ملتا ان حضرات سے ان علماء وخطباء کو بھی ان مراجع کرام کی تقلید کے باوجود نہ صرف اخباری کے لقب سے نوازہ گیا بلکہ ان مراجع کرام کو بھی اپنی الزام تراشیوں سے نہ چھوڑا اور انہیں اخباریوں کا مرجع اور یہودی وایم آئی 6 کا ایجینٹ قرار دیا۔یعنی جہاں سے انہیں اپنا وظیفہ ملے وہ تو نائب امام اور دوسرا مرجع جہاں سے انہیں کچھ نہ ملے وہ یہودیوں کا ایجینٹ۔ اب ان جاہلوں سے کون پوچھے کہ جب کوئی شخص کسی مرجع کی تقلید میں ہے تو وہ اخباری کیسے ہوسکتا ہے۔اسی طرح اگر کسی نے اپنی محافل و مجالس وتحریر وتقریر میں فضائل ومعجزات اہلبیتؑ کا ذکر کیا جبکہ وہ علیؑ کو اللہ کا ولی ورسول کا وصی جانشین ہونے کا قائل ہے اسکے باوجود انہیں نصیری وغالی کے خطاب سے نوازہ گیا حتیٰ کہ شہادت ثالثہ تشہد میں پڑھنے والوں کو جس کو اکثر مراجع کرام نے بہ موجب اجر ثواب قرار دیا جس میں ہندوستان میں شیعیت کے ستون کی حیثیت رکھنے والے قائد ملت ناصر الملت اعلیٰ اللہ مقامہ کی ذات گرامی شامل ہے جنہوں نے اپنی تحفہ احمدیہ کی جلد اول میں صرف مولا علی ہی نہیں بلکہ بارہ امام کی عصمت اور ولایت کی گواہی کو بہ موجب اجر ثواب جانا۔لیکن اس کے باوجود کچھ جہلا بغض ولایت علیؑ میں یا حوس دنیا میں انہیں غالی ،اخباری ونصیری کہنے سے باز نہیں آئے۔ جب کہ انکی جہالت کا عالم یہ ہے کہ انہیں یہ تک نہیں معلوم کہ غالی کسے کہتے ہیں۔

غالی کون۔؟

اسمیں کوئی شک نہیں کہ غلو اور غالی کی مذمت میں بہت روایات موجود ہیں لیکن ان روایات سے خوفزدہ ہوکر ان فضائل ومعجزات اہلبیتؑ سے کنارہ کشی کرنے کے بجائے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ جن معصومینؑ نے غلو کی مذمت کی ہے ان کے نزدیک غلو کے معنی کیا ہیں؟ اور یہ کہ انہوں نے کس چیز کی مذمت کی ہے؟

تقریباً یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ غالی غلو کرنے والے کو کہتے ہیں اور غلو کے لفظی معنی کسی کو اس کی حد سے بڑھا کر ماننا ہے مگر اہل بیتؑ کے بارے میں غلو کا الزام لگانے سے پہلے ہمیں اہل بیتؑ کی حد پتا کرنا ضروری ہے جب تک ہمیں اہل بیتؑ کی حد کا علم نہ ہو ہم بنا کسی سوچے سمجھے وتحقیق وتصدیق کے اگر کسی پر غلو کا الزام لگاتے ہیں تو الزام لگانے والا ہی تہمت وبہتان لگانے کا مجرم ہوجائے گا اور اللہ ورسولؐ کی نظر میں گناہگار ہوگا اب جہاں تک اہل بیتؑ کی حد پتا کرنے کا سوال ہے تو یہ بشر کی سوچ سے بالاتر اور امکان سے باہر صرف یہ کہ مولا علیؑ اور اہل بیتؑ سے ہی رجوع کیا جائے کہ

انکے نزدیک غلو کیا ہے؟ اور غالی کسے کہتے ہیں؟ تو جب میں نے اہل بیتؑ کے اقوال پر نظر ڈالی تو ان کے نزدیک جو غلو نظر آیا وہ روایت معصومینؑ کے حوالے سے حاضر خدمت ہے۔

سورۂ نساء کی آیت ۱۷۱ کی تفسیر معصومؑ کی زبانی ملاحظہ ہو

جناب امیر المومنینؑ حضرت علیؑ ابن ابی طالب نے فرمایا کہ ہمیں عبدیت کے درجے سے نہ ہٹاؤ پھر جو چاہے ہماری شان میں بیان کرو مگر پھر بھی تم ہماری شان تک نہیں پہونچ سکتے اور دیکھو غلو سے بچو اور غلو نہ کرو جو نصاریٰ نے کیا ہے اور عیسیٰ بن مریمؑ کو خدا بنا لیا کیوں کہ میں ایسا کرنے والوں سے بے تعلق ہوں۔

امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ پہلے یہودیوں نے حضرت عزیزؑ سے محبت کی اور ان کے لئے وہ درجے بیان کیا یعنی خدا کہا پس نہ وہ عزیز سے اور نہ عزیز ان سے ہیں۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہمارے لئے ایک رب تسلیم کرو جس کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اسکے بعد جو تمہارا دل چاہے ہماری شان میں بیان کرو جناب امیرؑ نے فرمایا غلو سے بچو ہمارے بارے میں یہ کہو کہ ہم اللہ کے بندے ہیں اور خدا کے مربوب ہیں خدا ہمارا رب ہے اسکے بعد جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو (حقائق الوسائط)

غلو کی اس سے زیادہ وضاحت اور کیا ہوگی ان پانچ حدیثوں سے ثابت ہے کہ معصومینؑ کے نزدیک غلو یہ ہے کہ انہیں اللہ مانا جائے اب تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنے والوں کو غالی کہنے والے عقل کے اندھے کٹ ملا بتائیں کہ جو شہادت ثالثہ پڑھ کے "علیؑ علی اللہ" کہہ کر علیؑ کو اللہ نہیں بلکہ اللہ کا ولی تسلیم کر رہا ہے وہ غالی کیسے ہوسکتا ہے اور چونکہ جیسا

کہ اوپر نقل کیا جا چکا ہے کہ تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنے کو ناصر الملت علی اللہ مقامہ سے لیکر دورِ حاضر کے کئی مراجع کرام نے باموجوب اجر ثواب قرار دیا اس لئے وہ اخباری بھی نہیں ہوسکتا ہے مگر اس کے برعکس اپنی ناعاقبت اندیشی کی بنا پر یا پھر بغض علیؑ میں یا پھر ہوس دنیا

میں یہ نام ونہاد چند عالم نما جاہل افراد نے ہر ایک پر اخباریت کا ٹھیکرا پھوڑ کر لوگوں کو اخباری بننے پر مسلسل اکسا رہے ہیں جس سے دن بہ دن اخباریت کو فروغ حاصل ہو رہا ہے ان ناعاقبت اندیش حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ مولا علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے والا نہ تو نصیری، ملنگ اور نہ ہی اخباری کہا جاسکتا ہے مگر منکر ولایت علیؑ کا کافر ہونا ضرور ثابت ہے

ملاحظہ ہو

امیر المومنینؑ حضرت علیؑ نے فرمایا ہماری ولایت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (نہج الاسرار)

امیر المومنینؑ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جو شخص بھی ہمارے حق میں کمی کریگا اللہ اسکے حق دنیا و آخرت میں کمی کر دیگا۔ (مناقب شہر آشوب)

اسکے علاوہ کتاب سلیم بن قیس ہلالی میں رسول خدا کا یہ فرمان موجود ہے اے علیؑ جس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا اسنے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا لیجئے شہادت ثالثہ کی دشمنی میں کٹ ملا کی شہادت اول یعنی لا الہٰ اللہ بھی رخصت ہوگئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو علیؑ کو حد سے بڑھائے یعنی خدا کہے وہ غالی ہوتا ہے مگر شہادت ثالثہ کی گواہی دینے والا چونکہ علیؑ ولی اللہ کہہ کر اللہ نہیں بلکہ اسکا ولی ہونے کی گواہی دے رہا ہے

اس لئے وہ تو غالی نہیں ہوسکتا اوپر درج کی گئی معصومین کی روایتوں سے منکر ولایت یا جو مولا علیؑ کی ولایت مطلقہ کے مقابلہ اپنے جیسے کسی غیر معصوم کی ولایت کی وکالت کرے وہ ضرور کافر ثابت ہوتا ہے۔ بہر حال یہی وہ کٹ ملا و عالم نما جاہل افراد میں جنہوں نے اپنے قول وفعل سے تحریر وتقریر سے حرکات سکنات سے ایسا ظاہر کیا کہ جس سے عوام الناس کے ذہنوں میں یہ خیال ذہن نشیں ہوگیا کہ جو خطباء اپنی

مجلسوں میں فضائل آل محمد و معجزات معصومینؑ بیان کرتے ہیں یا شہادت ثالثہ کی گواہی دیتے ہو وہ اخباری ہیں اور جو اپنی مجالس میں یا تقریر میں صرف فروعی باتیں مثلاً نماز روزہ، حج وغیرہ کے مسائل بیان کرتے ہیں وہ اصولی، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر لوگ اسی کو مراجع کرام کا مزاج سمجھنے لگے اور قوم کے وہ افراد جو محب علیؑ ہونے کی بنا پر محافل ومجلس میں فضائل آل محمد سننے کے عادی تھے یہ سمجھ کر کہ مرجعیت انہیں آل محمدؑ کے فضائل ومعرفت سے دور لئے جارہی ہے اور ہمیں شیعہ وہابی بنانا چاہتی ہے مراجع کرام و مرجعیت کی طرف سے بدگمان ہوتے چلے گئے جیسا کہ پاکستان کے مولانا جواد نقوی نے اپنی ایک تقریر میں عید غدیر جو شیعیت کی بنیاد ہے اس میں مولا علیؑ کے شان میں نازل ہونے والی مشہور و معروف آیت کو ایک عالم دین کی طرف منسوب کرکے قرآن کی کھلم کھلا مخالفت کرتے ہوئے مولیٰ علی کی فضیلت کو سبک دوش کردیا اسی طرح مولانا شہنشاہ حسین نے اپنی ایک تقریر میں بی بی سیدہؑ کا دروازہ جلانے والے قاتل زہراؑ کے قتل پر افسوس اور اس کو قتل کرنے والے کی مذمت کرکے شیعوں کے دلوں کو ٹھیس پہونچائی چونکہ یہ حضرات

اپنے کو مرجعیت کا علمبردار ظاہر کرتے ہیں جس سے عوام الناس میں یہ ذہن نشین ہوا کہ اب تک جیسے دشمنان اہل بیتؑ کی فضیلت کو دوسروں کی طرف منسوب کرتے تھے اسی طرح اب یہ مرجعیت کے علمبردار اہل بیتؑ کی فضیلت کو نازل ہونے والی آیات قرآنی کو عام انسانوں کی طرف منسوب کرکے اہل بیتؑ کی فضیلت کو ختم کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ لکھنؤ میں یا پورے ہندوستان میں آیۃ اللہ العظمیٰ السید سیستانی مدظلہ کے نام سے یہ فتویٰ عام کیا جارہا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ سنی ہمارے بھائی

نہیں بلکہ ہماری جان ہے جبکہ معلوم ہونا چاہیے کہ سنی حضرات نے کئی مکتب فکر کے افراد موجود ہیں اور الگ الگ فرقوں سے یاد کئے جاتے ہیں ان میں ذاکر نائک جیسے افراد جو یزید کو رضی اللہ کہتا ہے کیا ایسے افراد کسی مومن اور شیعہ کا بھائی ہوسکتا ہے جو صریحاً قرآن اور حدیث معصومینؑ کے برخلاف ہے۔ کیونکہ اللہ نے قرآن میں مومن کو مومن کا بھائی قرار دیا اور مومن وہی ہے جو مولا علیؑ کی ولایت کا قائل ہونہ کہ منکر ولایت علیؑ ایک مومن کا بھائی اور جان کیسے ہوسکتا ہے۔ اس طرح ان حضرات نے مراجع کرام کا وہ حکم جو مقامی ضرورت و مصلحت کے تحت اپنے ملک کی حدوں تک کہ لوگوں کے لئے ارشاد فرمایا اسے عالمی پیمانے پر فتوے کی شکل میں مشہور کرکے مراجع کرام کی طرف سے بدگمانیاں پیدا کررہے ہیں اور انہیں کہ حرکات وسکنات سے مرجعیت بدنام ہورہی ہے اور اخباریت کو فروغ مل رہا ہے اگر جلدی ایسے علماء پر نکیل نہ ڈالی گئی تو مستقبل میں انجام اور زیادہ برا ہو سکتا ہے۔

علمائے سوء کی شناخت بکلام معصومؑ

الحاج علامہ محمد بشیر انصاری اعلیٰ (فاتح ٹیکسلا

ہم ناظرین کرام کی خدمت میں دلائل و براہین کے ذریعہ عرض کر چکے ہیں کہ ناصبی وہ لوگ ہیں جو ائمہ طاہرین علیہم السلام کے موالیوں سے دشمنی رکھیں اور ان کے مادحین کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں کیونکہ کوئی مرد مسلم کبھی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی زبان سے کہے کہ میں محمد و آل محمدؐ سے بغض و عناد رکھتا ہوں۔ جیسا کہ ہم ارشادات ائمہ معصومینؑ سے ثابت کر چکے ہیں

اب ہم کلام معصومین سے ثابت کرتے ہیں کہ جو لوگ اہل بیتؑ طاہرین کے کچھ علوم یاد کر کے اور علمائے کرام اور حجتہ الاسلام کا ٹائیٹل لگا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے ذواتِ مقدسہ میں نقص و عیب دکھا کر ان کو اپنی نوع مین داخل کرتے ہیں یہی علماء ''علماء سوء'' ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے حضرت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ لشکرِ یزید سے بھی زیادہ شیعوں کے لئے ضرر رساں ہیں کیونکہ یہ لوگ ہم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور ہمارے فضائل بھی اس لئے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے کم علم سادہ لوح شیعوں کو اپنے دام میں پھنسا کر خوب لوٹیں کھسوٹیں مربعے خریدیں، بنگلے بنوائیں، قیمتی دکانیں خریدیں، بڑی بڑی تجارتیں کریں، اور مومنین کے مال سے موٹی موٹی کتابیں اہل بیتؑ کے خلاف چھپوائیں اور اگر کوئی ان کو روکے ٹوکے تو بس پھر کیا ہے۔ سبّاب کے پوتے بن کر وہ نو تصنیف گالیاں سنائیں کہ خدا کی پناہ اور الٰہی توبہ۔

چنانچہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے ان لوگوں کی شناخت ایسے نمایاں طریقہ پر فرمائی ہے کہ ان لوگوں کا فوٹو بالکل سامنے آجاتا ہے اور معصوم کا ایک ایک جملہ بالکل فٹ بیٹھتا ہے:۔

ومنهم قوم نصاب لایقدرون علی القدح فینا یتعلمون بعض علومنا الصحیحة فیتو جهون عند شیعتنا و ینتقصون بنا عند نصاساثمّ یضیغون الیه اضعافه واضعاف اضعافه من الاکاذیب علینا التی نحن براء منها فیتقبله المسلمون من شیعتنا علیٰ انه من علو منا قضلو اواضلوا وهم اضر علیٰ ضعفاء شیعتنا من جیش یزید علیٰ حسین بن علی علیهما السلام واصحابه بانهم یسلبون الارواح والاموال وهؤلاء علما ءالسوء الناصبون المتشبهون بانهم لنا موالون ولاعدائنا معدون یدخلون الشك والشبهة علیٰ ضعاء شیعتنا فیضلو نهم یمنعونهم عن قصد لحق المصیب (احتجاج طبرسی ص ۲۳۶) وتفسری امام حسن عسکری

ترجمہ حدیث مبارک:: علماء میں سے ایک ایسا ٹولہ بھی ہے جو ہمارے دوستوں اور موالیوں سے بغض وعناد رکھتا ہے اور یہ ٹولہ اس پر تو قادر نہیں کہ کھلم کھلا ہمارا نام لے کر ہماری قدح کرے اور ہماری برائی بیان کر سکے کیونکہ یہ ٹولہ ڈرتا ہے کہ کہیں مولائی واصل جہنم نہ کردے، یہ ٹولہ ہمارے کچھ

علوم پڑھ لیتا ہے اور ان ہی علوم کی وجہ سے ہمارے شیعوں اور موالیوں کے نزدیک قابل توجہ بن جاتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ ہمارے کم علم اور سادہ لوح شیعہ اس ٹولہ کی عزت کرنے لگے ہیں تو پھر یہ ٹولہ ہماری ذواتِ مقدسہ میں عیب و نقص دکھاتا ہے اور ہمارے دوستوں کے دُشمنوں کے سامنے ہمارے عیوب بیان کرتا ہے اور پھر اپنے قیاس واجتہاد سے ان جھوٹے نقائص اور عیوب کو بڑھا کر بیان کرتا ہے حالانکہ ہم ان نقائص وعیوب سے مبرا ہیں ہمارے سادہ لوح کم علم شیعہ یہ سمجھ کر کہ یہ ٹولہ ہمارے علوم بیان کرتا ہے اس کی باتوں میں پھنس جاتے ہیں اوگمراہ ہوجاتے ہیں اور یہ ٹولہ ان بیچاروں کو گمراہ کرلیتا ہے۔ یہ ٹولہ ہمارے کم علم سادہ لوح شیعوں کے لئے لشکر یزید لعنۃ اللہ سے بھی زیادہ ضرر رساں ہے جس نے حسینؑ بن علیؑ اور ان کے اصحاب پر ظلم کیا تھا کیونکہ یہ ٹولہ سادہ لوح کم علم شیعوں کی روحِ ایمان بھی سلب کرلیتا ہے اور ان کا مال بھی لوٹ کھسوٹ لیتا ہے یہی ٹولہ ''علماء سوء'' ہے یہی ٹولہ موالیوں سے بغض وعناد رکھتا ہے اور انہیں اپنے دام میں پھنسانے کے لئے یہ کہتا ہے کہ ہم تو اہل بیتؑ سے محبت رکھتے ہیں اور انکے دشمنوں سے عداوت رکھتے ہیں یہی ٹولہ بھیس بدل کر (یعنی ہمارا دوست بن کر) کم علم شیعوں کے دلوں میں شک وشبہ داخل کردیتا ہے (کہ جس کے بعد وہ بیچارے پیچ وتاب میں پھنس کر ہماری عظمت شان پر ایمان ویقین سے محروم ہوجاتے ہیں اور یہی ٹولہ انہیں گمراہ کرلیتا ہے اور حق صریح وخالص سے ان بے چاروں کو روک دیتا ہے۔(احتجاج طبرسی ص ۲۳۶)

علماءسوء پر خدا کی لعنت ہے

سُبحان اللہ ! میرے امام میرے مولیٰ میرے آقا نے اس لٹیرے ٹولہ کی کیسی صاف تصویر کشی فرمائی ہے کہ اس کے بعد ان بہروپیوں کا خدوخال بالکل نمایاں ہوگیا ہے اور ایک ایک کی شکل وصورت صاف نظر آرہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا مولا ہزار سال پہلے اس ٹولہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس بیانِ معصوم سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ''علماء سوء'' سے گنہگار علماء مراد نہیں ہیں کیونکہ علماء معصوم نہیں ہوتے ہیں بلکہ ''علماء سوء'' سے مراد وہ علماء ہیں جو اہل بیتؑ طاہرین کی ذوات مقدسہ میں عیوب ونقص نکالتے ہیں اور اہل بیتؑ کی محبت کا اظہار کرکے اور کچھ انکے فضائل بیان کرکے بہروپئے بن کر کم علم شیعوں کو گمراہ کرتے ہیں اور اہل بیتؑ طاہرین کے مدح خوانوں ،خطیبوں ، ذاکروں سے بغض وعناد رکھتے ہیں ۔ یہ لوگ یزید لعنۃ اللہ کے لشکر سے بھی زیادہ مفر ہیں کیونکہ یہ مال کے ساتھ روحِ ایمان بھی سلب کررہے ہیں۔

جناب امیر المومنینؑ سے دریافت کیا گیا کہ بدترین اور شریرترین لوگ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ علماء جو فساد کا بیج بوتے ہیں اور حق وحقیقت کو چھپاتے ہیں اور باطل اور جھوٹی باتوں کی اشاعت کرتے ہیں ان ہی کے لئے خدا نے فرمایا کہ ان پر خدا کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت ہے (احتجاج طبرسی ص ۲۳۶) وتفسیر امام حسن عسکریؑ

ان لوگوں کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ جب انہیں کسی کتاب میں کوئی روایت ایسی مل جاتی ہے کہ جس میں امام کی شان پر کوئی حرف آتا ہو یا کچھ کمزوری ظاہر ہوتی ہو تو اس کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں خوب بغلیں بجاتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسی حدیث مل جاتی ہے کہ جس میں امام کی عظمتِ شان اور بلندی مرتبہ کا ذکر ہو تو اس کی قیاسی تاویلیں کرتے ہیں۔ حقائق الوسائط)

مجھے تعجب ہے کہ یہ لوگ عالموں جیسا لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور جاہلوں کی سی باتیں کررہے ہیں، لوگ انکی وضع قطع کو دیکھ کر مرعوب ہوجاتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ حجتہ الاسلام فرمارہے ہیں اور آیۃ اللہ کہہ رہے ہیں اور جو یہ کہہ رہیں وہی صحیح ہوگا بیچارے سادہ لوح انسان جنہوں نے کتب بینی نہیں کی ہے جن حضرات کا مطالعہ وسیع نہیں ہے وہ اس ہی کو سچ سمجھ لیتے ہیں اس وقت منبروں سے یہ کام بڑی تیزی سے ہورہا ہے۔ جبیں بھی بھری جارہی ہیں اور مومنین کو گمراہ بھی کیا جارہا ہے، کوئی اصلاح کرنے والا نظر نہیں آتا، بلکہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا جارہا ہے۔

مجھے تعجب ہے کہ ایک مولوی صاحب جو بہت معلومات رکھتے ہیں حدیث، فقہ، تاریخ، تفسیر، علماء کے حالات، توضیح المسائل کو پڑے ہوئے ہیں اور جب تقریر کرتے ہیں تو تیر جاتے ہیں جیسے مچھلی پانی میں تیرتی ہے کبھی یہاں تو کبھی وہاں

ابھی انکی ایک کلپ سنی شہادت ولایت علیؑ کے بارے میں وہ کلپ مخالفت پر مبنی ہے اور انہوں نے بھی ولایت علیؑ کی گواہی سے نماز کو باطل قرار دے دیا، مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ جناب بھی فتوے دینے لگے ہیں وہ بھی مولا علیؑ کے خلاف۔

ایک اور کلپ آیا شہادت ولایت امیر المومنینؑ کے خلاف، جس میں انہوں نے بھی ولایت پر اپنی تقریر سے ظلم کیا اور جہالت کا ثبوت دیا، مجھے نہیں معلوم کہ یہ لوگ مولیٰ علیؑ اور ولایت کے خلاف کیوں بول رہے ہیں؟ کیوں حقائق کو چھپا رہے ہیں؟ اگر جاہل ہیں تو مطالعہ فرمائیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں اور اگر جان بوجھ کر حق کو چھپا رہے ہیں تو قرآن میں اللہ نے ایسے ہی لوگوں پر لعنت کی ہے، اگر فساد کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ان ملعونوں کے نام تحریر کردیتا، میں نے مضمون لکھتے وقت قرآن مجید سے استخارہ کیا جو آیتیں سامنے آئیں انکو تحریر کررہا ہوں سورۂ ابراہیم آیات ۱۷، ۱۸

يَتَجَرَّعُه، وَلَا يَكَادُ يُسِيغُه، وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيظٌ○مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ○

ترجمہ: وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور اسے وہ آسانی سے حلق میں نہ اتار سکے گا اور اسے موت ہر طرف سے آئے گی، حالانکہ وہ مرنے والا نہ ہوگا۔ اور اسکے پیچھے اور سخت عذاب ہوگا جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا انکے اعمال کی مثال اس راکھ کے جیسی ہے جس کو آندھی کے دن ہوا نے شدّت سے اُڑا دیا ہو۔

جو کچھ انہوں نے کمایا ہوگا اس میں سے کسی پر بھی وہ قدرت نہ رکھیں گے۔ یہی تو انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔

مذکورہ آیت میں آیا ہے کہ "جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا" ولایت علیؑ کی مخالفت، شواہد و دلائل اور عمل رسولؐ اور فرمان معصومینؑ فقہا کے مسلسل تحریروں کے باوجود انکار ولایت کی گواہی یہ کفر نہیں تو کیا ہے؟ وہ پہلی خلافتِ آدمؑ تھی جس کو سجدہ نہ کرکے ابلیس کافرین میں سے ہوگیا، اور یہ آخری نبیؐ کے جانشین کی ولایت کی گواہی ہے جس سے انکار کرکے کفرانِ نعمت کررہے ہیں۔ اللہ مومن کو فریب کاروں کے جال سے محفوظ رکھے اور امام علیؑ کے راستے پر قائم رکھے۔ لبیک یا علیؑ، لبیک یا حسینؑ، لبیک یا مہدیؑ، عجل اللہ فرجہ آیئے یا امامِ زمانہؑ، گمراہ کرنے والے مولویوں سے انتقام لیجیے۔

(سید علی عباس طباطبائی)

شعائرِ حسینی
سینہ زنی، زنجیر زنی، قمہ زنی کا ماتم

تقریر: فقیہ اہل بیت آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانیؒ دام ظلہ العالی

یہ تقریر آیۃ اللہ العظمیٰ فقیہ اہل بیت وحید خراسانی دام ظلہ العالی نے مسجد اعظم روضۂ حضرت معصومۂ قم (ایران) میں ہزاروں علماء فقہاء اور طلابِ دینی کے سامنے کی ہے اور حق اہل بیتؑ ادا کیا ہے اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور انکا سایہ سروں پر باقی رکھے۔ آمین

مخالفین قمہ زنی، اور زنجیر زنی اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھ لیں اور پھر فیصلہ کریں کہ انکا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟

"وائے (لعنت) ہو اُس شخص پر جو ان (حسینیؑ) شعائر پر اعتراض کرتا ہے بیدار ہو جاؤ اے ایران کے لوگو! جان لو! چھوٹے سے چھوٹا حرف جو شعائرِ حسینیؑ (عزاداری) کو نقصان پہنچائے خاتم النبینؐ کی کمر کو شکستہ کرتا ہے۔ یہ عزاداری! یہ سینہ زنی! یہ زنجیر زنی ضروری ہے کہ اس کی سب سے زیادہ حفاظت کی جائے۔ یہ مسئلہ تفریح میں اُڑانے والا نہیں۔ فقیہ کون ہے (اصل فقہا) تو گزر گئے۔ فقیہ نائینیؒ ہوئے۔ فقیہ بروجردیؒ ہوئے فقیہ حائریؒ ہوئے فقیہ یہ سب ہوئے جنہوں نے کہا کہ سینہ زنی کرو، زنجیر زنی کرو۔ اور اگر خون بھی جاری ہو تو جاری ہونے دو۔ یہ ہیں فقیہ اسے فقاہت اسے کہتے ہیں۔ ایک ثابت شدہ مسئلے میں اتنا شور و غوغا۔ محقق نائینی وہ فرد ہیں جو عظیم فقہا کا افتخار ہیں کہ صرف اُنکی کتاب "لباس مشکوک" کو سمجھ لینے پر فقہاء فخر کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ عظیم فقیہ (جو افتخار فقہاء ہیں) کہتے ہیں سینہ زنی کرنا، زنجیر زنی کرنا برائے سید الشہداؑ حتیٰ کہ اگر خون جاری ہو تو بھی جائز ہے۔ جائز ہونا یہاں پر مبارح (یعنی بے ثواب جائز) کے معنیٰ میں نہیں ہے۔ آپ (مجمع سے خطاب کرتے ہوئے) اہل فقہ ہیں۔ غور فرمائیں کہ یہ کس عظیم شخصیت کا فتویٰ ہے (خون بہانے کے بارے میں) جب یہ فتویٰ صادر کیا (خون بہانے کے بارے میں)۔ مذہب کے عظیم اور دین کے اکابر شخصیتیں جیسے کہ سید محسن الحکیمؒ جب ان سے اس فتویٰ پر تائید ی دستخط کے لئے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا! کہ ہمارے شیخ (نائینی) کا فتویٰ اُس سے بالاتر ہے کہ ہماری تائید و دستخط کا محتاج ہو۔ جیسے کہ فقیہ شاہرودیؒ جیسے کہ فقیہ شاہرودی نے فرمایا کہ یہ (یعنی آقائے نائینی کا فتویٰ) حق ہے بہ کمال تحقیق ہر زاویئے سے صحیح ہے۔ عظیم ترین فقہاء کی مثل یہاں تک کہ وہ بھی جو یہاں پر آرام فرما رہے ہیں (یعنی معصومۂ قم کے روضے میں دفن ہیں)۔ یہ فقہا فقہ کا ستون ہیں۔ یہ حائری ہیں (بائی حوزۂ علمیہ قم)۔ اُن کا فتویٰ بھی یہی ہے (یعنی خون بہانا صحیح ہے)۔ کیا زنجیر سے مراد بغیر چھری کی زنجیر ہے؟ سینے پر ہاتھ مار کر ماتم کرنے، زنجیر مارنے تیغ (چھری) مارنے میں خون جاری ہو جائے تو اشکال نہیں ہے۔"

قمہ زنی کے جواز پر مجتہدین کرام اور مراجع عظام کے فتاوے

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ الاعظم مرتضیٰ الانصاری قدس سرہ

اگر کوئی شخص امام حسینؑ کی عزاداری کے دوران اپنے آپ کو تلوار یا اس طرح کی کسی اور چیز سے اس طرح زخمی کرے کہ جو مضر نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے۔

(کتاب سرور العبادہ کہ جس میں میرزا شیرازی الکبیر کا حاشیہ موجود ہے ،المسائل الحرقہ طبعہ مطبعہ آقا مہدی تبریزی سنہ ۱۳۰۴ء)

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ عبدالکریم حائری قدس سرہ

اگر قمہ زنی اس کے کرنے والے کے لئے نقصان دہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سے کسی کو روکے یا اس کرے۔(منتخب المسائل للحائری)

(اس فتویٰ کی تائید وموافقت بہت زیادہ مراجع عظام نے کی ہے جن میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین مرعشی نجفی قدس سرہ،آیت اللہ العظمیٰ سید محمد شیرازی قدس سرہ،آیت اللہ جواد تبریزی قدس سرہ ،آیت اللہ العظمیٰ الشیخ وحید الخراسانی دام ظلہ،آیت اللہ العظمیٰ سید صادق روحانی دام ظلہ،آیت اللہ العظمیٰ سید صادق شیرازی دام ظلہ اور ان کے علاوہ بہت سے مجتہدین شامل ہیں۔)

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد حسین غروی نائینی قدس سرہ

اقویٰ یہ ہے کہ تلواروں اور قمہ زنی کے ذریعہ سر سے خون نکالنا جائز ہے اگر اس کا ضرر قابل امان ہو۔

اس فتویٰ کی تائید بہت زیادہ مراجع عظام نے کی ہے جن میں آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد حسین کاشف الغطاء قدس سرہ، آیت اللہ العظمیٰ سید عبدالہادی شیرازی قدس سرہ، آیت اللہ العظمیٰ سید محسن حکیم قدس سرہ، آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمود شاہرودی ،آیۃ اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین مرعشی نجفی قدس سرہ آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی قدس سرہ، وغیرہ شامل ہیں۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالحسن اصفہانی قدس سرہ

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد رضا طبسی نجفی نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالحسن اصفہانی سے آکر سوال کیا کہ کیا قمہ زنی جائز ہے؟

تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں جائز ہے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ محمد طہٰ نجفی قدس سرہ

آیت اللہ شیخ حسن المظفر قدس سرہ کی کتاب نصرۃ المظلوم صفحہ ۸۶ میں مذکور ہے کہ نجف بلکہ پورے عراق کے لوگ اپنے امور میں آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ محمد طہٰ نجفی قدس سرہ کی طرف رجوع کرتے تھے پس ان کے لئے ممکن تھا کہ وہ لوگوں کو قمہ زنی سے روک دیتے لیکن انہوں نے اس سے لوگوں کو منع نہیں کیا تمام ماتمی اور قمہ زنی کے جلوس ان کے گھر میں داخل ہوتے تھے پس وہ ان لمحات میں اپنے لب تک نہ ہلاتے بلکہ ان کے ساتھ مل کر ماتم اور گریہ کرتے تھے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید مرعشی نجفی قدس سرہ

سوال: جناب عالی کی شعائر حسینیہ مثلاً مجالس عزاء سینہ پر ماتم ،زنجیر زنی، قمہ زنی، شبیہ اور سیاہ لباس پہننے کے بارے یں کیا رائے ہے؟

جواب: بسمہ تعالیٰ: سید الشہداء کے مصائب میں ہر وہ عزاداری جائز ہے کہ جو حرام پر مشتمل نہ ہو۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی قدس سرہ

سوال: ہمارے آقا امام حضرت ابا عبداللہ حسینؑ کے مصائب

پر غم وحزن کے اظہار کے لئے سر سے خون نکالنے (قمہ زنی کرنے) میں کیا اشکال ہے جب کہ ایسا کرنے میں کسی قسم کے ضرر کا بھی اندیشہ نہ ہو؟

جواب: ایسا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ (صراط النجاۃ ج۱:ص ۴۳۲)

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبد الاعلیٰ سبزواری قدس سرہ

سوال: شعائر حسینیہ مثلاً مجالس عزاء سینہ پر ماتم، زنجیر زنی، قمہ زنی شبیہ اور سیاہ لباس

پہننے کے بارے میں حضور عالی کی کیا رائے ہے؟

جواب: اگر ان میں کوئی چیز شریعت مقدس کے منافی نہ ہو اور اس میں کوئی شریعت کی اہانت کا بھی پہلو نہ ہو تو ایسا کرنا مستحب ہے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا علی غروی قدس سرہ سے سوال:

کیا عزائے حسینیؑ میں لوہے سے اپنے آپ کو ضرب لگانا اور قمہ زنی کرنا جائز ہے؟ از راہ کرم فتویٰ عنایت فرما کر ماجور ہوں؟

جواب: اپنے آپ کو ضرر پہنچانا جائز نہیں ہے لیکن ایسا کرنے میں کوئی اہم یا بڑا نقصان وضرر نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔ (طریق النجاۃ ص ۶۸)

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد صادق صدر قدس سرہ

سوال: عاشور کے دن بعض ماتمی جلوسوں اور انجمنوں میں قمہ زنی کے دوران طبل کا استعمال کیا جاتا ہے پس قمہ زنی اور طبل کے استعمال کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اظہر یہ ہے کہ ان دونوں امور میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ (ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب)

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد حسینی شیرازی قدس سرہ

شعائر حسینیہ مثلاً قمہ زنی کے جلوس تلواروں اور قمہ سے دوسروں پر زخم لگانا وغیرہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: فقہاء کے درمیان مشہور ہونے بناء پر شعائر امام حسینؑ کا قیام ایک جائز عمل ہے چاہے وہ کسی بھی طرح ہو اور شیعوں میں متعارف کسی طریقہ وشکل میں ہو بلکہ ایسا کرنا مستحب بھی ہے۔ (نھضۃ الامام الحسینؑ ص ۴۳)

آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا جواد تبریزی قدس سرہ

قمہ زنی ذاتی طور پر جائز ہے البتہ بعض نے غم وحزن میں چور ہوش و حواس سے باہر ہو کر قمہ زنی کے مستحب ہونے میں اشکال کیا ہے اگر چہ منقول ہے کہ جب حضرت زینبؑ نے اپنے بھائی امام حسینؑ کے سر اقدس طویل نیزہ پر دیکھا تو اپنے سر کو محمل پر مارا جس سے ان کے سر سے خون بہنے لگا۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی

شعائر اللہ کی تعظیم کا سب سے بڑا مصداق شعائر حسینیہ کا قیام ہے پس اس سلسلے میں ہر وہ کام مستحب ہے کہ جو لہو ولعب کی محافل (العیاذ باللہ) کی طرح نہ ہو اور نہ جسم کے لئے ایسے ضرر پر مشتمل ہو جو ہلاکت یا اس کے مثل حد تک پہنچا دے پس اس کے حرام ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے (ھیئت استفتاء مرکزی دفتر آیت اللہ سید سیستانی قم المقدس)

آیت اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی دام ظلہ العالی

سوال: قمہ زنی کے ذریعے شعائر حسینی کے قیام اور اس روایت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ جناب زینبؑ نے اپنے سر کو محمل کے اگلے حصہ پر اس طرح مارا کہ ان کے سر اقدس سے خون جاری ہو گیا؟

جواب: قمہ زنی جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور اس کا جائز ہونا فقہاء کے درمیان مشہور ہے اور وہ روایت کہ جو جناب زینبؑ کے متعلق بیان کی گئی ہے اس کے صدور کی وثاقت کا اس سے تناقض نہیں ہے WWW.alshirazi.net

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ وحید خراسانی دام ظلہ العالی

سید الشہداءؑ کی عزاداری میں قمہ زنی کرنا اگر نفس کے لئے مضر نہ ہو تو جیسا کہ مرحوم آیۃ اللہ العظمیٰ حائری نے فتویٰ دیا ہے بغیر کسی اشکال کے جائز ہے بلکہ موجب اجر و ثواب ہے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم دام ظلہ العالی

شعائر حسینیہ میں قمہ زنی اور اسکے ہی جیسے دوسرے شعائر کہ جسے مبدء حق اور اظہارِ عاطفیت کے قصد سے انجام دیا جائے تو یہ مذکورہ اعتبار سے شرعی طور پر امورِ راجح سے ہے۔ (کتاب وحی الطف ص ۹۵ ناشر مئوسسہ الحکمۃ)

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد اسحاق الفیاض دام ظلہ العالی

سوال: عزاء سید الشہداءؑ قمہ زنی کا کیا حکم ہے؟

جواب: عزاء امام حسینؑ میں قمہ زنی جائز اور باعث ثواب ہے اس شرط کے ساتھ کہ ھدوء، استقراء، بکاء اور ہیبت کے ساتھ ہو اور اس میں کوئی بڑا ضرر بھی نہ ہو۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد صادق حسینی روحانی دام ظلہ

دس محرم کے دن یا اس کی شب میں قمہ زنی کرنے کے شعائر اور سنت مئوکدہ ہونے میں نہ کسی طرح کا کوئی اشکال ہے اور نہ ہی کوئی شبہ۔ مجھے اس عمل کی توفیق نہ ہونے پر بہت حسرت وافسوس ہے لیکن میں قمہ زنی کرنے والے جوانوں سے بہت محبت کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ قمہ زنی کرنے والوں کے ساتھ محشور کرے

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ بشیر حسین نجفی دام ظلہ العالی

میں متعدد مقامات پر کہہ چکا ہوں کہ قمہ زنی شعائر حسینیہ میں اہم اور روشن ترین مقام رکھتی ہے۔

www.alnajafi.com

آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ الصافی الگلپایگانی دام ظلہ العالی

سوال: امام حسینؑ کی مصیبت میں قمہ زنی کرنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: اگر قمہ زنی کرنے والوں کو کوئی اہم ضرر نہ پہنچے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

قمہ زنی کا فلسفہ اور شرعی حیثیت صفحہ نمبر ۱۱۶ تا ۱۲۱ مولف حجۃ الاسلام سید حسین موسوی الفالی

ناشر مدستۃ الامام امیر المومنینؑ سلطان پور بہادر روڈ، کاظمین لکھنؤ

نماز شب (تہجّد)

(قرآن واحادیث اور تعلیمات مراجع کرام کے مطابق)

کیفیتِ نماز

آیۃ اللہ فی العالمین صدر المحقّقین

شمس العلماء السید ناصر حسین صاحب ناصر الملّت طاب ثراہ

واجب اور مستحب طولانی تشہد

مرتبہ: الحاج السید علی عباس طباطبائی

آرٹ پیپر رنگین — ہدیہ ۔/۳۰

ورم زائدہ APPENDICITIS
اندھی آنت کی سوجن

از۔الحاج ڈاکٹر مظہر حسین
(بی اے بی ایم ایس) 0522-2261050

پیٹ میں آنت سے الگ مگر آنت سے لگی ہوئی ایک کیڑے کی طرح چپکی ہوئی آنت ہوتی ہے۔جس کو آنت زائدہ یا اندھی آنت کہتے ہیں۔ یہ کیوں ہے۔ ابھی تک اس کا کام Function معلوم نہ ہوسکا۔مگر یہ ہرانسان کے جسم میں پائی جاتی ہے۔جب اس میں سوجن آجاتی ہے تو اسی کو اپنڈی سائٹس Appendicites کہتے ہیں۔

علامات: اس مرض میں ناف کے اردگرد شدید درد ہوتا ہے اور مریض ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔متلی ہوتی ہے۔اور قے بھی ہوتی ہے۔نبض کی رفتار تیز ہوجاتی ہے بخار آجاتا ہے۔مرض کی زیادتی ہوجاتی ہے اور مرض کا حملہ سارے پیٹ میں ہوجاتا ہے۔ رفتہ رفتہ درد سمٹ کر داہنے پیڑو میں آجاتا ہے۔لرزہ آجاتا ہے اور بخار تیز ہوکر ۱۰۴ درجہ تک پہونچ جاتا ہے۔ داہنے پیڑو کو دبانے پر وہاں ایک ابھار معلوم ہوتا ہے اور اسکے چھونے اور دبانے سے درد ہوتا ہے۔ اس مرض میں بعض حالات میں پیشاب قطرے قطرے ہوتا ہے یا اس میں البونی آنے لگتی ہے۔دورہ کی کیفیت عموماً دو تین دن تک رہتی ہے۔لیکن مقام ماؤفہ پر درد کی کسک باقی رہتی ہے اگر زائدہ Appendix میں پیپ (مواد) پڑجائے تو مرض بہت خطرناک ہوجاتا ہے۔قبض کی شکایت ہوجاتی ہے اور پھر بار بار قے ہونے لگتی ہے اور مرض خطرناک صورت اختیار کرلیتا ہے۔جس کا انجام بھی خراب ہی ہوا کرتا ہے۔

اسباب: پرانا قبض، پیرانا گھٹیا، زائدہ پر چوٹ لگنا یا زائدہ کی نالی میں کسی لیوہ کی گھٹلی (مثلاً جامن، انگور یا سنترے کا بیج) کا پھنس جانا وغیرہ ہیں۔ دانت، ناک اور حلق کے امراض کے جراثیم پیٹ میں داخل ہوکر اس کا سبب بنتے ہیں۔ یہ مرض عموماً عمر پندرہ سال سے تیس سال کے افراد کو ہوتا ہے۔

پرہیز واحتیاط: ایلوپیتھک طریقہ علاج میں اس مرض کا علاج صرف اور صرف آپریشن ہے۔مگر بعض اوقات آپریشن کے بعد بھی مرض باقی رہتا ہے۔اور درد اور تکلیف کا سبب بنا رہتا ہے۔مگر ہومیوپیتھک علاج میں اسکی درجنوں شافی دوائیں موجود ہیں۔مریض کو آرام سے بستر پر لٹا کے رکھیں۔مقام ماؤفہ پر ینک کریں۔آنتوں کی صفائی کے لئے گرم پانی میں صابن گھول کر اینما لینا چاہئے۔مریض کو صرف آش جو (جو کا پانی) مونگ کی دال کا پانی اور دودھ دیں۔اگر قے زیادہ آرہی ہو۔تو برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چوسائیں۔اس سے آرام ہوجاتا ہے۔

علاج:Homoeo Pathic

ا۔ بیلاڈونا: Bella Donna ابتدائی حالت میں یہ بہترین دوا ہے جلد جلد دہرانے سے مرض کی شدت کم ہوجاتی

ہے اور مریض شفایاب ہوجاتا ہے۔

۲۔ ڈائسکوریا:Dios Corea اگر پہلی دوا سے فائدہ نہ ہوتو ڈائسکوریا سے مریض ٹھیک ہوجاتا ہے۔ چند خوراکیں دینے سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

۳۔ تیز درد ہونے پر اور چلنے پھرنے سے تکلیف بڑھے اور بار بار قے ہوتی ہے تو پلمبم PLUMBUM مفید ہے۔

۴۔ آرنیکا:Arnica آپریشن کے بعد اگر مرض باقی رہے تو آرنیکا سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہی دوا چوٹ لگنے میں بھی کام آتی ہے۔

۵۔ اگنٹیا AGNATIA آپریشن کے بعد بھی اگر مرض باقی رہے اور درد ہوتا رہے اور مریض میں مایوسی پیدا ہو جائے اور وہ ہر وقت مغموم رہے تو اگنٹیا ثانی دوا ہے

Biochemic Treatment

بایوکمک کی فرم فاس Ferum Phos 6 x اور میگ فاس Mag Phos 6x باری باری کھلانے سے مریض شفا پا جاتا ہے

ارشاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ابوالقاسم قشیری کہتے ہیں کہ میرا لڑکا بیمار تھا میں نے جناب رسالتمابؐ کو خواب میں دیکھا اور بیٹے کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو آیات شفا کا استعمال کیوں نہیں کرتا؟ میں نے آیات شفا لکھ کر پانی سے دھوکر پلایا وہ لڑکا بحکم خدا اور برکتِ آیات شفا سے تندرست اور صحیح و سالم ہوگیا (ص ۱۲۷۔۱۲۶ اعجاز القرآن)

آیات شفاء

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (پارہ ۱۰، سورہ توبہ آیت نمبر ۱۴)

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (پارہ ۱۱، سورۂ یونس آیت نمبر ۵۷)

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (پارہ ۱۴، سورۂ نحل آیت نمبر ۶۹)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر ۸۲)

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ (پارہ ۱۹، سورۂ شعراء، آیت نمبر ۸۰)

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

(پارہ ۲۴، سورۂ حم سجدہ، آیت نمبر ۴۴)

☆☆☆

ڈاکٹر مظہر حسین
بی اے بی ایم ایس
(Reg.No. 15754)
نوٹ: ہر طرح کے طبی مشورہ (فری) کے لئے رابطہ قائم کریں
۲۳۲/۶۴، غازی منڈی۔ چوک۔ لکھنؤ،
فون:0522-2261050 موبائل:8546023576

(ایصال ثواب فنڈ)

جامعہ عالیہ جعفریہ نوگاواں سادات میں علم دین حاصل کرنے والے بورڈنگ میں مقیم طلبہ کے انتظام طعام میں آسانی اور سہولت کی غرض سے اپنے ایک مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے **دو ہزار دوسو** روپیہ(۲،۲۰۰)ارسال فرما کر بہترین اجر حاصل کریں اور مرحوم کی روح کو شاد فرمائیں۔ جو حضرات یہ رقم ارسال کریں گے ان کے مرحوم کے لئے جامعہ عالیہ جعفریہ میں قرآن خوانی و فاتحہ خوانی اور مجلس عزاء ہر سال ہوتی رہے گی۔ جس مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے رقم ارسال کریں اُن کا نام، ولدیت اور تاریخ انتقال بلحاظ ماہ سنہ ہجری لکھیں تا کہ ہر سال اسی تاریخ میں قرآن خوانی و فاتحہ خوانی اور مجلس عزا کے ذریعہ ایصال ثواب کیا جاسکے۔ ابھی تک جن حضرات نے اس فنڈ میں حصہ لیا ہے ہم ان کے شکر گذار ہیں اور مزید توفیقات کے لئے دعا گو ہیں۔ چیک یا ڈرافٹ پر (ایصال ثواب فنڈ) لکھیں۔ مولانا سید ظل مجتبیٰ صاحب قبلہ نجفی معراج الافاضل جناب مولانا سید کوکب مجتبیٰ عابدی معراج الافاضل ابن حجۃ الاسلام مولانا سید عمار حیدر صاحب قبلہ مینیجر جامعہ عالیہ جعفریہ نوگانواں سادات ضلع بے، پی، نگر (یو، پی) انڈیا۔

خوراک فنڈ

حضرات مومنین جامعہ عالیہ جعفریہ نوگانواں سادات، ضلع امروہہ میں مفلس، نادار، غریب، یتیم، غیر یتیم، سید، غیر سید علم دین حاصل کرنے والے بیرونی طلباء کے قیام و طعام میں آسانی و سہولت کی غرض سے جو حضرات اپنے کسی مرحوم یا مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے ہر روز مجلس و فاتحہ کرانا چاہتے ہیں۔ وہ زندگی میں ایک بار پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپئے ارسال کریں۔ نیز مرحوم/مرحومہ کا نام و ولدیت ضرور تحریر کریں تا کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ہر روز مجلس و فاتحہ پڑھتے رہیں۔ حاصل شدہ رقم سے طلباء کی خوراک (طعام) کا انتظام کیا جائے گا۔ نیز چیک یا ڈرافٹ پر صرف (جامعہ عالیہ جعفریہ) لکھیں۔ لہٰذا جو حضرات اس فنڈ میں حصہ لیں گے ہم اراکین ادارہ ان کے شکر گزار رہیں گے۔

سید ظل مجتبیٰ عابدی جامعہ عالیہ جعفریہ نوگانواں سادات امروہہ
Mob.: 09319290860, 07862892110,
SBI. IFSC: SBIN0017297 A/C: 34373538509
HDFC: 0003191 A/C:50100064633002
Email:jamiaaliajafariya@gmail.com
web:www.jamyaaliyajafariya.com

کاروانِ نور

KAARWAN-E-NOOR

Chehlum
in Karbala
2018

Umrah
&
Zyarat
Tour
Lucknow, India

چہلم
کربلامیں
2018

پروگرام

Ziyarat Iran/Iraq	2018 (Arfa In Karbala)	(عرفہ کربلامیں)	2018	زیارات ایران وعراق
Husain Tekri, Agra	27 Dec. 2017		27دسمبر2017	حسین ٹیکری و آگرہ
Ziyarat Hydrabad	13 January 2018		13 جنوری 2018	زیارت کوہ مولاعلیؑ (حیدرآباد)
Umrah Macca, Madina	14 Feb. 2018		14 فروری2018	عمرہ مکہ مدینہ
Ziyarat Iran/Iraq	3-4 Shaban in Karbala		3و4 شعبان کربلامیں	زیارات عراق وایران

اخراجات کے لئے
دوماہ قبل رابطہ کریں
اور
پاسپورٹ وفوٹو 7عدد بھی
دوماہ قبل دیں

نوٹ: کاروان نور کی جانب سے (شب 9 ربیع الاول کربلا دیانت الدولہ میں) پہلا قرعہ ایران وعراق پانچ قرعہ حسین ٹیکری وآگرہ کی زیارات کے لئے اور پانچ قرعہ حیدرآباد کی زیارتوں کے لئے نکالے جائیں گے۔ ہدیہ ٹوکن 200 روپے

خادم زائرین و زیرقیادت

حجۃ الاسلام مولانا سید محمد مسلم رضوی
(قاری مسلم مندراپالوی)
شاہ نجف امامباڑہ حضرت گنج، لکھنؤ
Mob: 9454383095

حجۃ الاسلام مولانا سید نہال حیدر رضوی
(نہال مندراپالوی)
انگوری باغ، نزد درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ
Mob: 9369132117

بسمہ تعالیٰ

آپ کا اپنا دینی ادارہ

الحمدللہ جو کئی سالوں سے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بہترین اساتذہ کے ذریعہ انجام دے رہا ہے۔

اس مدرسے کے فارغ التحصیل طلاب کرام قم، مشہد مقدس، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف میں تعلیم حاصل کررہے ہیں، اور مختلف مقامات پر تبلیغ کے فرائض انجام دے رہیں اور اس مدرسے سے معلم اردو کی سند حاصل کرنے والے طلاب کرام سرکاری مدرس اور پرائیویٹ مدرس مختلف جگہوں پر تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور بعض طلاب کرام دیگر مدارس میں تعلیم حاصل کرہے ہیں

فی الوقت حوزۂ علمیہ میں (۱۶) خدمت گزار ہیں اور (۴۰) بیرونی طلاب کرام ہیں (۱۸۰) مقامی طلاب ہیں اور ماہانہ خرچ (۹۵۴۰۰) پنچانوے ہزار چارسو روپئے اور سالانہ خرچ (۱۱۴۴۸۰۰) گیارہ لاکھ چوالیس ہزار آٹھ سو روپئے ہیں۔

حوزۂ علمیہ سے قیام وطعام وکتب وشہریہ وآمدورفت کا کرایہ اور طبی سہولیات اور دیگر ضروری چیزیں دی جاتی ہیں۔

(جامعہ اردو علی گڑھ بورڈ)

(ادیب، ماہر، کامل، معلم اردو کورس)

(عربی فارسی بورڈ لکھنؤ)

منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضل کورس

اور آل انڈیا اردو تعلیم گھر لکھنؤ بورڈ، (یو،ٹی،سی،) اردو ٹیچنگ ٹریننگ سرٹیفکٹ کورس

اردو ڈپلومہ ان اردو کمپیوٹر کورس اور اردو عربی فارسی ہندی، انگلش اسپیکنگ کورس وٹائپنگ کورس

حوزۂ علمیہ کے پاس مجتہدین کرام کے اجازے حاصل ہیں۔

خمس، سہم امامؑ، سہم سادات، امام ضامن، صدقہ سلامتی امام عجل اللہ، نذر معصومینؑ، صدقہ سادات، صدقۂ غیر سادات، جان مال عزت، آبرو، ایمان کی حفاظت کے لئے صدقہ، زکوٰۃ، فطرہ، کفارہ، عقیقہ، چرم قربانی، سورۂ فاتحہ، تلاوت قرآن مجید، قضا نماز، قضا روزہ، حج کار خیر، مجلس عزا کے ذریعہ اپنے مرحومین کے نام سے ایصال ثواب اور دیگر رقوم شرعیہ سے حوزۂ علمیہ کی امداد کریں۔

بمقام: مدرسہ رضویہ جامعہ رضویہ مفتی گنج چوراہا لکھنؤ یوپی انڈیا، PIN:226003

MOB:9307077511,PH:05222998464

پرنسپل: مولانا سید ضمیر ہاشم جوادی، **09335764604**

وائس پرنسپل مولانا سید امداد علی رضوی (واعظ)، **09305789275**

انچارج: سید صابر رضا رضوی، **09335997118**

Madarsa Rizvia Jamia Rizvia A /c No. 06450200000518

Bnak of Baroda Lucknow IFSC CODE: BARB0LUCKNO

786

vkidk viuk nhuh bnkjk

अलहम्दो लिल्लाह जो कई सालों से उलूमे दीनीया के साथ साथ दुनियावी तालीम बेहतरीन असातिजा के ज़रिए अंजाम दे रहा है

इस मदरसे में फ़ारिगुल तहसील तुल्लाबे किराम कुम, मशहदे मुक़द्दस, करबलाऐ मुअल्ला, नजफ़े अशरफ़ में तालीम हासिल कर रहे हैं, और मुख़्तलिफ मुक़ामात पर तबलीग के फराएज़ अंजाम दे रहे हैं, और इस मदरसे से मुअल्लिम उर्दू की सनद हासिल करने वाले तुल्लाब किराम सरकारी मुदर्रिस और प्राइवेट मुदर्रिस मुख़्तलिफ जगहों पर तदरीस के फ़राइज़ अंजाम दे रहे हैं, और कुछ तुल्लाब किराम दीगर मदारिस में तालीम हासिल कर रहे हैं।

फिलवक्त हौजा–ए– इलमिया में (16) खिदमतगुज़ार है और (40) बैरूनी तुल्लाब किराम हैं (180) मुक़ामी तुल्लाब हैं और महाना खर्च (95,400) पनचान्नवे हज़ार, चार सौ रुपये और सालाना ख़र्च (11,44,800) गयारह लाख चवालिस हज़ार आठ सौ रूपये है।

हौजा इलमिया से क़ियाम, कुतुब–ओ–शहरिया, आमद व रफ्त का किराया और तिब्बी सहूलयात और दिगर जरूरी चीजें दी जाती हैं।

tkfe;k mnZw vyhx<+ cksMZ

अदीब, माहिर, कामिल, मुअल्लिम उर्दू कौर्स

vjch Qkjlh cksMZ y[kuÅ

मुंशी, मौलवी, आलिम, फाज़िल कोर्स

और ऑल इंडिया उर्दू तालीम घर लखनऊ बोर्ड (यू.टी.सी.) उर्दू, अरबी, फारसी, हिन्दी, इंग्लिष स्पीकिंग कोर्स व टाईपिंग कोर्स

gkSt, bfYe;k ds ikl eqtrfgnhus fdjke ds btkt+s gkfly gSA

खुम्स, सहमे इमाम अलैहिस्सलाम। सहमे सादत, इमामे जामिन, सदका सलामती इमाम ज़मान अज0, नजरे मासूमीन अ0, सदका–ए–सादात, सदका गैर सादात, जान माल इज्जत आबरू ईमान की हिफाज़त के लिए सदक़ा, ज़कात, फित्रा, कफ़्फ़ारा, अक़ीक़ा, कुर्बानी, कुर्बानी की खाल, सूरऐ फातिहा, तिलावते कुरआने मजीद, क़ज़ा नमाज़, क़ज़ा रौजे, हज़, कारे खैर, मजलिसे अज़ा के जरिए अपने मरहूमीन के नाम से ईसाल–व–सवाब और दीगर रकूमे षरईया से हौज़ा–ए–इल्मिया की मदद करें।

cedke%enjlk fjt+fo;k tkfe;k fjt+oh;k
eq¶rhxat pkSjkgk] y[kuÅ ;wih bafM;kA पिनः **226003**
PH:05222998464 MOB:09307077511
प्रिंसिपलःमौलाना सै0 ज़मीर हाशिम जव्वादी,09335764604
वाइस प्रिंसिपल मौलाना सै0 इमदाद अली रिज़वी (वाएज़),9305789275
इंचार्जः सै0 साबिर रज़ा रिज़वी,9335997118
Madarsa Rizvia Jamia Rizvia A/c No. 06450200000518

آیات شفاء و مجرب دعائیں

عالیجناب مرزا حیدر عباس صاحب مرحوم

برائے سر درد:۔ تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو انشاء اللہ شفا ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَسۡمَآئِکَ الۡحُسۡنٰی یَا نُوۡرَ النُّوۡرِ یَا خَالِقَ النُّوۡرِ یَا مُنَوِّرَ النُّوۡرِ یَا نُوۡرَ کُلِّ نُوۡرٍ یَا نُوۡرَ لَیۡسَ مِثۡلَہٗ نُوۡرٌ یَا نُوۡرَ اَقۡبَلَ کُلِّ نُوۡرٍ یَا نُوۡرُ یَا نُوۡرَ بَعۡدَ کُلِّ نُوۡرٍ فِی النُّوۡرِ سُبۡحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ خَالِصًا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیۡرُ یَا مُجِیۡرُ یَا مُجِیۡرُ

برائے درد سر و بخار: صبح و شام پانچ بار مریض پر دم کرے انشاء اللہ آرام پائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاَلۡقَتۡ مَا فِیۡهَا وَ تَخَلَّتۡ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ

(سورۂ انشقاق آیت ۴،۵)

برائے درد شقیقہ: سورۂ کوثر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ آرام پائے۔

آدھے سر درد کیلئے: سورج نکلنے سے پہلے یہ دعا مریض کے سر پر پڑھے اور دم کرے اور یہی لکھ کر مریض کے سر پر باندھے انشاء اللہ آرام پائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِحُرۡمَةِ الشَّفِیۡعِ الۡاَکۡبَرِ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَةِ شَفِهٖ

برائے درد شقیقہ: بہ حکم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا مریض پر دم کرے۔ انشاء اللہ شفایاب ہو۔

یَا مَنۡ سَکَنَ لَهٗ فِی اللَّیۡلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ط

کند ذہنی کیلئے:

اکیس دن زعفران سے لکھ کر پلائے انشاء اللہ ذہین ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۷﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾ (سورہ طٰہٰ)

تیزیٔ ذہن و یادداشت کیلئے: مندرج ذیل اسمائے مبارکہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اکیس ۲۱ دن پلائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا رَبَّ مُوۡسٰی وَ هَارُوۡنَ وَ عِیۡسٰی ط

چکر کیلئے:۔ گیارہ بار مریض کے ماتھے پر لکھے اور گیارہ بار پانی پر دم کر کے پلائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾

ضعف دماغ کیلئے: مندرج اسم مبارک سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ: یَا قَوِیُّ

زیادتی حافظہ کیلئے:۔ روٹی کے ٹکڑے پر بالترتیب لکھ کر نہار منھ کھلائے مگر اس کو ہفتہ (شنبہ) سے شروع کرے انشاء اللہ حافظہ تیز ہو

شنبہ (ہفتہ)	فَتَعَالَی اللّٰهُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ
یکشنبہ (اتوار)	ب

دوشنبہ (پیر)	سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى
سہ شنبہ (منگل)	إِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى
چہارشنبہ (بدھ)	لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ
پنجشنبہ (جمعرات	اِنَّ عَلَيْنَا
جمعہ	فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ

خلل دماغ کیلئے:۔

شب میں یہ دعا پڑھے اور پلائے انشاء اللہ فائدہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْ مَنَامِيْ وَ فِيْ يَقْظَتِيْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ جَلَالِهٖ مِمَّا اَجِدُ وَ اَحْذَرُ ط

ذہن کی خرابی و یادداشت واپس لانے کیلئے:۔

بادام پر ہزار بار پڑھے اور صبح دو پہر شام ایک ایک بادام کھلائے اکیس ۲۱ دن تک انشاء اللہ فائدہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلَّا سَابِقِ لِخَلْقِ نُوْرِهٖ وَ رَحْمَةِ لِّلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

نزلہ و زکام کیلئے:۔ پڑھ کر دم کرے اور پلائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ ○ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ ○ سَلَامٌ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ ○ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هَارُوْنَ ○ سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسِيْنَ ○ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ وَ سَلَّمَا ط

نکسیر پھوٹنے کیلئے:۔

یہ دعا پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ روانی خون بند ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى يَا خَالِقُ يَا صَادِقُ يَا فَارِقُ يَا دَافِعُ يَا رَازِقُ يَا شَافِعُ يَا سَابِقُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ○

آشوب چشم کیلئے:۔

یہ دعا ۳ بار پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ شفا ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ نُوْرَ بَصَرِيْ وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ وَ اَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَ انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ۔

برائے ضعف بصر: آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اس آیہ رحمت کو تین مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی کی تلاوت کر کے دم کرے انشاء اللہ روشنی زیادہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُعِيْذُ نُوْرَ بَصَرِيْ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفَأُ

رتوندھی کیلئے:۔ کلونجی پر گیارہ مرتبہ پڑھے اور گیارہ دانے کلونجی کے مریض کو دے انشاء اللہ مرض جاتا رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْحَقُّ النُّوْرُ يَا عِمَانُوْيِلُ يَا عِمَانُوْيِلُ يَا عِمَانُوْيِلُ

جس کو نیند نہ آتی ہو:۔ یہ آیت پانچ سو مرتبہ پانی پر پڑھ کر پلائے انشاء اللہ نیند آجائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَ النَّوْمَ سُبَاتًا وَ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا (سورہ فرقان ۴۷)

درد دنداں:۔ یہ کلمات سات مرتبہ دانت کے درد کے مقام پر دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقُوْنَ يَلْقُوْنَ تَلْقُوْنَ پالنے والے بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ شفا عطا فرما۔

فہرست کتب عباس بک ایجنسی اردو مطبوعات

قرآن مجید مترجم	مولانا فرمان علی (رنگین)	۳۵۰/-
قرآن مجید	مولانا فرمان علی (بلیک)	۳۰۰/-
قرآن المبین تفسیر المتقین	ترجمہ امداد حسین کاظمی مشہدی	۳۵۰/-
مقبول قرآن دو جلدیں مع ضمیمہ	مولانا مقبول احمد صاحب دہلوی	۵۰۰/-
تفسیر نمونہ ۱۵ جلدیں	آیۃ اللہ ناصر مکارم الشیرازی	۴۵۰۰/-
میزان الحکمت ۸ جلدیں	آیۃ اللہ محمدی ری شہری	۲۴۰۰/-
صحیفہ کاملہ مترجم	علامہ مفتی جعفر حسین صاحب	۲۰۰/-
صحیفۂ علویہ مولائے کائنات کی دعاؤں کا مجموعہ		۱۷۰/-
صحیفۂ مہدیہ	علامہ سید مرتضیٰ مجتہدی قم	۱۵۰/-
تحفۃ العوام جدید	مولانا سید زوار حسین صاحب قبلہ ہمدانی	۱۸۰/-
وظائف الابرار مترجمہ	مولانا فرمان علی صاحب	۱۰۰/-
وظائف الابرار بڑی	مولانا فرمان علی صاحب	۱۴۰/-
نہج الفصاحت خطبات اقوال خطوط پیغمبر اسلام		۲۲۵/-
نہج البلاغہ: مع خطبہ معجزہ (بغیر الف بغیر نقطہ) مترجم علامہ مفتی جعفر حسین		۳۰۰/-
نہج البلاغہ جدید ترتیب	سید علی حسنین رضوی	۳۵۰/-
نہج الاسرار من کلام حیدر کرار	آیۃ اللہ رضا آقا دام ظلہ	۲۵۰/-
توبہ:	آیۃ اللہ دستغیب شیرازی	۲۰/-
استعادہ	" "	۶۰/-
قلب سلیم	"	۱۵۰/-
گناہان کبیرہ اول و دوم	" "	۴۰۰/-
تربیت اولاد (اضافہ شدہ اڈیشن)	مولانا جان علی شاہ کاظمی	۵۰/-
اولین موذن اسلام حضرت بلال:	سعید عین آبادی	۵/-
جناب فضہ:	مولانا راحت حسین ناصری	۱۰/-
مجالس عظیم آخری عشرہ (۱۲ مجلس)	مولانا سید کلب عابد صاحب	۵۰/-
سیرت امیر المومنین جلد اول، دوم:	مفتی جعفر حسین صاحب	۴۵۰/-
تحفۃ الابرار: ترجمہ جامع الاخبار	شیخ صدوق	۶۰/-
الخلافاء اول، دوم (الجواب المرتضیٰ)	فروغ کاظمی	۱۲۰/-
تفسیر کربلا (مجلد)	فروغ کاظمی	۱۲۰/-
حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت:	فروغ کاظمی	۶۰/-

فتنہ وہابیت (مجلد)	" "	۷۰/-
سیدہ سکینہؑ	" "	۵۰/-
حقیقت تبرا	" "	۱۲/-
جدید شریعت	" "	۱۰/-
تفسیر اسلام (ابتدائے افرینش سے ظہور امام تک کے حالات)		۳۵۰/-
لعین ابن لعین	فروغ کاظمی	۶۰/-
جنات وشیاطین	علامہ فروغ کاظمی	۶۰/-
شاہان اودھ اور شیعیت	علامہ فروغ کاظمی	۱۰۰/-
عرفان امامت (حالات امام زمانہ)	ظفر عباس کشمیری	۱۲۰/-
آل محمد کا دیوانہ بہلول دانہ	سیدہ عابدہ نرجس	۳۰/-
تاجدار وفا (حالات حضرت عباسؑ مع تاریخ درگاہ حضرت عباس لکھنؤ)		۲۵/-
البیان (تفسیر سورۃ الحمد	سید ابو القاسم الخوئی	۳۰/-
احسن المجالس	ڈاکٹر شبیہ الحسن نونہروی	۸۰/-
حکومت الٰہیہ	سید امتیاز حیدر پرتاپ گڑھ	۶۰/-
نماز کی گہرائیاں	آیۃ اللہ خامنہ ای دام ظلہ	۵۰/-
چودہ ستارے	نجم الحسن کراروی	۱۸۰/-
حیات القلوب (۳ جلدیں)	علامہ مجلسیؒ	۷۰۰/-
اوم اور علیؑ	سید محمود گیلانی (سابق اہل حدیث)	۱۰/-
ایلیا	" "	۱۲/-
انتقام خونیں یا خروج مختار	محمد علی افجہ ای	۱۵/-
انسان معاصرہ اور قرآن	علامہ طالب جوہری	۶۰/-
انسانیت کا الوہی منصور	علامہ طالب جوہری	۸۰/-
عالمی معاشرہ اور قرآن	علامہ طالب جوہری	۸۰/-
اساس آدمیت اور قرآن	علامہ طالب جوہری	۷۰/-
تہذیب نفس اور تہذیب حاضر	علامہ طالب جوہری	۸۰/-
اساس علم کتاب الٰہی	علامہ طالب جوہری	۸۰/-
میزان ہدایت اور قرآن	علامہ طالب جوہری	۸۰/-
قرآن اور سائنس	مولانا کلب صادق صاحب	۸۰/-
حقیقت دین	مولانا کلب صادق صاحب	۱۰۰/-

اسلام میں علم کی اہمیت	مولانا کلب صادق صاحب	۱۲۰/ر
خطبات نماز جمعہ	مولانا کلب صادق صاحب	۱۰۰/ر
خاندان رسالت خطیب اکبر: مولانا مرزا اطہر صاحب		۱۰۰/ر
حسین وارث انبیاء	مولانا مرزا اطہر صاحب	۶۰/ر
مجالس اجتہادی	علامہ نصیر اجتہادی (پاکستان)	۶۰/ر
اسلام کا نظام خانوادگی	مولانا سعید اختر صاحب	۳۰/ر
صرف ایک راستہ	عبدالکریم مشتاق (پاکستان)	۸۰/ر
حقائق القرآن	امتیاز حیدر پاتاپ گڑھ	۴۰/ر
حیات بعد از موت	امتیاز حیدر پاتاپ گڑھ	۴۵/ر
وظائف القرآن (قرآن سورہ جلی حروف) مولانا فرمان علی صاحب		۴۵/ر
علوم القرآن	مولانا محمد ہارون زنگی پوری	۳۰/ر
امامیہ نماز (باتصویر)	مولانا سید منظور حسین نقوی	۳۰/ر
اسلام اور جنسیات	ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی	۵۰/ر
کائنات روش (مراثی)	باقر علی خان روش	۴۰/ر
منازل آخرہ (مرنے کے بعد کیا ہوگا) شیخ عباس قمی		۴۰/ر
اٹھو خون حسین کا انتقام لو	سیدہ عابدہ نرجس	۴۰/ر
مولا علی	کوثر نیازی و کلب صادق صاحب	۴۰/ر
خطبات جناب زینب:	علامہ ابن حسن نجفی (پاکستان)	۴۰/ر
معجزہ اور قرآن	علامہ ضمیر اختر نقوی (پاکستان)	۱۰۰/ر
روحوں کا سفر	محمد عباس قمر زیدی	۳۰/ر
اسرار الٰہی	ماسٹر امتیاز حسین اترولوی	۱۵/ر
امام جعفر صادق اور سائنسی انکشافت ۲۳ یورپی دانشوروں کی تحقیق		۶۰/ر
بیان حق	مظہر الحق فاضل دیوبند	۵۰/ر
تہذیب الاسلام	علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ	۱۸۰/ر
مراثی جوش	جوش ملیح آبادی	۶۰/ر
رب العالمین دعا اور انسان محمد علی سید		۳۵/ر
کنز الاسرار (جدید)	ماسٹر امتیاز حسین اترولوی	۲۵/ر
نجم العزاء تاریخ وار نوحوں کا مجموعہ بدر النساء		۷۵/ر
بدالعزاد تاریخ وار نوحوں کا مجموعہ بدر النساء		۸۰/ر
گلدستہ مراثی	مرتبہ بدر النساء	۸۰/ر
نہج البلاغہ کی سیر	انیس فاطمہ، شبنم جعفری	۲۲/ر

نفس مطمئنہ	آیۃ اللہ دستغیب شیرازی	۵۰/ر
کتاب الخصال	شیخ صدوق علیہ الرحمہ	۱۰۰/ر
انتخاب میر انیس ۱۴ مرثیے ۲۳ سلام، ۹۶ رباعیات نوحے		۹۰/ر
مظلومہ کربلا (حالات جناب زینبؑ) سید محمد حسین، جعفری		۸۰/ر
شفاعت	اقبال حید رحیدری قمی	۶۰/ر
وسیلہ	حجۃ الاسلام اقبال حید رحیدری	۴۵/ر
درس اخلاق	علامہ دستغیب شیرازی	۵۰/ر
ذکر الثقلین (جلد اول): مولانا سید حفاظت حسین صاحب بھیک پوری		۸۰/ر
ذکر الثقلین (جلد دوم):	مولانا سید حفاظت حسین بھیک پوری	۱۰۰/ر
آفتاب ظہور مہدی	مولانا سید علی حسن اختر صاحب	۴۰/ر
مسجد (مقصد تقاضے ذمہ داریاں) سید شرف الدین موسوی		۲۵/ر
مبلغ اعظم	مولانا محمد اسماعیل صاحب	۵۰/ر
گفتار محسن	علامہ محسن نقوی شہید	۹۰/ر
حق و باطل	علامہ مرتضیٰ مطہری	۵۰/ر
اسلام میں خواتین کے حقوق علامہ مرتضیٰ مطہری		۱۰۰/ر
اجساد جاوداں (تروتازہ مردے) علی اکبر مہدی پور		۳۰/ر
کرشمہ جعفر	ہمایوں مرزا لکھنوی	۳۰/ر
تعقیبات نماز پنجگانہ مجلد	مولانا سید نذر محمد صاحب	۴۵/ر
حدیث کساء منتخب دعائیں جلی حروف میں		۱۲/ر
تعقیبات نماز (پاکٹ)		۷/ر
زاد آخرت		۱۲/ر
دعائے کمیل ۱۲	دعائے ندبہ	۱۵/ر
چہاردہ معصومینؑ ۲۵/ر	پنج سورہ جلی حروف رنگین	۲۵/ر
حدیث کساء و زیارات		۱۰/ر
دعائے معراج دعائے عہد ۶/ر ذریعہ نجات		۲۰/ر
نماز دینیات مع اوقات نماز مولانا فرمان علی صاحب		۱۰/ر
اہلبیتؑ فی القرآن:	آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد صادق شیرازی	۱۵۰/ر
علی فی القرآن	آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد صادق شیرازی	۱۸۰/ر
ایسا ہی ہے حکم اسلام کا	” “	۱۵/ر
رمضان تعمیر و ترقی کا مہینہ	” “	۱۸/ر
تاریخ شیعیان علی	علی حسین رضوی	۲۰۰/ر

آسان مسائل	م۔ وحیدی	۴۰/ـ
آسان عقائد اول۔	دوم گروہ دانشمندان	۱۵۰/ـ
الامام الجواب المرتضیٰ	مجتبیٰ علی خاں ادیب الھندی	۵۰/ـ
قیامت صغریٰ	محمد عباس صاحب قمر زیدی	۵۰/ـ
جزیرہ برمودہ	” “	۳۵/ـ
شہدائے کربلا	علامہ ضمیر نقوی	۱۲۰/ـ
طب نبی اکرم	حیدر مہدی صاحب	۳۰/ـ
امتحان ہے خون کا	آیۃ اللہ شیخ محمد نجوانی	۳۰/ـ
عالم برزخ	” “	۲۵/ـ
سچے واقعات	” “	۴۰/ـ
سیرت فاطمہ زہرا	سلطان مرزا صاحب	۸۰/ـ
توضیع المسائل	آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی	۱۳۰/ـ
توضیع المسائل	آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای	۱۶۰/ـ
اعمال حج	سید علی سیستانی دام ظلہ العالی	۱۰/ـ
وظائف ناد علی (مرتب)	حیدر عباس صاحب	۱۵/ـ
روح الحیاۃ	علامہ مجلسی علیہ الرحمہ	۲۰۰/ـ
علامات ظہور مہدی	علامہ طالب جوہری صاحب	۱۰۰/ـ
سلیم بن قیس ہلالی،	تاریخ کی قدیم کتاب	۸۰/ـ
اسلام میں تعلیم و تربیت	علامہ مرتضیٰ مطہری	۷۰/ـ
حضرت علیؑ کے فیصلے	محمد وصی خاں	۸۰/ـ
مقالات سید العلماء اول و دوم	مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ	۱۲۵/ـ
مذہب اور عقل	مولانا سید علی نقوی صاحب قبلہ	۴۰/ـ
احسن العقائد، باب ہادی عشر	علامہ حلی	۸۰/ـ
اوقات نماز مرتبہ	مولانا ادیب الھندی	۵/ـ
وظائف الصالحین	سید آصف حسین رضوی	۳۰/ـ
عورت پردے کی آغوش میں مرتضیٰ مطہری		۸۰/ـ
زیارت عاشورہ آثار و فوائد	کرار حسین اظہری مبارک پوری	۶۰/ـ
حکومت وولایت خدا رسول ائمہ وزیر عباس حیدری قم		۵۰/ـ
کتاب الشیعہ فخر السلام	سید رضا امام رضوی	۱۲/ـ
جلاء العیون (جلد اول و دوم) علامہ مجلسیؒ		۴۰۰/ـ
تعبیر الرویا خواب نامہ	علامہ مجلسی	۵۰/ـ

تحفۃ الزاکرین	سید افسر حسین رضوی مشہدی	۴۵/ـ
ذخیرہ عملیات ترجمہ	الحاج سید عبدالواحد کربلائی	۱۲۰/ـ
مخزن عملیات ترجمہ	الحاج سید عبدالواحد کربلائی	۱۲۰/ـ
قرآنی عملیات اول و دوم	آقا محمد تقی ابن محمد باقر	۱۳۰/ـ
کلید عملیات مولوی	سید برکت علی شاہ	۸۰/ـ
مجلس شبیر	مولانا شبیر حسین نجفی	۵۰/ـ
مجھے راستہ مل گیا (مجلد)	ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی	۸۰/ـ
گلشن معرفت	سید امام رضا رضوی	۳۰/ـ
نفس المھموم (واقعات کربلا)	شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ	۳۰۰/ـ
مقتل ابی مخنف	(قدیم مقتل) (واقعات کربلا)	۹۰/ـ
لہوف	سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ	۴۰/ـ
دین حق مذہب اہلبیتؑ	عبدالحسین شرف الدین موسوی	۲۰۰/ـ
نہج البلاغہ سے منتخب نصیحتیں	بنیاد نہج البلاغہ	۵۰/ـ
مولائی داستانیں	دستغیب شیرازی	۷۰/ـ
ثامن الائمہؑ امام رضا کے زریں اقوال مع شرح		۶۰/ـ
عروج السعادہ معراج السعادہ	علامہ احمد نراقی	۲۰۰/ـ
قرآنی آیات سائنسی انکشافات	نور باکی (ترکی)	۹۰/ـ
تاریخ اسلام مکمل ۴ جلدیں	علامہ سید علی نقوی طاب ثراہ	۱۵۰/ـ
باقیات وصالحات سال بھر کے اعمال و دعائیں۔	کرار اظہری	۱۲۰/ـ
عالم عجیب ارواح	حسن ابطحی	۸۰/ـ
خطبات فاطمہؑ زہرا	علامہ ابن حسن نجفی دام ظلہ	۵۰/ـ
تفسیر فرات علامہ فرات	علی ابن ابراہیم کوفی	۱۲۰/ـ
انوار خمسہ (مجلس)	مقدس زنجانی ایران	۲۰۰/ـ
مقتل محسن	انصاری ایران	۳۰/ـ
ظلمت سے نجات	محمد وحیدی ایران	
(لعنت قرآن حدیث، و تاریخ کی روشنی میں)		۱۰/ـ
اسلامی جنرل نالج	مولانا سید شہوار حسین امروہوی	۵۰/ـ
دعائے عرفہ۔ ۱۵ دعائے جوشن کبیر		۱۵/ـ
در نجف قطعات امام علیؑ مرتبہ	عباس رضا نیر	۱۲/ـ
چراغ حرا قطعات (پیغمبر اسلام)	” “	۱۲/ـ
جدید فقہی مسائل	آیۃ اللہ سید علی سیستانی دام ظلہ العالی	۹۰/ـ

مناسک حج مجلد ” ” ۷۰/-
دنیائے جوان آیۃ اللہ سید محمد فضل اللہ دام ظلہ ۶۰/-
دوستی اور دوست ” ” ۳۰/-
ولایت غدیر ” ” ۴۰/-
معاد (قیامت) آیۃ اللہ سید عبدالحسین دستغیب ۶۰/-
توحید الائمہ مولانا ہارون صاحب قبلہ زنگی پوری ۹۰/-
طب اسلامی اور جدید میڈیکل سائنس جواد باہنر ۷۰/-
جہاد بالنفس وسائل الشیعہ شیخ حر عملی طاب ثراہ ۱۲۰/-
ذخیرہ قصص مولانا مطہر حسین صاحب مظفر نگر ۲۵/-
تفسیر امام حسن عسکریؑ آثار حیدری ۱۵۰/-
عرفان مودت پروفیسر مجتبیٰ موسوی ۲۰/-
معیار تقویٰ علامہ عرفان حیدر عابدی ۶۵/-
اطاعت رسولؐ علامہ عرفان حیدر عابدی ۷۰/-
صراط مستقیم علامہ عرفان حیدر عابدی ۶۰/-
مقصد بعثت رسولؐ علامہ عرفان حیدر عابدی ۶۰/-
خطیب شام غریباں علامہ عرفان حیدر عابدی ۶۰/-
بنائے الا الہ الا اللہ علامہ عرفان حیدر عابدی ۶۰/-
سپر مین ان اسلام ۲۳ یورپی دانشوران کی تحقیق ۲۵۰/-
تحفۂ غدیر چالیس حدیث محمود شریفی دام ظلہ العالی ۱۵/-
کرامات و معجزہ ات امام رضا کرار حسین اظہری مبارک پوری ۶۰/-
آداب فضائل زیارت امام حسین کرار حسین اظہری ۳۵/-
حضرت علیؑ اور انکے سیاسی حریف شاہد زعیم فاطمی فاضل دیوبند ۵۰/-
کنوز المعجزات شیخ حسین ابن عبدالوہاب ۸۰/-
عیون المعجزات علامہ شیخ حسین ابن عبدالوہاب ۵۰/-
قرآن اور امام حسینؑ علامہ محسن قرائتی (ایران) ۱۵/-
احسن القصص داستان حضرت یوسف علیہ السلام ۲۰/-
عقیدہ اور عمل علامہ سید فاضل موسوی ۶۰/-
بحر مودت مولانا سید جمیل احمد النقوی ۵۰/-
لہو کی پکار مولانا مظاہر علی صاحب ۳۰/-
پردہ اٹھتا ہے شاہد زعیم فاطمیؔ فاضل دیوبند ۵۰/-
شریعت بدل نہیں سکتی مولانا سید علی نقوی طاب ثراہ ۸۰/-

اولی الامر کون؟ (مجموعہ تقریر) علامہ نسیم عباس رضوی ۸۰/-
احسن التقویم علامہ السید عبداللہ شبّر مترجم مولانا موسیٰ رضا ۸۰/-
(قرآن وحدیث واقوال ائمہ معصومینؑ کی روشنی میں)
ارتباط نبوت اور امامت مولانا شفیق حسین شفق ۴۵/-
تحقیقی دستاویز مطالعات اسلامی (پاکستان) ۷۰۰/-
نسیم بہشت شیخ صدوق علیہ الرحمہ ۲۰۰/-
ہو جاؤ سچو کے ساتھ علامہ ڈاکٹر تیجانی ۸۰/-
تاریخ اسلام عہد رسالت اول گروہ نگارش ۷۰/-
تاریخ اسلام عہد امامت دوم گروہ نگارش ۸۰/-
حضرت عائشہ کا کردار علامہ مرتضیٰ عسکری ۱۷۰/-
کوکب درّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی ۲۰۰/-
منظر منظر خون (مراثی) طیبؔ کاظمی ۱۵۰/-
نوائے نینوا (سلام) جرارؔ اکبر آبادی ۱۰۰/-
ارمغان مودت (قصائد) جرار اکبر آبادی ۱۵۰/-
فیض مودت عارف رضا عارفؔ ۵۰/-
مراثی انیس (چار جلدیں) مکمل کلام انیسؔ ۴۵۰/-
دربار اہلبیتؑ سید سرکار آغا سرکارؔ ۱۵۰/-
کلیات تپش مولانا سید سعید اختر صاحب گوپالپوری ۱۰۰/-
دید و دریافت مولانا سید عید اختر صاحب گوپالپوری ۷۰/-
سوزِ کربلا (دو جلدیں) بہترین مرثیوں کا مجموعہ ۲۴۰/-
مقام قرآن وعترت شیخ علی نمازی شہرودی ۶۰/-
ذبح عظیم ڈاکٹر طاہر القادری ۶۰/-
السیف لعجلی منکر ولایت علی اعلان۔غدیر ڈاکٹر طاہر القادی ۵۰/-
مجالس المومنین شہید ثالث نور اللہ شوشتریؒ ۳۰۰/-
ذکر العباسؑ مولانا نجم الحسن کراروی ۱۵۰/-
حضرت علی کا نظام حکومت علامہ ابن حسن جارچوی ۱۵/-
ولادت امام مہدی آیۃ اللہ بشیر نجفی ۴۰/-
آیت اور ہدایت پروفیسر عبدالحکیم ۵۰/-
۱۱۰ سوال وجواب ناصر مکارم شیرازی ۱۸۰/-
آداب معاشرات گروہِ نگارش ۵۰/-
چراغاں مجموعۂ قصائد مرزا محمد اشفاق صاحب ۶۰/-

زیارت ناحیہ اور دعائے ندبہ زیارت آل یٰسین		۴۰/-
دریا چودہ لہروں کا	عباس رضا نیر جلال پوری	۸۰/-
عبرت انگیز واقعات	سید محمد تہرانی آیۃ اللہ	۸۰/-
مجالس شیخ صدوق (امالی)	شیخ صدوق علیہ الرحمہ	۱۷۰/-
صدائے کربلا (مراثی)	مرتبہ ڈاکٹر ماجد رضا عابدی	۱۷۰/-
ائمہ اہلبیتؑ اور ارتقائے دین۔	علامہ مرتضیٰ عسکری دو جلدیں	۳۶۰/-
مجید البیان کی تفسیر والقرآن	مولانا مسرور حسین	۲۰۰/-
اعترافات صحیح بخاری	مولانا عباس ارشاد نقوی	۲۵/-
مجالس خواہران	سیدہ حسن بانو	۸۰/-
گوہر غم	سیدہ غدیر فاطمہ جعفری	۱۰۰/-
مجالس خواتین	مولانا سید ظفر حسن مرحوم	۱۰۰/-
آنسو کی بارہ لڑیاں	کنیز مہدی صاحبہ	۴۵/-
تسکین روح	محمد علی ساگر والا	۶۰/
حق اور باطل	خطیب الایمان مولانا مظفر حسین طاہر جرولی	۷۰/-
اسلام اور مسلمان	خطیب الایمان مولانا مظفر حسین طاہر جرولی	۷۰/-
اسلام اور عزاداری	خطیب الایمان مولانا مظفر حسین طاہر جرولی	۳۵/-
الدمعتہ الساکبہ (جلد اول دوم سوم)	آقائے محمد باقر دہدشتی	۷۵۰/-
ایمان ابوطالبؑ (دو جلدیں)	صائم چشتی	۳۰۰/-
البتول	صائم چشتی	۱۵۰/-
علیؑ سے دشمنی کیوں	آغا سید عابد حسین جعفری	۶۵/-
علیؑ تو علیؑ ہے	علامہ علی نقی	۱۰۰/-
ینابیع المودہ	علامہ قندوزی قسطنطنیہ	۳۰۰/-
کتاب کربلا	علامہ طالب جوہری	۱۵۰/-
معالی السبطین (دو جلدیں)	سید محمد سرما مازندانی	۳۰۰/-
چالیس مجلس	مولانا قائم مہدی بارہ بنکوی	۷۰/-
دامن مراد (مناجات و معجزات)		۵۰/-
نور العزاء (تاریخ وار نوحوں کا مجموعہ)	ڈاکٹر نور النساء	۸۰/-
سوانحیات سلاطین اودھ جلد اول	سید کمال الدین حیدر	۳۵۰/-
قیصر التواریخ جلد دوم (قدیم تاریخ اودھ)		۳۵۰/-
وحی الٰہی تحافظ رسالت	مولانا غضنفر عباس طوسی	۶۰/-
غدیر اہلسنت کی نظر میں	مولانا رضا جبران	۱۶۰/-

مولود کعبہ	مولانا سعادت حسین خاں صاحب	۴۰/-
توشۂ آخرت	مولانا کرار حسین اظہری	۳۵/-
کلام اصغر	بیاض انجمن ناصر العزاء	۱۷۰/-
مفاتیح الجنان	علامہ سید ذیشان حیدر جوادی صاحب قبلہ	۳۵۰/-
نقوش عصمت	علامہ سید ذیشان حیدر جوادی صاحب قبلہ	۲۰۰/-
مطالعہ قرآن	علامہ سید ذیشان حیدر جوادی صاحب قبلہ	۲۰۰/-
تاریخ احمدی	نواب پریاواں	۲۰۰/-
اذان میں ولایت علیؑ	مولانا موسیٰ رضا یوسفی	۲۵/-
مناقب آل ابیطالبؑ	علامہ شہر آشوب	۴۱۰/-
نظام زندگی	مولانا سید علی نقوی صاحب	۶۰/-
متعہ اور اسلام	مولانا سید علی نقی صاحب	۶۰/-
مسلم پرسنل لاء	مولانا سید علی نقوی صاحب	۶۰/-
اسلام کی حکیمانہ زندگی	مولانا سید علی نقوی صاحب	۴۰/-
تحریف قرآن کی حقیقت	مولانا سید علی نقوی صاحب	۳۵/-
لاتفسدو فی الارض	مولانا سید علی نقوی صاحب	۳۵/-
ردِ وہابیت	مولانا سید علی نقوی صاحب	۳۵/-
مقدمہ تفسیر القرآن	مولانا سید علی نقوی صاحب	۴۰/-
اسوۂ حسینیؑ	مولانا سید علی نقوی صاحب	۳۵/-
معراج انسانیت	مولانا سید علی نقوی صاحب	۳۶/-
نظام ازدواج ہمارے رسول اور قیود	مولانا سید علی نقوی صاحب	۳۵/-
سجدہ گاہ	مولانا سید علی نقوی صاحب	۱۵/-
بہتان مرد مومن حضرت ابوطالبؑ پر	ابن حیدر	۱۰۰/-
ثقلین	مولانا سید علی رضوی	۱۵۰/-
عقد ام کلثوم	مولانا سید حیدر صاحب	۴۰/-
اسرار عمل عاشورہ	مولانا محمد حجت صاحب	۲۵/-
نور الحق	مولانا سید علی رضوی گوپالپوری	۱۰۰/-
اہتمام حجت	مولانا سعید اختر صاحب	۱۰۰/-
متاع رباب	مولانا مقبول احمد صاحب	۲۰/-
ام المومنین عائشہ	مولانا سید کرار حسین	۱۵۰/-
بحار الانوار ائمہ معصومینؑ کے حالات ۱۲ جلدیں		۱۳۷۵/-
بحار الانوار ائمہ حالات حضرت علیؑ ۵۳ و ۳۶ جلدیں		۴۰۰/-

علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی کی مجموعۂ تقاریر اور تحقیقی اور تاریخی کتابیں، عمدہ طباعت مناسب ہدیہ

معجزہ اور قرآن (اردو)	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۰۰/-
معجزہ اور قرآن (ہندی)	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۰۰/-
عظمت صحابہ (عشرۂ مجالس)	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۲۰/-
ولایت علیؑ ابن ابی طالب	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۲۰/-
احسان اور ایمان	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۵۰/-
امام اور امت	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۲۰/-
ظہور امام مہدی	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۲۰/-
حضرت علیؑ میدان جنگ میں	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۲۰/-
ذوالجناح	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۸۰/-
قاسم ابن حسن	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۸۰/-
حضرت ام البنینؑ	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۲۰۰/-
حضرت فاطمہ زہراؑ	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۳۵۰/-
شہید علمائے حق	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۶۰/-
غم امام حسین اور عزاداروں کی شفاعت	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۷۵/
حضرت امام حسنؑ کی فتح اور خدا کے دشمنوں کی شکست	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۶۰/-
حضرت زینب کبریٰ اور تاریخ ملک شام	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۷۵/-
مجالس محسنہ (سفینۂ نجات)	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۸۰/-
مجالس محسنہ (راہِ نجات)	والدہ علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۸۰/-
کتاب حکمت اور ملک عظیم	علامہ رشید ترابی	۵۰/-
علم معصوم	علامہ رشید ترابی	۶۰/-
قیامت اور قرآن	علامہ رشید ترابی	۶۰/-
توحید اور شرک	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۶۰/-
عظمت ابوطالبؑ	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۳۰/-
اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۳۰/-
تاریخ شیعیت	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۵۰/-
قاتلان حسین علیہ السلام کا انجام	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۷۵/-
قرآن کی قسمیں وحروف مقطعات	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۷۰/-
علم زندگی ہے	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۷۵/-
اقوام عالم اور عزاداری	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۵۰/-
معرفت الٰہی اور سیرت معصومینؑ	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۴۰/-
جناب شہربانوؑ	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۵۰/-
ذوالفقار	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۳۰/-
شہزادۂ علی اصغرؑ	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۳۰۰/-
سوانح حضرت ام کلثومؑ	علامہ ڈکٹر ضمیر اختر نقوی	۲۵۰/-
عظمت جناب زینب سلام اللہ علیہا	علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی	۱۵۰/-
کمال الدین وتمام العمہ	شیخ صدوق علیہ الرحمہ	۳۰۰/-
معراج خطابت	علامہ سید علی نقی صاحب	۳۵۰/-
تمنائے رسولؐ	غلام حسین زینلی	۸۰/-
شادی کے آداب	محمد ابراہیم آوازہ رضوی	۴۰/-
لطائف اظہری	کرار حسین اظہری	۳۵/-
الکوثر	غضنفر عباس تونسوی	۶۰/-
علم غیب اور قرآن	غضنفر عباس تونسوی	۸۰/-
توحید العارفین من کلام معصومینؑ	غضنفر عباس تونسوی	۸۰/-
حقیقت تسبیح	غضنفر عباس تونسوی	۶۰/-
لعابِ محمدؐ	غضنفر عباس تونسوی	۸۰/-
حقیقت محمدیہؐ	غضنفر عباس تونسوی	۸۰/-
حقیقت بسم اللہ	غضنفر عباس تونسوی	۶۰/-
اسرارِ خاکِ شفا	غضنفر عباس تونسوی	۹۰/-
ولایت اور شرک	(علامہ غضنفر عباس الہاشمی التونسوی)	۸۰/-
معیارِ تقویٰ	عرفان حیدر عابدی	۶۵/-
معصوم اور معجزہ	عرفان حیدر عابدی	۶۰/-
شریعت اسلام	عرفان حیدر عابدی	۶۰/-
اسلام اور مذہب اہلبیت	ڈاکٹر کلب صادق	۶۰/-
احقاق الحق	علامہ نور اللہ شوشتری شہید ثالث	۶۰/-
مفاتیح الجنان	علامہ ریاض حسین نجفی لاہور	۳۵۰/-
صدائے محسن	علامہ محسن نقوی	۹۰/-
مجالس محسن	علامہ محسن نقوی	۶۰/-
پیام کربلا	علامہ صادق حسن	۶۰/-
قبر میں کام آنے والی نیکیاں	علامہ صادق حسین	۶۰/-
کربلا اور امام زمانہ (عج) اور ہماری ذمہ داریاں	علامہ صادق حسن	۸۰/-

فتوحات شیعہ	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب	۹۰/-
خطبات اسحٰق مفتی اعظم	علامہ محمد اسحٰق اہلحدیث	۷۰/-
فضائل علیؑ بزبان خلیفہ ثانی	مولانا محمد صادق	۶۰/-
تربیت اولاد کے سنہری اصول	سید عابد حسین	۴۰/-
قرآنی استخارہ		۶۰/-
گفتار مودت میر حسن میر	سیدہ تطہیر فاطمہ رضوی	۱۲۰/-
قرآن اور منصب ہدایت	غضنفر عباس طوسی	۶۰/-
معرفت قرآن اور عرفان معصومین	غضنفر عباس طوسی	۶۰/-
روایات عزاء پانچ بزرگ علماء کے پڑھے ہوئے مصائب		۳۵۰/-
منتہی الاعمال اول دوم (سیرت معصومین)	شیخ عباس قمی	۶۵۰/-
تحفۂ امام علیؑ		۵۰/-
اُف تک نہ کہو	فرمان علی نجفی	۱۰۰/-
شیعیت پر اعتراض کیوں؟	مولانا کلب جواد نقوی	۶۰/-
گلدستۂ مرادمرادی کہانیاں ومناجات		۴۵/-
محسن المجالس (مظلوم ابوطالبؑ)	(سید علی عباس طباطبائی)	۹۰/-
مجالس تسکین زہراؑ	(سیدہ تطہیر فاطمہ رضوی)	۱۵۰/-
مجالس تطہیر عزاء	(سیدہ تطہیر فاطمہ رضوی)	۱۵۰/-
مجالس تسکین زینبؑ	(سیدہ تطہیر فاطمہ رضوی)	۱۵۰/-
تحفۃ الواعظین	(علامہ ناصر عباس شہید)	۸۰/-
سچائی کا جزیرہ	(علامہ ناصر عباس شہید)	۸۰/-
گھر ایک جنت	(استاد حسین انصاریان)	۱۶۰/-
اصول عقائد	(آیت اللہ شیخ ناصر مکارم شیرازی)	۱۵۰/-
حکومت مہدیؑ	(علامہ نجم الدین طلبسی مدظلہ العالی)	۱۵۰/-
کرامات علماء	(مولانا کرار حسین اظہری) مبارک پوری)	۱۷۰/-
۱۴ چودہ نورانی رہبر	(آقائے ناصر باقری بیدہندی)	۷۵/-
آداب الشریعہ	(علامہ محمد باقر فشارکی علیہ الرحمہ)	۶۵/-
علیؑ کی جنگیں	(پروفیسر مظہر عباس چودھری)	۱۳۰/-
۱۵ جدید سائنس	سید ذیشان حیدر	۱۰۰/-
۱۹۰۰ اسلامی سوال اوران کے جواب	سید شرافت حسین نقوی	۴۵/-
زیارت ناحیہ		۲۰/-
فال نامہ جعفر امام صادق		۱۰/-

معجزات حضرت علیؑ	محمد وصی خان	۳۵/-
معجزات حضرت عباسؑ۔	محمد وصی خان	۳۵/-
دنیاوآخرت کی سو پریشانیوں کا حل	سید عابد حسین زیدی	۴۰/-
شریعت معصومؑ	علامہ عرفان حیدر عابدی	۶۰/-
معصومؑ اور معجزہ	علامہ عرفان حیدر عابدی	۶۰/-
عزائے شیر خدا شبوں کے نوحے۔	ڈاکٹر حنا	۳۰/-
علی ولی اللہ	مولانا عباس ارشاد نقوی	۶۰/-
تاریخ واصول علم فقہ	سید باقر الصدر	۷۰/-
اردو ابتدائی اصول فقہ	غلام الجبنوری	۱۴۰/-
اردو تمہیدی اصول فقہ	غلام اصغر الجبنوری	۱۲۰/-
المعالم الجدیدہ للاصول فقہ	باقر الصدر	۱۶۰/-
حلقۂ اولیٰ	(سید علامہ باقر الصدر)	۱۰۰/-
علیؑ سے دشمنی کیوں	(آغا سید عابد حسین جعفری)	۷۰/-
بیان (مولانا ڈاکٹر سید کاظم مہدی عروج جونپوری)		۷۰/-
زیارت جامعہ	(ترجمہ سید رضی جعفر نقوی)	۲۵/-
آیات شفاء (حیدر عباس صاحب) اضافہ شدہ ایڈیشن		۲۵/-
طب امام رضاؑ		۲۵/-
طب امام صادق	(ڈاکٹر سید حیدر مہدی)	۲۵/-
طب معصومینؑ	رشید ترابی	۳۰/-
باغ اعداد قرآن	(ڈاکٹر تقی علی عابدی)	۷۰/-
اصحاب امیر المومنین	علامہ ضمیر اختر نقوی	۳۵۰/-
قصص الانبیاء	محمدی رے شہری	۳۰۰/-
عشیر سے غدیر تک	علامہ عرفان حیدر عابدی	۱۱۰/-
غدیر سے کربلا تک	علامہ عرفان حیدر عابدی	۱۱۰/-
اجر رسالت	علامہ ناصر عباس صاحب	۱۰۰/-
اسرار غدیر	علامہ ناصر عباس صاحب	۱۱۰/-
مجالس وکیل ولایت	علامہ ناصر عباس صاحب	۱۵۰/-
امامت قرآن حدیث اور تاریخ کی روشنی	سید علی عباس طباطبائی	۱۲۰/-
معرفت حق	علامہ گلفام ہاشمی صاحب	۱۶۰/-
گوہریگان امام زمانہ کی دعائیں		۱۶۰/-
رہنمائے زائرین ایران عراق شام مدینہ کی زیارت		۱۶۰/-

عزائے کربلا مقبول نوحے۔ مرتبہ سیدہ تطہیر فاطمہ رضوی		۱۰۰/-
قمہ زنی	حجۃ الاسلام شیخ حسین موسوی	۶۰/-
عرفان ولایت علی امیر المومنینؑ۔ مرتضیٰ علی مجاب		۱۵۰/-
خطبات لسان الطاہرین۔ مرتضیٰ علی مجاب		۱۰۰/-
سبیل اشک	ڈاکٹر محفوظ حسین عابدی	۱۲۰/-
حضرت ابوطالبؑ نبی تھے یا وصی۔ سید ماجد رضا عابدی		۱۵۰/-
عزاداری کی تاریخ	مولانا سید سبط الحسن فاضل ہنسوی	۸۰/-
جلال پور کی عزاداری	سید محمد جعفر	۸۰/-
المناقب القطرہ ۴ جلدیں	آیۃ اللہ سید احمد مستنبط	۱۰۰۰/-
تفسیر ابن کثیر ۵ جلدیں ابن کثیر		۱۴۰۰/-
تفسیر درمنثور امام جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی ۶ جلدیں		۳۰۰۰/-
حیات العیون ۲ جلدیں علامہ محمد بن موسیٰ ابن عیسیٰ کمال الدین الدمیری		۹۰۰/-
کلیات اقبالؔ		۴۰۰/-
کلیات جوشؔ		۷۰۰/-
کلام انیسؔ	فاروق ارگلی	۲۵۰/-
کلام دبیرؔ	فاروق ارگلی	۲۵۰/-
حضرت علی علیہ السلام	ڈاکٹر طٰہٰ حسین	۲۱۵/-
سفرنامہ ابن بطوطہ		۵۰۰/-
تاریخ فرشتہ (اوّل دوم)		۱۲۰/-
آپ بیتی	دو جلدیں	۲۰۰۰/-
صحیح بخاری چھ جلدیں	وحید الزماں	۴،۲۰۰/-
سنن ابن داؤد تین جلدیں		۹۰۰/-
سنن ابن ماجہ تین جلدیں		۹۰۰/-
سنن ابن نسائی تین جلدیں		۹۰۰/-
صحیح مسلم ۵ جلدیں		۳،۶۰۰/-
ترمذی شریف دو جلدیں		۱،۳۰۰/-
تاریخ الخلفاء		۳۰۰/-
مشکوٰۃ شریف ۳ جلدیں		۷۰۰/-
صحیفہ کاملہ	علامہ جوادی مفتی جعفر حسین	۲۰۰/-
بہار قرآن آداب ماہ رمضان آیۃ اللہ خامنائی		۳۰۰/-
فقہی مسائل مجموعہ	آیۃ اللہ سید علی خامنائی	۲۰۰/-
اسلامی اتحاد	آیۃ اللہ سید علی خامنائی	۱۲۰/-

مدینہ سے مدینہ تک	مولانا شیخ وزیر عباس حیدری	۱۵۰/-
شارحین نہج البلاغہ	مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی	۱۰۰/-
مولفین غدیر	مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی	۵۰/-
مترجمین صحیفہ سجادیہ	مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی	۸۰/-
سیرت نگاری فاطمہ زہراؑ	مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی	۱۰۰/-
نماز خاسان خدا کے کلام میں مہدی لک علی آبادی		۷۵/-
پردہ نشین	آیۃ اللہ بہجت	۱۱۰/-
۱۵۰/درس زندگی		۹۰/-
تربت خونبار	علامہ سید علی شہرستانی	۷۰/-
میں حسینی ہوگیا	ڈاکٹر اسد وحید قاسم	۴۰/-
اسلامی کا معاشی نظام	علامہ سید محمد رضی زنگی پوری	۱۰۰/-
تحفۂ بہشت	محترمہ سیما میجر حوزۂ علمیہ قم	۲۰۰/-
جواز لعن یزید	علامہ عبد الرحمٰن جوزی	۴۵/-
مثالی گھرانہ	حجۃ الاسلام علی عالمی	۲۵۰/-
طمانچہ	علامہ عرفان حیدر عابدی	۱۲۰/-
ذکر علیؑ عبادہ	علامہ عرفان حیدر عابدی	۸۰/-
پنجتن پاکؑ	متفرق علماء	۱۴۰/-
شفاعت	علامہ عرفان حیدر عابدی	۱۰۰/-
قرآن کی روشنی	آقائی سید محمد رضا حسینی	۱۰۰/-
مصباح المجالس (اوّل دوم) مولانا ظفر حسین امروہوی		۷۰۰/-
اسلام دین ہدایت	علامہ ناصر عباس	۱۲۰/-
غدیر سے کربلا	مرزا محمد اطہر صاحب	۱۰۰/-
تاریخ اسلام	مرزا محمد اطہر صاحب	۱۰۰/-
حق کو نہ چھپاؤ	مرزا محمد اطہر صاحب	(زیرِ طبع)
اسلام کا دشمن کون؟	مرزا محمد اطہر صاحب	(زیرِ طبع)
آل رسولؐ اور انقلاب کربلا مرزا محمد اطہر صاحب		(زیرِ طبع)
قرآن اور تاریخ انبیاء	مولانا کمال حیدر	۸۰/-
عزائے کربلا	سیدہ طہیر فاطمہ رضوی	۱۰۰/-
آخری نبی کا آخری خطبہ (خطبۂ غدیر، خطبۂ فدک، خطبۂ شام)		۱۵۰ء
تحفۂ نجات	(دعاؤں کا مجموعہ)	۱۰۰/-
صحیفۂ اعمال	(آرٹ پیپر)	۹۰/-
تحفۂ جعفریہ	ڈاکٹر سید رضی حسن	۸۰/-

V.D.O. C.D. & D.V.D.

مجالس محفل تلاوت اور اسلامی سیریل

مجالس

ہمارے یہاں ہندوستان و پاکستان کے مشہور معروف ذاکرین کے عشرۂ مجالس دستیاب ہیں پاکستان کے ذاکرین میں، علامہ طالب جوہری، علامہ حسن صادق، پروفیسر عبدالحکیم، علامہ عرفان حیدر عابدی، مولانا جان علی شاہ کاظمی، شوکت رضا شوکت، علامہ گلفام ہاشمی، علامہ رشید ترابی، علامہ نصیر الاجتہادی، علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی، علامہ غضنفر عباس تونسوی، علامہ نسیم عباس، سید کمال حیدر رضوی وغیرہ

ہندوستان کے ذاکرین میں ڈاکٹر سید کلب صادق نقوی خطیب اکبر مولانا مرزا محمد اطہر صاحب، علامہ عقیل الغروی، علامہ سید علی نقوی طاب ثراہ، علامہ ذکی باقری، مولانا سید ناصر سعید عبقاتی (آغا روحی) مولانا سید کلب عابد صاحب مرحوم، مولانا سید کلب جواد نقوی، سید عباس ارشاد نقوی، سید علی متقی زیدی اور سید میثم زیدی، مولانا ثمر عباس، خطیب الایمان شیر ہندوستان سید مظفر حسین طاہر جرولی، غضنفر عباس طوسی، علامہ سہیل آفندی صاحب، مولانا ابن حیدر صاحب قبلہ وغیرہ۔

نوحہ جات

ندیم سرور، عرفان حیدر، سید محمد نقی، دستہ امامیہ، صفدر عباس، صفدر رضوی، فرحان، حسن صادق، رضا عباس شاہ میثم عباس، فخری میرٹھی امیر حسن عامرؔ، سید اختر حسین رضوی، نیر مجیدی، وقار سلطانپوری، نظیر باقری، معراج ظفر سیتاپوری، اظہر لکھنوی وغیرہ

قصائد

ہندوستان، پاکستا کے مشہور شاعر اور پاکستان کے پروگرام نجوم مدحت، مولود کعبہ، مولود حرم، جوش ولا، بین الاقوامی طرحی جشن مرتضوی، چراغ مدحت، مولو دکعبہ، مولو دحرم، جشن فاتح کربلا جشن امام حسینؑ جشن قائم، جشن زینبؑ جشن حضرت عباسؑ، جشن مولا علی محفل غدیر

تلاوت

سورۂ یٰسین و سورۂ رحمٰن، مکمل قرآن اردو ترجمہ ایم۔ پی۔ ۳ مکمل قرآن مع اردو ترجمہ آداب تلاوت قرآنی قصصے، نہج البلاغہ مکمل اردو ترجمہ، مفاتیح الجنان، کی کمپیوٹر سی۔ڈی، حدیث کسائی، دعائے کمیل، مکمل قرآن مجید مع اردو ترجمہ وغیرہ۔

اسلامی سیریل

امام علیؑ اُردو مکمل سیریل ۲۲، امام حسن ۱۸ مریم مقدس سفیر حسینؑ ۲ روز واقعہ ۲ روایت عشق (واقعات) ۲ لبیک ۲ بو علی سینا ۸، عقابھا ایران عراق جنگ ۲ رنگ خدا، ۲ پرواز در شب (زمینی جنگ ۲ رنیجر ۲ سرخ ۲ سناتور ۲ زندگی کیسے گزرے گی ۲ روحوں کا سفر، سفر کربلا، سفر شام، سفر نجف، سفر مشہد، مکمل چہاردہ معصومینؑ کی زیارات ۳ غریب طوس، حالات امام رضا۹ اصحاب کہف ۳ میسج (تاریخ اسلام اردو) ۲ فرستادہ (سفیر حسین کا دوم) ۱۰ ابرزخ کا سفر۔ ایک، جناب ابراہیم ۲ مریم مقدس مکمل ۳ ڈیویڈی جناب یوسفؑ ڈیویڈی ۱۰ النبر اس، ستارہ خضرہ، انصار حسینؑ، اویس قرنی، جناب مختارؒ نامناسب گائے والا واقعہ حجر ابن عدی فیکٹر ۸ قیون جانب نوح وغیرہ

TEN COMMANDMENT,3 CD THE MASSAGE 3 CD TEH BIBLE 3 CD KING OF KINGS 3 CD TEH PASSION OF CHRIST 2 CD

ENGLISH BOOKS

(1) The Holy Qur'an: 500/- By: M.M.M. Pooya Yazdi & S.V. Mir Ahmad Ali (2) Holy Quran M.H. Shakir with Roman English : 400/- (3) Nahj-al-Balaghah : 250/- By : Amiral.Mu'Minin, Ali ibn Abi Talib (a.s.) Tohfatul Awam : 60/- By : Allama Ghulam-e-Ali Haji Naji (5) Abu Dhar Ghafari in Islamic History : 30/- By: S.M. Jaffar (6) Mafatihul Jinan : 300/- (7) Shaheed-e-Insaniyat : 200/- By: Allama Ali Naqi

عباس بک ایجنسی، درگاہ حضرت عباسؑ رستم نگر، لکھنؤ۔۳ فون: 26475590 موبائل 9415102990
web: www.abbasbookagency.com E.mail: abbasbookagency@yahho.com

अब्बास बुक एजेन्सी की हिन्दी में प्रकाशित होने वाली पुस्तकें

(1) अनवार मौलाना अदीब उल हिन्दी 12/–
(2)इस्लाम के पथ प्रदर्शक 25/–
(3)बोहलोल दाना सैय्यदा आबिदा नर्जिस 25/–
(4)खुरूजे मुख्तार सैय्यद मोहम्मद अली इफ़जा 15/–
(5)आदाबे जिन्दगी हजरत अली अ0स0 की नजर में 10/–
(6)इस्लाम और सेक्स डा0 तकी अली आब्दी 50/–
(7)इस्लाम और पर्दा डा0 जीशान हैदर जवादी 12/–
(8)मुस्लिम पर्सनल ला0 सै0 अली नकी नकवी 8/–
(9)कयामते सुगरा सै0 मो0 अब्बास कमर जैदी 40/–
(10)जजीरा ऐ बारमुदा सै0 मो0 अब्बास कमर जैदी 40/–
(11)मरने के बाद क्या होगा (शेख अब्बास कुम्मी) 40/–
अनुवाद बी0 एस0 नकवी
(12)उठो खुने हुसैन अ0स0 का इंतेकाम लो 50/–
(13)इस्लामी तालीम(मुख्तार तजुमा तहजीबुल) 20/–
(14)एलिया हकीम सै0 महमूद गीलानी 12/–
(15)औम और अली0 हकीम सै0 महमूद गीलानी 10/–
(16)जनाबे फिज्ज़ा राहत हुसैन नासरी 12/–
(17)कुरआन और साइंस डा0 कल्बे आबिद साहब 70/–
(18)नहजुल बलागह (कलाम हजरत अली अ0) 250/–
(19)सच्ची कहानियाँ भाग–1,2 अ. मुर्तजा मतहरी 70/–
(20)तौजीहुल मसाएल सै0 अली सीस्तानी 120/–
(21)नजम उल अज़ा (तारीखवार नौहे) बदरून्निसाँ 35/–
(22)हज़रत आयशा की तारीखी हैसियत फरोग काज़मी 50/–
(23)तफसीरे करबला फरोग काज़मी 120/–
(24)उसूले तरबीयत अल्लामा सै0 इब्ने हसन नजफी 25/–
(25)जिन्दगी मौत के बाद इम्तियाज़ प्रतापगडी 35/–
(26)मजालिसे ख्वातीन मौलाना सै0 जफर हसन अमरोहवी 70/–
(27)मुझे रास्ता मिल गया डा0 मो0 तीजानी समावी 60/–
(28)आलमे बरज़ख दसतगैब शीराज़ अनुवादक अब्बास 25/–
(29)इमामे जाफरे सादिक अ0 और वैज्ञानिक आविष्कार 50/–
(30)उसूले नमाज रंगीन आर्ट पेपर मौलाना सै0 जव्वाद 15/–
(31)सौ0 100 तारीखी कहानियाँ अनुवाद अब्बास इरशाद 40/–
(32)हजरत अली अ0 के फैसले उर्दू अनुवादक 90/–
(33)इस्लाम के आर्थिक विधान
सै0 मो0 रजी जंगीपुरी तजुमा सदफ जौनपुरी 35/–
(34)तारीखे इस्माम भाग1–4 फरोग काजमी 320/–
(35)चौदह सीतारे (हालाते चौदह मासूमीन) 200/–
(36)तोहफतुल अवाम डा0 सै0 तकी अली आब्दी 130/–
(37)कुरआने मजीद (तर्जुमा मौ0 फरमान अली) 200/–
(38)तहजीबुल इस्लाम(अल्लामा मजलिसी) 150/–
(39)ताजदारे वफा (हजरत अब्बास अ0स0) 30/–
(40)इरफान ए इमामत (हालाते इमामे जमाना) 80/–
(41)मौत से कयामत तक सै0 सईद अख्तर रिज़वी 50/–
(42)हजरत अली अ0 का जीवन परिचय अनीस फात्मा 20/–
(43)मजालिसे अजीम मौलाना कल्बे आबिद साहब 50/–
(44)बदरूल अज़ा तारीखवार नौहे 70/–
(45)नमाज व दीनियात मौ सै0 फरमान अली साहब 10/–
(46)कुरआनी किस्से अनीस फातिमा 30/–
(47)जुल्मत से निजात जनाब आकाई वहीद मुहम्मदी 10/–
(48)मोजिजाते हजरत अली अ0 मौ वसी खान 40/–
(49)इमामिया नमाज मौलाना सै0 मनजूर हुसैन नकवी 30/–
(50)तिब्बे नबी अकरम (स.) डा0 सै0 हैदर महदीं नकवी 25/–
(51)दोस्ती और दोस्त आयतुल्लाह फजलुल्लाह 30/–
52)कयामे इमामे हुसैन अ0(गैर मुस्लिमों की नजर में)हिन्दी 25/–
(53)शहाने अवध और शीयत अल्लामा फरोग काजमी 80/–
(54)हिन्दुस्तान में फितनए वहाबियत अल्लामा फरोग 35/–
(55)जनाबे मुख्तार सै0 मोहम्मद जाफर एडवोकेट 40/–
(56)कुर्आन और अहलेबैत मौलाना ताहिर जरवली 90/–
(57)हो जाओ सच्चों के साथ डा0 तीजयानी 70/–
(58)उसूले काफी–4 जिल्दे शेख मो0 याकूब कुलैली 270/–
(59)जिकरूल अब्बास नजमुल हसन कर्रावी 100/–
(60)मोजिजाते हजरते अब्बास(अ0स0) मौ0 वसी खान 30/–
(61)खाबनाम अल्लामा मजलिसी 38/–
(62)इस्लामी जनरल नालेज सै0 शहवार हुसैन 50/–
(63)इस्लाम और दहशतगर्दी मौ0 मिर्जा मो0 अतहर सा0 60/–
(64)नमाज के 114 नुक्ते मोहसिन कराती साहब 25/–
(65)हदीसे किसा मय जियारत 10/–
(66)जदीद फिकही मसाएल सै0 अली सीस्तानी साहब 80/–
(67)इताअते रसूल इरफान हैदर आब्दी साहब 50/–
(68)बनाए ला इलाहा इल्लललाह इरफान हैदर आब्दी 50/–
(69)शरीयत और शीयत इरफान हैदर आब्दी 70/–
(70)मौजिजा और कुर्आन जमीर अख्तर नकवी 100/–
(71)जवानी की हिफाजत करें अली असगर जहीरी 30/–
(72)सहीफे कामला दुआऐं इमामे जैनुल आबेदीन अ0 150/–
(73)करीश्मा ऐ कुदरत हुमायूँ मिर्जा लखनवी 60/–
(74)इन्तेखाबे तबरी तर्जुमा सफदर हुसैन नजफी
(75)बयाने अली ब जबाने अनीस फातेमा 15/–
(76)मजलूम इबादत तबर्रा मौ0 फरमान अली 60/–
(77)हमारे अकाएद नासीर मकारीम शीराज़ी 65/–
(78)सीरते फातिमा जहरा मौ0 सलीम अलवी साहब 90/–
(79)तरबीयते औलाद के सुनहरे उसूल 50/–
(80)मासूम और मोजिज़ा इरफान हैदर आब्दी साहब 60/–
(81)कब्र में काम आने वाली नेकियाँ मौ0 सादिक हसन 60/–
(82)अली अ0 से दुश्मनी क्यों आगा सै0 आबिद हुसैन 60/–
(83)गुनाहाने कबीरा जिल्द–1, 2 आयातुल्लह दस्तेगैब शीराजी 550/–
(84)शोहदाए कर्बला जमीर अख्तर नकवी साहब 110/–
(85)मौत से कयामत तक मौलाना सईद अख्तर साहब 50/–
(86)51 जदीद साइंसी तहकीकात जीशान हैदर रिजवी 60/–
(87)इन्तेखाबे मीर अनीस कलाम अनीस 100/–
(88)कामियाबी का सफर सै0 अली मेहदीं आबिदी 60/–
(89)नूरे नेमत (लखनऊ का दस्तरख्वान) 100/–
(90)900 इस्लामी सवाल और जवाब सै0 शफ़कत हुसैन 45/–
(91)सीरते फातिमा जहरा सलीम अलवी 90/–
(92)अली कुल्ले ईमान इरफान हैदर आब्दी 70/–
(93)कर्बला व इमामे जमाना सादिक हसन 80/–
(94)तकलीद कल्बे सिबतैन नूरी 50/–
(95)अली अ0 की जंगे प्रो0 मजहर अब्बास चौधरी 110/–
(96)इब्लीस मौलाना यामीन नकवी साहब 50/–
(97)मैं क्यों शिया हुआ मैं क्यों शिया हुआ 25/–
(98)खुदा को किसने बनाया डा0 जिशान हैदर जैदी 120/–
(99)तौबा आयातुल्लाह दस्तगैब शीराजी 40/–
(100)कसस उल अंबिया मौहम्मद रे शहरी
(101)इमामे जाफरे सादिक और मजहबे अरबआ
(102)पर्दा उठता है शाहिद जअीम काजमी
(103)हजरत अली के 25 साल मदीने में
(104)फलसफे एहकाम आयातुल्लाह जाफर सुब्हानी
(105)हमफरे के एतराफात 50/–
(106)तिब्बे इमामे रज़ा अ0स0 20/–
(107)तिब्बे इमामे जाफर सादिक अ0स0 20/–
(108) इमाम हुसैन अ0 से हिन्दुओं व उनके देवताओं का संबंध 40/–
(109)नहजुल बलाग़ा का साइंसी इल्म डॉ0 ज़ीशान हैदर ज़ैदी 200/–

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طٰہٰ زیارت ٹور کا ستائیسواں دور

لکھنؤ کی سرزمین سے موجودہ ٹورس میں جانے والا قدیم ٹور زیارت امام حسین علیہ السلام اور ائمہؑ کی زیارات کرانے والا ٹور عمرہ و زیارات کے لئے ۲۰۱۸ء کا پروگرام پیش کر رہا ہے

عمرہ زیارت مکّہ، مدینہ روانگی 23 مارچ واپسی 2/ اپریل 2018ء
۱۳/ رجب ولادت حضرت علیؑ کے موقعہ پر خانہ کعبہ مکہ معظّمہ کی زیارت
کل اخراجات -/65,000 روپے قیام 10 دن

زیارات ایران، عراق روانگی 18 اپریل واپسی 8 مئی 2018ء
۳/ شعبان المعظم کربلائے معلیٰ میں ولادتِ امام حسینؑ کے موقعہ پر ہوگی
کل اخراجات -/75,000 روپے قیام 20 دن

نوٹ: مندرجہ بالا اخراجات میں ویزے، ہوائی جہاز کا ٹکٹ، قیام وطعام اور کنونس شامل ہے۔
ویزہ اور ٹکٹ بن جانے کے بعد اگر کوئی نہیں جائے گا تو جو بھی اخراجات آئیں گے وہ زائر کو دینا ہونگے۔
اور اگر جانے سے قبل اخراجات میں اضافہ ہوا تو زائر کو دینا ہوگا۔
(لکھنؤ سے بذریعہ ہوائی جہاز، نجف سے ایران بھی بذریعہ ہوائی جہاز سفر ہوگا۔)

رابطہ فرمائیں
ٹور آرگنائزر: سید علی عباس طباطبائی (بحیثیت ''معلم'' خادم الزائرین
عباس بک ایجنسی، رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ۔۳
موبائل: 09369444864, 09415102990
E-mail : abbasbookagency@yahoo..com
www.abbasbookagency.com